سہ ماہی مجلہ

پیغام خاتم النبیین

ستمبر 2022ء

اشاعت خاص

حقیقت قادیانیت نمبر

www.KitaboSunnat.com

أن الرسالة والنبوة قد انقطعت، فلا رسول بعدي ولا نبي

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

الأحزاب 33: 40

ناشر خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد

0313-6265209 0304-6265209

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سرپرست: علامہ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ — علامہ ابتسام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ

سہ ماہی مجلہ پیغام ختم النبیین ﷺ فیصل آباد

شمارہ صفر 1444ھ بمطابق ستمبر 2022ء

یاد

سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
مولانا حافظ محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ
قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا محی الدین عبد الرحمن لکھوی رحمۃ اللہ علیہ
مولانا صوفی عبد الحق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا حافظ ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ
مولانا عبد اللہ معمار امرتسری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ
مولانا عبد اللہ گورداسپوری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا محمد ابراہیم کمیر پوری رحمۃ اللہ علیہ

چیف ایڈیٹر

عبید اللہ لطیف

قانونی مشیر

قمر سلطان گھسیانہ ایڈووکیٹ

0300-6500932

مجلس ادارت

علامہ ہشام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ
قاضی عبد القدیر خاموش حفظہ اللہ
شیخ عبد العزیز بٹ حفظہ اللہ
مولانا محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ
پروفیسر محمد خاور رشید بٹ حفظہ اللہ
محمد حسنین خالد حفظہ اللہ

پتہ خط و کتابت

عبید اللہ لطیف مدیر مجلہ پیغام ختم نبوت

معرفت عبد اللہ پنسار سٹور جامعہ سلفیہ روڈ جمیل آباد فیصل آباد

0304-6265209

Email: ubaidullahlatif@gmail.com

مضمون نگار سے ادارے کا کلی اتفاق ضروری نہیں (ادارہ)

برائے رابطہ: خاتم النبیین ﷺ اکیڈمی فیصل آباد

0304-6265209

0313-6265209

www.kitabosunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آئینہ مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	ایمان خطرے میں ہے	3
2	قادیانیت کے بڑھتے قدم اور ہماری ذمہ داریاں	7
3	عقیدہ ختم نبوت وحدت امت کی اساس	14
4	علامہ اقبال اور قادیانیت	19
5	ختم نبوت اور مرزائے قادیاں	28
6	امت مسلمہ اور قادیانیوں کے مابین عقیدہ ختم نبوت میں فرق	39
7	ختم نبوت کی احادیث صحیحہ پر قادیانیوں کے حملے	52
8	مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاوی کی روشنی میں	79
9	قادیانیوں کا خودساختہ معیار صداقت	89
10	سچے انبیاء اور مرزا قادیانی کی وراثت میں فرق	111
11	مسلمان اور قادیانی دو الگ الگ امتیں	121
12	مرزا جی کا دعوی مسیحیت ونبوت	136
13	حیات سیدنا مسیح علیہ السلام	147
14	فتنہ قادیانیت آئین وقانون کی نظر میں	165
15	7 ستمبر 1974 قادیانیوں پر ظلم ہوا؟؟؟؟؟	174
16	قادیانی اسلام اور پاکستان کے مجرم	206
17	فتنہ قادیانیت کی رسوائی	214
18	غیر محرم عورتیں اور مرزا قادیانی	234
19	منظوم کلام	255

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان خطرے میں ہے

ازقلم: قاضی عبدالقدیر خاموش

۲۰۱۷ میں بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ اسرائیل کے دوران تل ابیب ایئر پورٹ پر اسرائیلی قادیانی جماعت کے سربراہ کا استقبالہ قطار میں شامل ہونا، کوئی اتفاق نہیں تھا، بلکہ مودی کے اس دورے کے ایجنڈے میں قادیانی جماعت اسرائیل کے ساتھ کچھ معاملات پر اسرائیلی حکام کی موجودگی میں بات چیت بھی شامل تھی، جس کی تصاویر تو بعد ازاں قادیانی ویب سائٹس خصوصاً ربوہ ٹائمز اور دیگر پر شائع کی گئیں لیکن تفصیلات مخفی ہی رہیں۔ ایک مشاہدہ یہ سامنے آیا کہ اس دورے کے بعد قادیانی جماعت کی پاکستان، اسرائیل، بھارت اور لندن کی قیادت کے انٹرنیشنل سفر شدت اختیار کر گئے، عموماً یہ ملاقاتیں لندن میں ہوتی رہی ہیں۔ بتدریج ملاقاتوں کا طوفان تھما تو اس میں سے جو چیز برآمد ہوئی قادیانی جماعت پر نظر رکھنے والے ذمہ داران کے بقول وہ تھی قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں میں طوفانی اضافہ، برطانیہ اور دیگر جن جن ممالک میں موقع دستیاب ہوا حکومتی اداروں میں شمولیت، نام نہاد فلاحی کاموں میں شدت اور دھوکہ، دہی فریب اور ورغلا کر مسلمان لڑکیوں اور لڑکوں سے ساتھ شادیوں کی ایک تحریک۔

قادیانی فتنہ جو کہ اپنے آپ کو احمدی مسلم کہتے ہیں انہوں نے پاکستان کے دور دراز اور نسبتاً پسماندہ علاقوں میں مسلمان گھرانوں کے معصوم طلباء و طالبات جو کہ معاشی طور پر کمزور ہیں انہیں اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ نوکری کا جھانسہ دے کر لندن، جرمنی، کینیڈا، امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ بھجوانے کا سلسلہ تیز کیا، جو اب تک جاری ہے۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ لندن میں اس شیطانی جماعت کے ناظم خصوصی ان تمام معاملات کو دیکھتے ہیں اور اس کے زیر انتظام خصوصی مالی مدد کے نام پر کروڑوں روپیہ باقاعدگی کے ساتھ مشکوک اور گمنام ناموں کے ساتھ مختلف بینکوں میں قائم بے نامی اکاؤنٹس اور منی لانڈرنگ کے ذریعے دہلی اور دیگر اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دشمنوں کی جانب سے ٹرانسفر کیئے جاتے ہیں۔اس مہم میں پاکستان میں سول سوسائٹی کے بعض نامور افراد، دانشور (نام نہاد)، سول بیوروکریسی کے چند بڑے نام شامل ہیں،جن کی نگرانی اور تعاون سے یہ فنڈز پاکستان بھر میں پھیلے ہوئے قادیانی نیٹ ورک کے ذریعے لوگوں میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔اس نیٹ ورک میں بعض ایسے افسران بھی شامل ہیں جو حقیقت میں قادیانی ہیں لیکن بظاہر مسلمان بنے ہوئے ہیں۔بعض مسلمان افسران اور صحافیوں کے بھی سیکولرازم یا لبرل ازم کے نام پر سرگرم عمل ہونے کی اطلاعات ہے۔جہاں انہیں موقع ملتا ہے، باز نہیں آتے۔

پاکستان میں ان کا ہدف صوبہ سندھ کے دور دراز علاقے ہیں جن میں ڈسٹرکٹ تھرپارکر، ڈسٹرکٹ عمرکوٹ، میرپورخاص بشمول حیدرآباد اور کراچی کے کچھ علاقوں میں یہ لابی بہت تیزی سے سرگرم عمل ہے۔کراچی میں خاص طور پر ڈیفنس، کلفٹن، گلشن اقبال، گلستان جوہر، ملیر، کھوکھراپار اور خاص طور پر ماڈل کالونی شامل ہیں جہاں بڑی تیزی کے ساتھ قادیانیت پھیلائی جا رہی ہے۔ایک مشہور سوسائٹی میں مسلمان لڑکوں کو ورغلا کر اعلیٰ تعلیم، دولت اور نوکری کا لالچ دے کر ورغلانے کی شکایات بھی ہیں۔انٹرنیٹ کے ذریعہ سے دوستی، اور مفت تعلیمی معاونت کے نام پر اکیڈمیز اور ویب سائٹس بھی ارتدادی پھندے کے طور پر استعمال کی جا رہی ہیں۔

اندرون سندھ مٹھی شہر میں داخل ہونے سے پہلے قادیانی لابی کا مشہور ''احمدی ہسپتال'' ہے یہ کافی عرصہ سے غریبوں کی مدد کی آڑ میں قادیانی مذہب کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ اس ہسپتال کی ایمبولینسوں میں ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل اسٹاف بمعہ دوائیوں کے ضلع تھرپارکر کے سرحدی علاقوں کیدورہ کیا کرتے ہیں، اصل کام ان کا ارتدادی سرگرمیاں ہیں۔ضلع تھرپارکر کو قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا لیا ہے۔پسماندہ علاقے میں بڑی تعداد میں سکول اور ہسپتال قائم کر دیئے گئے ہیں۔سکولوں میں مفت تعلیم کے نام پر مرزا غلام قادیانی ملعون کا نصاب بھی پڑھایا جا رہا ہے۔جبکہ قادیانی جماعت نے اپنا مرکز بنانے کے لئے وہاں وسیع رقبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی حاصل کرلیا ہے۔ ان سکولوں میں ایسا نصاب موجود ہے جو صریحاً کفریہ ہے اور پاکستان کے آئین اور قانون کو سرعام چیلنج کرتا ہے، لیکن کوئی پوچھنے والا ہوتو پوچھے۔ جن نجی اسکولوں میں قادیانیوں کا تجویز کردہ انتہائی گمراہ کن نصاب پڑھایا جاتا ہے ان سکولوں کو قادیانی ماہانہ الاؤنس دیتے ہیں۔ ان کی کارگردگی رپورٹ بھی دیکھی جاتی ہے کہ طلبا و طالبات کو کیا پڑھایا گیا اور اس کے بعد باقاعدہ طلبہ کو بھی ایک سوال نامہ یا پرچہ دے کر جانچا جاتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق قادیانیوں نے تھرپارکر کے بعد اب پورے سندھ میں میں بڑے پیمانے پر نجی سکولوں کا جال بچھا دیا ہے، جہاں کھلے عام ارتدادی لٹریچر پڑھایا جارہا ہے۔ حیرت انگیز اطلاعات یہ ہیں کہ سرکاری سکولوں کے اساتذہ کو باقاعدہ رقم دی جاتی ہے کہ وہ بچوں کو بہتر تعلیم کے نام پر قادیانی سکولوں میں بھجوائیں، سرکاری سکولوں میں نہ تو مناسب تعلیم کا انتظام ہے اور نہ ہی بچوں کو سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں۔ قادیانی اس صورتحال کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں اور مسلمان بچوں کو قادیانی مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ قادیانوں کے نجی سکولوں کے نصاب میں باقاعدہ مرزا قادیانی کے بارے میں نصاب میں موجود ہے۔

پنجاب میں اطلاعات یہ ہیں کہ سابق حکومت کے دوران سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور اسی پٹی کے دیگر علاقوں میں ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت چلنے والے سکولوں میں شام کی شفٹ قادیانی جماعت سے منسلک افراد اور این جی اوز کے حوالہ کردی گئی ہے، یعنی سرکاری فنڈز پر قادیانیت کی تبلیغ، اسی طرح بلوچستان میں بھی نجی سکولوں کا یہ جال پھیلایا جارہا ہے۔ دلچسپ امر یہ کہ بلوچستان کے دہشت گرد سرکاری سکولوں پر حملے کرتے ہیں، انہیں تنگ کرتے ہیں، لیکن قادیانی جماعت کے سکولوں کے بارے میں ان کی طرف سے کبھی کوئی رکاوٹ دیکھنے میں نہیں آئی۔ اسی طرح قادیانیت کی تبلیغ یعنی ارتداد کا ایک سلسلہ ان دنوں چترال میں بھی پھیل رہا ہے، جہاں فلاحی سرگرمیوں تعلیمی، سہولیات کے نام پت لوگوں سے روابط قائم کئے جا رہے ہیں، حدتو یہ کہ اقوام متحدہ سے منسلک ایک ادارہ بھی اس کام میں پیش پیش دکھائی دے رہا ہے، جس کا متشرع نمائندہ قادیانی مبلغین کو تحفظ اور ہر طرح کی سہولت فراہم کرتا دکھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ قادیانیوں کو کافر قرار دلوانا بے شک ایک بڑی کامیابی تھی، لیکن کیا اس کے بعد کام ختم ہوگیا؟ ہمارے بزرگوں نے اپنے حصے کی جنگ لڑی، دلائل کے میدان میں، مذہبی مباحث کے میدان میں، سیاست کے میدان میں اور قانون کے میدان میں، اور ہر شعبے میں جنگ کو اس کے پیرا میٹرز کے اندر رہ کر جیت کر دکھایا۔ اپنے تمام اختلافات، تمام تحفظات کو ایک طرف رکھ کر ناموس رسالت پر سب متفق نظر آئے۔ اب جبکہ بنیادی کام ہو چکا، وسائل بھی دستیاب ہیں، کام کے ذرائع بھی موجود ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے بزرگوں کا قائم کردہ ایک ایسا ادارہ بھی موجود ہے، جسے تمام مسالک اور جماعتوں کا نمائندہ سمجھا جاتا رہا ہے، مزید کئی ادارے ہیں لیکن ختم نبوت کے دشمنوں کا تعاقب اس جذبے سے کیوں نہیں ہو رہا؟

وہ کافر قرار پانے کے باوجود پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ ہماری نوجوان نسل کو گمراہ کرنے میں کامیاب کیوں ہو رہے ہیں؟

افریقہ میں ان کی ارتدادی سرگرمیوں کا رونا روتے روتے اب ہم اپنے ہی ملک میں ان کی شیطانی چالوں کو روکنے میں بے بس کیوں ہیں؟

ملک میں ختم نبوت پر ایمان کے حوالہ سے ہماری نوجوان نسل اس وقت خطرے سے دوچار ہے، ایمرجنسی والی صورتحال ہے، لیکن ہمیں فکر کیوں نہیں؟

کاش کوئی بتائے اس پر۔۔۔۔کس نے سوچنا ہے؟

کب سوچنا ہے؟

اور کیا سوچنا ہے؟

ایمان خطرے میں ہے، میری نئی نسل خطرے میں ہے، اگر کچھ نہ کر پائے تو آخرت میں خاتم النبیین ﷺ کے سامنے کس منہ سے جائیں گے۔

ذرا نہیں، پوری شدت سے سوچیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت کے بڑھتے قدم اور ہماری ذمہ داریاں

تحریر: مقبول احمد سلفی اسلامک دعوۃ سنٹر، طائف (سعودی عرب)

عقیدہ ختم نبوت، عقائد کے باب میں ایک اہم ترین عقیدہ ہے۔ عہد رسول سے ہی اس عقیدہ کی حفاظت کی گئی ہے اور آج تک بلکہ یہ کہہ لیں قیامت تک منہج سلف پر چلنے والے کما حقہ اس کی حفاظت کرتے رہیں گے، اس سلسلے میں مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا نام ہمیشہ سرفہرست رہے گا۔ اسلام اللہ کا نظام اور اس کے دستور کا نام ہے اس لیے اللہ کے دشمن ہمیشہ سے اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے رہے مگر اسلام سدا پھلتا پھولتا رہا اور زمانے میں پھیلتا رہا۔ اللہ نے اس دین کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے کا عہد کرلیا ہے اور ان شاء اللہ یہ ہوکر رہے گا چاہے کفر کی ساری خدائی اس کے خلاف آپس میں دوست ومعاون ہی کیوں نہ بن جائے۔

نبوت کے نام پر جس طرح عہد رسالت میں جھوٹے دعویدار پیدا ہوتے رہے آج بھی نت نئے رنگ وروپ لے کر ظاہر ہورہے ہیں۔ ان کے اہم مقاصد میں مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنا، غیروں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکنا اور دنیا والوں پر اسلام کی شبیہ بگاڑ پر پیش کرنا ہے۔ اس کے بالمقابل ایسے نظریات پیش کرنا ہے جس سے ظاہر ہو کہ امن اسلام میں نہیں ہے بلکہ ہمارے پاس ہے، یا دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ اسلام وہ نہیں جو پرانے خیال کے دقیانوس مسلمان پیش کررہے ہیں بلکہ روشن خیالی، بین الاقوامی امن وسلامتی، عالمی مراسم وروابط اور اصل اسلام تو ہمارے پاس ہے۔ یہی وجہ تھی کہ استعماری قوت کے لیے ہندوستان میں جب مسلمانوں کو جہاد سے روکنے کا مسئلہ درپیش ہوا تو مرزا غلام احمد جیسا وفادار غلام ملا۔ اس نے انگریزی وفاداری میں نہ صرف جہاد کا انکار کیا بلکہ دھیرے دھیرے نبوت کا دعوی بھی کر بیٹھا۔ مرزا غلام احمد کل انگریزوں کی ضرورت تھا اور آج مسلمانوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے بڑا چیلنج بن کر سامنے آ گیا ہے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ سے مباہلہ ❶ کے بعد مرزا بدترین موت مر تو گیا مگر پیچھے چھوڑی گئیں درجنوں نجس کتاب اور پلید آقاؤں کی مدد سے مرزائی فرقہ زندہ رہا جس کے ماننے والے ہندوپاک میں کثیر تعداد میں اور چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں دنیا کے اکثر حصے میں موجود ہیں۔ یہ عرب ممالک سمیت افریقی اور مغربی ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں حتیٰ کہ اسرائیل سے گہرے روابط ہیں۔ جس طرح ہندوستان میں انگریزی سرکار نے اس شجرہ خبیثہ کی آبیاری کی اسی طرح آج بھی کر رہی ہے۔ اسرائیل کی طرف اسے بڑا فنڈ ملتا ہے جس کے ذریعہ یہ اپنی دعوتی مشنریاں، رفاہی ادارے، تعلیمی سنٹرز چلا رہے ہیں، انہیں پیسوں کو مبلغین اور قادیانی کتب اور ان کی نشر واشاعت پر صرف کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں ربوہ، ہندوستان میں قادیان اور اسرائیل میں حیفا قادیانیوں کا مرکز ہے، اسرائیل کی طرح ہند کی سنگھی تنظیم آر ایس ایس سے بڑے گہرے تعلقات اور ایک دوسرے کا دست وبازو ہیں۔ آر ایس ایس کی ذیلی سنگھی تنظیم ''راسٹریہ مسلم منچ'' میں اصل کردار مسلمانوں کا نہیں قادیانیوں کا ہے۔ بالآخر ہمارے سامنے جو نتائج ہیں وہ نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ دن بدن یہ فرقہ اپنی جڑیں مضبوط کرتا چلا رہا ہے اور اسلام کے راستے میں

❶ مرزا قادیانی نے بے شمار علماء کو مباہلے کا چیلنج دیا اور جب بھی کوئی عالم دین مباہلے کے لیے تیار ہوتا مرزا قادیانی حیلے بہانوں کے ذریعے مباہلے سے فرار ہو جاتا مرزا قادیانی کا ساری زندگی میں صرف ایک ہی عالم دین سے مباہلہ ہوا جن کا نام صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ تھا اور ان کا تعلق بھی مسلک اہل حدیث سے ہے یہ مباہلہ ۱۸۹۳ کو امرتسر کے میدان عیدگاہ میں ہوا تھا اور مرزا قادیانی مولانا عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ کی زندگی میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ کو واصل جہنم ہوا اور مولانا عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ ۱۹۱۷ میں اس دنیا فانی سے رخصت ہوے اکثر احباب یہ غلطی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے ساتھ مباہلہ ہوا تھا حالانکہ مرزا قادیانی کا مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے ساتھ کوئی بھی کسی بھی قسم کا مباہلہ نہیں ہوا۔ بلکہ مرزا قادیانی نے بقلم خود یکطرفہ طور پر ایک دعائیہ اشتہار بعنوان ''مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ'' شائع کیا تھا جس میں جھوٹے کے سچے کی زندگی میں ہلاک ہونے کی دعا کی تھی اور اس اشتہار کی اشاعت کچھ ماہ بعد خود ہی ہلاک ہو گیا تھا کئی دوست اسے ہی مباہلہ سمجھ بیٹھے ہیں جو درست نہیں (ایڈیٹر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عقیدہ ختم نبوت کے باب میں ہمارے لیے بڑی مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ سب سے بڑی فکرمندی تو یہ ہے کہ آج تک جتنے بھی لوگ اس کے آلہ کار بنے یا بن رہے ہیں ان کی اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ یہ فرقہ مسلمانوں کو گمراہ کر کے قادیانی بنا رہا ہے کیونکہ یہ خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہے، اپنا نام احمدی یا احمدی مسلمان یا احمدیہ مسلم کمیونٹی بتلاتا ہے۔ جس ملک میں بھی یہ فرقہ موجود ہے اس ملک میں حکومتی طور پر خود کو مسلمانوں کی فہرست میں داخل کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ ہندوستان میں مسلم پرسنل لاء بورڈ میں شیعہ کی بھی رکنیت ہے، آر ایس ایس کے زیر اثر مقامات پر وقف بورڈ اور حج کمیٹی کے اصل ذمہ دار ہوتے ہیں جبکہ انگریزی دور حکومت میں مرزا غلام احمد نے خود کو مسلمانوں سے الگ ایک مستقل فرقہ کی حیثیت سے متعارف کروایا تھا لیکن آزادی کے بعد کانگریس پارٹی مسلم دشمنی میں 2011ء کی پہلی بار مردم شماری کے وقت مسلمانوں کے ساتھ شمار میں لائی اور بروقت تو بی جے پی حکومت ہے جس کے منشور میں مسلم دشمنی کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں۔ پاکستان میں قادیانی اپنا قدم مضبوط اور حکومتی سطح پر اپنی پکڑ بنالیا تھا اس وجہ سے وہاں بطور آئین غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کافی وقت لگ رہا، 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں ہزاروں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا پھر بھی قادیانی غیر مسلم ہونے کا مطالبہ پورا نہ ہوسکا تاہم قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان کی برطرفی ہوگئی جس کی وجہ سے ربوہ میں ایک بڑی اراضی قادیانی مرکز کے لیے الاٹ کی گئی تھی۔ ستر ہزار سے زائد کی آبادی والے شہر ربوہ کی 97 فیصد آبادی قادیانیوں پر محیط ہے اور اس جگہ کا استعمال قادیانیت کی تبلیغ میں بڑے شد ومد کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ آزاد کشمیر کی اسمبلی نے 1973ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جبکہ اپریل 1974ء میں رابطہ عالم اسلامی نے مکہ مکرمہ میں ایک بڑا اجلاس منعقد کیا جس میں دنیا بھر سے مسلم تنظیمیں اور علمائے کرام نے شرکت کیں اور اس اجلاس میں مرزائی کو غیر مسلم قرار دے کر تمام مسلمانوں سے اس کا بائیکاٹ کرنے، اس سے متنبہ رہنے اور اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی اپیل کی۔ اسی سال 7 ستمبر کو مسلمانوں کی مشترکہ کوششیں رنگ لائیں اور پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کے عہد حکومت میں طویل بحث ومناظرہ کے بعد قادیانی کو دستوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ رقم کی گئی۔ وہاں عوامی طور پر آج بھی 7 ستمبر کو یوم ختم نبوت کے طور پر منایا جاتا ہے۔

تمہیدی باتیں کچھ طویل ہوگئیں، اب آتے ہیں اصل مقصد کی طرف کہ مرزائی ٹولہ کس طرح اپنا قدم بڑھا اور جما رہا ہے اسے سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ اس کا بڑھتا قدم روکا جاسکے اور فتنہ ارتداد کا سد باب کیا جاسکے۔ یہ کام مسلمانوں کے کسی مخصوص فرد یا مخصوص تنظیم کا نہیں ہے بلکہ ہر موحد کا ہے، تمام مسلمانوں کا ہے بالخصوص بااثر مسلم شخصیات، زیر قیادت مسلم حکمراں اور عالمی پیمانے پر اثر ونفوذ والی مسلم تنظیمات کا ہے۔

☆:...... قادیانی فرقہ عوام میں خود کو مسلمان مشتہر کرتا ہے اور سرکاری طور پر مسلمان کا خطاب پانے کے لیے سیاسی ہتھکنڈے اپناتا ہے، ذرا سا کہیں موقع ملا قادیانی میڈیا کو بروئے کار لاتے ہوئے دنیا بھر میں اس کا پرچار کرتا ہے۔ اس کی ایک بڑی مثال 2017ء میں ابوظہبی میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی کانفرنس سے لیں۔ یہ کانفرنس شیخ عبداللہ بن بیہ کی قیادت میں "تعزیز السلم في المجتمع المسلم" کے عنوان سے ہوئی، اس میں نہ جانے کیسے دو قادیانی بھی شریک ہوگئے، انہوں نے اس میں شرکت کی اپنی ویڈیو بنائی اور اسے قادیانی چینل ربوہ ٹائمز کو بھیج دیا جس نے مختلف طریقے سے کئی دن تک نمک مرچ لگا کر اس خبر کی اشاعت کی، لوگوں میں غلط فہمیاں پھیلاتا رہا حتیٰ کہ ایک شیعہ چینل نے کہہ دیا کہ سعودی مفتی نے قادیانی کو مسلم قرار دے دیا۔ اس واقعہ میں ہمارے لیے نصیحت یہ ہے کہ اپنی مخصوص مجالس سے انہیں دور رکھیں، یہ کسی بھیس میں بھی ہوسکتے ہیں اور ہمارے ہی پروگرام کو ہمارے خلاف مورچہ بنا سکتے ہیں۔

☆:...... سرکاری عہدوں کی حصولیابی اہم ترین ہتھکنڈہ ہے، قیادت ملنے کے بعد زہریلا قطرہ سماج میں گھولنا شروع کردیتا ہے جس کے زیر اثر کمزور ایمان والوں کا دل قادیانیت کی وبا سے بیمار ہوجاتا ہے۔ محمد ظفر اللہ خان کے دور میں پاکستانی حکومت کی طرف سے ربوہ نامی جگہ کی فراہمی اس کی زندہ مثال ہے۔ 1034 ایکڑ پر مشتمل یہ جگہ آج قادیانیت کی تبلیغ کا مرکز ہے اور قادیانیوں کا شہر کہلاتا ہے۔ یہاں قادیانیت کی اشاعت کا کون سا وسیلہ موجود نہیں ہے۔ تعلیمی ادارے، تبلیغی مراکز، عبادت گاہیں، قادیانی میڈیا کا بہتر انتظام ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ دنیا بھر کے قادیانیوں کی توجہ کا نہ صرف مرکز ہے بلکہ اس کے سالانہ اجتماع میں ہندوپاک کے علاوہ تمام ممالک سے قادیانی شریک ہوتے ہیں۔ماضی کی اس خطا سے ہمیں سبق لینا ہے اور آئندہ یہ منصوبہ بنانا ہے کہ حکومت کے ایسے عہدوں پر کسی قادیانی کو برداشت نہ کیا جائے جس سے اسلام اور مسلمانوں کو خطرہ لاحق ہو۔

☆:...... انتشار اور بلوی کے مواقع سے فائدہ اٹھانا بھی قادیانی ہتھکنڈہ ہے، ایسے حالات میں یہ لوگ بڑی عیاری سے اپنے افکار وخیالات پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں، لوگوں کا ذہن انتشار میں مبتلا ہوتا ہے اور قادیانی اپنے مشن میں مصروف ہوتے ہیں تاکہ ایسے حالات میں کوئی ان پر شک بھی نہ کر سکے۔

☆:...... آپ یہ سمجھیں کہ ہر قادیانی مبلغ ہے، طلبہ کے بھیس میں، روزگار کی تلاش میں، بیمار کی شکل میں، اخباری نمائندہ ہونے کے بہانے سے یعنی وہ جس روپ میں بھی ہو ایک مبلغ ہے، ہمیں ہر قادیانی سے بچنا ہے اور اپنا ایمان بچانا ہے اور دوسروں کو اس کا آلہ کار بننے سے روکنا ہے۔

☆:...... قادیانی کا خطرناک جال جس میں بڑے بڑے پھنس جاتے ہیں، کلمہ کی تبلیغ، نرم اخلاق کا مظاہرہ، شعائرِ اسلام کا استعمال اور خود کو مسلمان بتلانا ہے۔ جب کوئی قادیانی تبلیغ کرے گا تو کہے گا ہم بھی مسلمان ہیں، لاالہ اللّٰہ محمد رسول الله کی تبلیغ کرتے ہیں، مساجد میں نماز ادا کرتے ہیں اور مرزا غلام احمد کو فقط ایک مبلغ اور مجدد مانتے ہیں جبکہ مرزا کو اپنا نبی مانتا ہے اور کلمہ میں محمد سے مراد بھی مرزا ہی لیتا ہے، اس طرح شروع میں میٹھا زہر دیں گے پھر موت کے گھات اتار دیں گے۔ اس لیے کوئی مسلمان قادیانی سے دھوکہ نہ کھائے، نہ کلمہ سے، نہ اس کے شعائر سے اور نہ ہی اچھے اخلاق سے۔

☆:...... ایک بڑے بھیانک فریب کا پتہ چلا ہے کہ قادیانیت کی تشہیر میں ایڈز سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ دوستی کے نام پہ لڑکیوں کے موبائل نمبر اخبارات و جرائد کے ذریعہ مشہور کیے جاتے ہیں۔ یہ لڑکیاں دوستی کے بہانے لڑکوں کو زناکاری کے گروہ میں شامل کرتی ہیں جو ایڈس زدہ ہوتی ہیں۔ جب لڑکوں کو ایڈز کا روگ لگ جاتا ہے تو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گروہ کے لیے کام کرنا مجبوری بن جاتی ہے۔قادیانیت کی تشہیر میں لڑکیوں کا استعمال کسی بھی طرح ہوسکتا ہے مثلاً روزگار، شادی، تعلیم، معاملات، تجارت وغیرہ۔

☆:...... قادیانی کی طرف سے مختلف قسم کے محرف تراجم وتفاسیر موجود ہیں، اسی سے زائد زبانوں میں قادیانی تراجم اور 200 سے زائد ممالک میں ان کی توزیع اس فرقے کے بڑھتے وسیع قدم کی طرف اشارہ کناں ہیں۔اب تو انڈرائیڈ موبائل میں قادیانیوں کی طرف سے مختلف زبانوں میں مختلف قسم کے قرآنی ایپ بھی ڈال دئے گئے ہیں، ایسے بھی ایپ ہیں جن کی مدد سے 24 گھنٹے ان کی مذہبی نشریات سن سکتے ہیں۔اب تو قادیانی گھر گھر اور ہرفرد تک پہنچ گیا، ایسے میں ہمیں کیا کرنا ہے سوچنے کا مقام ہے؟ جانتے ہیں سوشل میڈیا پہ قادیانی گروپ اور پیج چلانے والے باتنخواہ رکھے گئے ہیں۔

☆:...... ایک ہتھکنڈہ جو ہر باطل مذہب کا ہے، مادیت کا فریب، اسنے بھی اپنا رکھا ہے۔ اس ہتھکنڈے سے ناخواندہ، نیم خواندہ اور مجبور و حاجت مند کو تعلیم، نوکری، مکان، علاج، پیسہ، خارجی ممالک کا سفراور دوسرے ممالک کی نشنلٹی کی خدمات مہیا کرکے بدلے میں دین کا سودا کرتا ہے۔

☆:...... ہندوستان میں آر ایس ایس اور ہندوتوا کے منصوبوں کی تکمیل میں شامل اور مسلمانوں کے خلاف ہرقسم کے مواد فراہم کرنے والا خطرناک ایجنٹ قادیانی ہے۔آپ کو حیرت ہوگی غیرمسلم کو اسلامی تعلیمات میں شک کرنے، ان پر اعتراض کرنے اور مذاق اڑانے کا موقع کیسے ملتا ہے؟ یہی غدار ہیں جو ہماری باتیں ان تک پہنچاتے ہیں اور قرآن و حدیث سے مواد تلاش کردیتے ہیں، قرآن سے جہاد کی آیات نکالنے کا شوشہ دیتے ہیں۔قادیانی کا یہ ہتھیار نہ صرف ہندوستان میں چلایا جارہا ہے بلکہ ہرجگہ اسے آزمایا جارہا ہے۔خود کو سنی مسلمان کہنے والا ناپاک انسان طارق فتح کا کردار آپ کے سامنے ہے۔

دنیا میں قادیانیت کے بڑھتے وسیع قدم اوران کے اسباب آپ کے سامنے ہیں، ایک مسلمان ہونے کے تئیں اس فتنے کا سدباب اورعقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہرفرد بشر کی اولین ذمہ داری ہے۔آیئے آج عزم مصمم کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو محرر ہے وہ تحریر سے، جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقرر ہے وہ تقریر سے، جو بااثر ہے وہ اپنے اثر سے، جو صاحب اقتدار ہے وہ قوت واقتدار سے اور جو مالدار ہے اپنے مال سے کلمہ توحید کو سربلندی اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے فتنہ ارتداد کو روکے گا۔ ہم میں سے ہر پڑھا لکھا جس کے گرد قادیانی رہتا ہے پوری زندگی میں کم ازکم ایک قادیانی کو اسلام میں داخل کرنے کی خالص نیت کرے، مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ عام آدمی کم ازکم اس ذمہ داری کا احساس کرے کہ جب بھی اسے کسی قادیانی مکر وفریب کی خبر ہو فوراً مسلم شخصیات کو اطلاع کرے۔ اتنا تو ہر آدمی کر ہی سکتا ہے کہ اپنے اپنے گھر میں قادیانی الحاد وکفر اور اس کی چالبازیوں سے باخبر کرے جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کے گھر کا مسلم اس فرقہ کا آلہ کار بننے سے بچ سکے گا۔ گفت وشنید سے معلوم ہوا ہے کہ بہت سے وہ مسلمان جو کسی مجبوی کے تحت قادیانی کا شکار ہوگئے ہیں اور انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوگیا ہے وہ واپس پلٹنا چاہتے ہیں مگر کوئی مددگار نہیں ملتا، خود میں اتنی جسارت محسوس نہیں کرپاتے کہ وہ قادیانی چنگل سے نکل سکیں کیونکہ اس فرقہ کی طرف سے تشدد یا اپنے قادیانی رشتہ داروں سے تکلیف کا سامنا ہوسکتا ہے۔ ایک اہم کام جو سمجھ میں آرہا ہے، وہ مخصوص مسلم تنظیم ہی کرسکتی ہے، اس کی شکل یہ ہوگی کہ جہاں جہاں قادیانیت عروج پر ہے وہاں ہماری بھی ایک مخصوص ٹیم ہو جس میں مختلف علوم وفنون کے ماہرین شامل ہوں اور مختلف محاذ پر کام کی نوعیت تقسیم کرکے ردقادیانیت پر مخلصانہ کوشش کرے۔ اس سلسلے میں صاحب ثروت بھی آگے آئیں اور اس نوعیت کا کام شروع کروائیں یا جہاں کام کیا جارہا ہے اس کا سپورٹ کریں۔ یہ کام آپ کے حق میں اور اس میں شامل تمام افراد کے حق میں صدقہ جاریہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائے اور ہمیں احقاق حق اور ابطال باطل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت وحدتِ امت کی اساس ہے

از قلم: محمد تنزیل الصدیقی الحسینی

اسلام میں توحید اور ختم نبوت، یہ دو ایسے عقیدے ہیں جو محض رسمی نظریات نہیں بلکہ عملی قوت کی حیرت انگیز تاثیر رکھتے ہیں۔ توحید کا تقاضا تو ہر امت اور ہر فردِ بشر سے کیا گیا اور اس میں اسلام اور مذاہبِ گزشتہ کی کوئی تخصیص نہیں مگر ختم نبوت کا عقیدہ صرف اس امتِ آخر سے مخصوص ہے اور سردست یہاں اسی عقیدے سے متعلق گزارشات پیش کرنا مقصود ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کا نظریہ مسلمانوں کی ہیئت اجتماعی کے لیے موت و حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ محض ایک عقیدہ نہیں جسے مسندِ دل پر مقام تقدیس عطا کر دیا جاتا ہے یہ ایک زندہ نظریہ ہے جو اپنی ہمہ گیر تاثیر رکھتا ہے۔ اس نظریے کی یہی زندگی، اس امت اور گزشتہ امتوں کے درمیان مابہ الامتیاز ہے۔ اور یہی وہ اساسی عقیدہ ہے جس نے پوری امت کو ایک رشتہ وحدت میں منسلک کر دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کو اللہ رب العزت نے اپنی وحی اور الہام نبوت کا آخری مخاطب بنایا اور اس طرح آپ ﷺ تمام نبوتوں کے خاتم بنے۔ اس غیر معمولی عز وشرف کی بدولت ان کی امت بھی پیغام ربانی کی آخری مخاطب بنی۔ یہ امت اگر خاتم الامۃ بنی ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو کسی امت کو حاصل نہیں۔

امت مسلمہ کو اپنا یہ فخر سلامت رکھنا ہے تو عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ لازم ہے۔ یہ تحفظ فرائض امت کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک ہے اور اسلامی وحدت کی بقا ختم نبوت ہی پر منحصر ہے۔

یہ امت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے احسانات سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ جنھوں نے انتہائی نا مساعد حالات میں بھی اس عقیدے کا تحفظ کیا اور ہر مدعی نبوت کا ذبہ کو کیفر انجام تک پہنچایا۔ اس عقیدے کی عظمت حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے اسوہ سے بھی ظاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے کہ انھوں نے اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروانا پسند کیا مگر ایک کاذب کی یک لفظی تصدیق بھی گوارا نہیں کی۔ اصحابِ رسول ﷺ کے طرزِ عمل نے اس عقیدے کی اہمیت واضح کر دی۔

اقبال نے کہا تھا

خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

ترکیب کا وہ نسخہ ختم نبوت ہی ہے۔ مسلمانوں کے لیے اس عقیدے کی تہذیبی قدر و قیمت بیان کرتے ہوئے علامہ اقبال فرماتے ہیں:-

''اس کے معنی بالکل سلیس ہیں محمد ﷺ کے بعد جنھوں نے اپنے پیروؤں کو ایسا قانون عطا کر کے جو ضمیر انسان کی گہرائیوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے، آزادی کا راستہ دکھا دیا ہے، کسی اور انسانی ہستی کے آگے روحانی حیثیت سے سرِ نیاز خم نہ کیا جائے۔ دینیاتی نقطہ نظر سے اس نظریہ کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ وہ اجتماعی اور سیاسی تنظیم جسے اسلام کہتے ہیں مکمل اور ابدی ہے۔ محمد ﷺ کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں ہے جس سے انکار، کفر کو مستلزم ہو جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔''

(حرف اقبال، ص ۱۲۷)

اس عقیدے نے نبی کریم ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ ایک ایسی خاص نسبت دی ہے جس سے گزشتہ امتیں محروم تھیں۔

اس لیے یہ کسی بھی طرح ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان ایک لمحے کے لیے بھی اپنی اس متاعِ گراں مایہ سے دستبردار ہو جائے۔ آج عالم کفر کے جہابذہ علم و دانش اس نکتے کو جان گئے ہیں۔ اسی لیے وہ نبی کریم ﷺ سے مسلمانوں کی محبت کی آزمائش کرتے رہتے ہیں اور عقیدہ ختم نبوت پر زد لگانے کی پیہم کوشش کرتے ہیں۔ یہ رشک وحسد کی وہ قسم ہے جو منفی ذہنیت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ جس میں انسان کی نفسانی کیفیت اس درجہ غالب آ جاتی ہیں کہ حق کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شناخت کے باوجود وہ تسلیم حق کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ بھی اس نسبت میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو جاتے۔ اسلام صرف مسلمانوں کا دین نہیں ہے اور نہ ہی رسول کریم ﷺ صرف مسلمانوں کے پیغمبر ہیں۔ اسلام کی آفاقیت دائمی اور ابدی ہے اور اپنے دامن میں ہر طالبِ حق و صداقت کے لیے جگہ رکھتی ہے۔ مبارک ہیں وہ سعید روحیں جنھوں نے اپنے قلب کی اس پکار کو سنا اور قبولِ حق کی سعادت حاصل کی۔ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور اس عظیم فخر میں ہر مسلمان یکساں شریک ہے۔ کوئی مسلمان عقیدہ ختم نبوت کا اقرار کیے بغیر مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ایسے میں کسی بھی طبقے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی محبت پر اپنی اجارہ داری قائم کرے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب جب کسی مدعی نبوتِ کاذبہ نے عقیدہ ختم نبوت پر نقب زنی کی مذموم کوشش کی تو ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے ہر مسلمان نے اس کی مخالفت کی اور اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔

تاہم ان تمام مدعیانِ نبوتِ کاذبہ میں دجالِ کاذب مرزا غلام احمد قادیانی (نشانِ عبرت ۱۹۰۸ء) یقیناً بقیہ مدعیانِ نبوتِ کاذبہ کے بالمقابل ایک امتیازی مقام رکھتا ہے۔ اور اس امتیاز کی کچھ اہم وجوہات بھی ہیں۔ اس نے انگریزی استعماری عہد میں اپنا دعویٰ کیا اور اسی عہد میں اپنے باطل افکار و نظریات کی ترویج کی۔ اسے پروان چڑھانے میں اسلام دشمن طاقتوں نے خاص طور سے حصہ لیا۔ اسے سیاسی پشت پناہی بھی حاصل رہی اور سرمایے کی قوت بھی شریک حال۔

مرزا قادیانی کی زندگی ہی میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے اکابر آگے بڑھے اور انھوں نے اس دجالِ کاذب کے دعویٰ نبوت کی سختی سے تردید کی۔ آج مسلکی عصبیت اور فرقہ وارانہ تعصب کے زیرِ اثر ایک طبقہ دوسرے طبقے کی خدمات کا اعتراف نہیں کرتا اور ہر طبقہ اپنے طبقے کے اکابر کی ذخیرہ حسنات کو محض اپنے طبقے کی خدمات باور کراتا ہے۔ لیکن مولانا ثناء اللہ امرتسری، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، علامہ انور شاہ کشمیری کو دیوبندی، بریلوی اور اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے خانوں میں دیکھنا خود ان کی خدمات کو چھوٹا بنا دینا ہے۔ہمیں یقین ہے کہ ان بزرگوں نے اپنے ایمانی غیرت کا تقاضا سمجھ کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ انجام دیا ہے۔جس نے عقیدہ ختم نبوت کی چوکیداری کی وہ سب ہی امت کے محسن ہیں۔اس میں کسی قسم کی تفریق غیر مناسب ہے۔

اس اتفاق میں ہرگز دراڑ نہ ڈالی جائے۔ورنہ اسلامی وحدت کا سارا تصور مجروح ہو کر رہ جائے گا۔اس عقیدے کے خلاف سازشیں کرنے کے لیے عالم کفر کے نمائندے کم نہیں ہیں ہمیں شعوری یا غیر شعوری طور پر ان کے کارِ مذموم کا حصہ نہیں بننا چاہیے اور اس ضمن میں کی جانے والی ایسی ہر کوشش کو جو وحدت اسلامی کے تصور کو مجروح کرے سختی سے مسترد کر دینا چاہیے۔

وقت کے تقاضے تیزی سے بدل رہے ہیں۔ ماضی میں کیے گئے اپنے اکابر کے کارناموں پر محض فخر کرنے کا وقت گزر چکا ہے۔دجالِ کاذب مرزا قادیانی کی امت اسلام کے اساسی عقیدہ ختم نبوت پر نقب زنی کر رہی ہے۔ان کی کوششیں صرف مذہب اور اعتقاد کی راہ سے نہیں ہیں بلکہ سماج و سیاست پر بھی بھرپور طور پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی بساط بھر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرے۔

آفریدکارِ عالم انسانیت نے ہمیں ''خاتم الامۃ'' بنا کر ''خیر الامۃ'' کے مقام رفیع پر فائز کیا ہے مگر ہم نے اس مقام کی قدر نہیں کی۔نتیجہ معلوم! ٹھوکریں ہمارا مقدر بن گئیں۔اب بھی وقت نہیں گزرا، درِ توبہ وانابت کھلا ہے۔آؤ اپنے سر نہیں دل جھکا دو۔کمر کو خم نہیں روح کو خمیدہ کر دو۔

ہم اگر چاہیں تو آج بھی دنیا بدل سکتی ہے۔اگر مصائب کے پہاڑ بلند ہیں تو کیا ہوا ہمارے عزائم کی بلندی سے بلند نہیں ہو سکتے۔اگر پوری کائنات بھی رب کی توحید اور رسول کی رسالت کے خلاف در آئے تو کیا غم ہے، ہمارے ایمان کی طاقت کو زیر نہیں کر سکتی۔ ظلمتوں کی دھند خواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو حق کا آفتاب کبھی تاریکی سے گہنا نہیں سکتا اور تیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وتیرگی خواہ کتنی ہی بڑھ جائے مگر روشنی کی ایک کرن کے سامنے ہار جاتی ہے۔غدارانِ ختم نبوت اور منکرین نبوت محمدی خواہ کچھ ہی کر لیں، نبی کریم ﷺ کی قدر ومنزلت کے لیے: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فیصلہ الٰہی اور نوشتہ تقدیر ہے، ناممکن ہے کہ کبھی رسالت محمدی ﷺ پر کوئی حرف آ سکے۔

آج بھی مسلمان اگر قرآن کے مخاطب مسلمان بن جائیں۔آج بھی مسلمان اگر رسول ﷺ کے متوالے مسلمان بن جائیں۔آج بھی مسلمان اگر نقوشِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنا معیار زندگی بنالیں۔فلسفہ دجل وفریب کی پرستش ترک کر کے صدیق اور فاروق (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو اپنا امام بنالیں تو دنیا فتح کر سکتے ہیں۔ہم صرف ایک بار توحید کی عملی طاقت اور ختم نبوت کے پیغام وحدت کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی حقیقت بنالیں تو یقین جانیے ہم تاریخ بدل دیں گے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ اقبالؒ اور قادیانیت

تحریر: محمد متین خالد

ترجمانِ حقیقت حضرت علامہ اقبالؒ بیسویں صدی کے شہرۂ آفاق دانشور، عظیم روحانی شاعر، اعلیٰ درجہ کے مفکر اور بلند پایہ فلسفی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عہد ساز انسان بھی تھے۔ ایسی زندہ و جاوید ہستیاں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا دل ملتِ اسلامیہ کے لیے دھڑکتا تھا۔ وہ انسانیت کی اعلیٰ قدروں کے وارث اور شارح تھے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے انحطاط اور تنزل کی گھاٹی کی طرف تیزی سے گرتے عالم اسلام کے تن مضمحل میں ایک نئی روح پھونکی اور اسے انقلاب کی راہ دکھائی۔ علامہ اقبالؒ کے حوالے سے یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ وہ انسانی خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ اعلیٰ تعلیم یافتہ، نابغہ روزگار اور راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔ جہاں تک قادیانیت کا تعلق ہے تو اس حوالے سے تو وہ محرمِ رازِ درون خانہ تھے۔ انہوں نے جب بنظر غائر دیکھ لیا کہ مرزائی خود تو مرتد اور غیر مسلم ہیں ہی، لیکن عامۃ المسلمین کو بھی مرتد بنانے کے لیے کوشاں ہیں اور ''چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد'' کے مصداق اسلام کا لبادہ اوڑھ کر انہیں گمراہ کر رہے ہیں تو وہ اسے اپنی اسلامی غیرت وحمیت اور محبت رسول ﷺ کے حوالے سے برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے انتہائی زیرکی اور ژرف نگاہی سے اس اہم مسئلے کا جائزہ لیا اور اپنے تاثرات امت مسلمہ کے سامنے واضح انداز میں پیش کر دیے۔ عاشق رسولؐ علامہ اقبالؒ کو اس بات پر کامل ایقان تھا کہ حضرت محمد عربی ﷺ کی ذاتِ اقدس پر رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا، آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا، اگر کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو وہ نہ صرف کاذب ومفتری ہے بلکہ دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ ختم نبوت اسلام کا متفقہ، اساسی اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو پوری امت مسلمہ کے اتحاد، یکجہتی، وحدت، استحکام اور سالمیت کا آئینہ دار ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اگر اس میں شکوک وشبہات کا ذرا سی بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاعِ ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔

علامہ اقبال کو اس بات کا مکمل ادراک تھا کہ ملتِ اسلامیہ کو جن فتنوں نے سب سے زیادہ نقصان پہنچایا، ان میں سب سے خطرناک فتنۂ قادیانیت کا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے قادیانیوں کی ملتِ اسلامیہ کے خلاف بڑھتی ہوئی سازشوں کو شدت کے ساتھ محسوس کیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خطبات، مضامین، توضیحات، خطوط اور افکار و اشعار کے ذریعے قادیانیت کی سرکوبی کی اور اس تحریک کے عالم اسلام پر دینی، معاشی، سیاسی اور تمدنی اثرات اور ان کے منفی نتائج سے امتِ مسلمہ کو آگاہ کیا۔ علامہ اقبالؒ کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے حکومت کو سب سے پہلے یہ مطالبہ پیش کیا کہ قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے کیونکہ یہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ملتِ اسلامیہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے اندر رہ کر ایک نئی امت تشکیل دے رہے ہیں۔ حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبالؒ کے نزدیک ختم نبوت پر مکمل ایمان، دراصل مسلم اور غیر مسلم کے درمیان ایک حد فاصل ہے۔ انہوں نے ۳مئی ۱۹۳۵ء کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

> ”مسلمان اُن تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لیے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعمِ خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے، مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لیے خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لیے کہ اسلامی وحدت ختمِ نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے“۔

(قادیانی اور جمہور مسلمان از علامہ محمد اقبالؒ مطبوعہ اسٹیٹسمین (دہلی) 14 مئی 1935ء)

علامہ اقبالؒ قادیانیت کے بھیانک چہرے سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اس سے قبل اسلامی موبدیت نے حال ہی میں جن دو صورتوں میں جنم لیا ہے، میرے نزدیک ان میں بہائیت، قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے لیکن موخر الذکر اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لیے مہلک ہے۔ اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لیے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں، اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روحِ مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ، یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔''

(قادیانی اور جمہور مسلمان از علامہ محمد اقبالؒ مطبوعہ اسٹیٹسمین (دہلی) 14 مئی 1935ء)

''ثانیاً ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دُنیائے اسلام سے متعلق اُن کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک (مرزا قادیانی) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے۔ اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)۔ مسلمانوں کی قیامِ نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام اُمور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں، جتنے سکھ، ہندوؤں سے کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجا نہیں کرتے۔''

(علامہ محمد اقبالؒ کا خط اسٹیٹسمین (دہلی) کے نام مطبوعہ 10 جون 1935ء)

حضرت علامہ اقبالؒ، قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا قادیانی کو ایک مذہبی سٹے باز قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہندوستان میں کوئی مذہبی سٹے باز اپنی اغراض کی خاطر ایک نئی جماعت کھڑی کر سکتا ہے اور یہ لبرل حکومت اصل جماعت کی وحدت کی ذرہ بھر پروا نہیں کرتی بشرطیکہ یہ مدعی اسے اپنی اطاعت اور وفاداری کا یقین دلا دے اور اس کے پیرو حکومت کے محصول ادا کرتے رہیں۔''

(قادیانی اور جمہور مسلمان از علامہ محمد اقبالؒ مطبوعہ اسٹیٹسمین (دہلی) 14 مئی 1935)

شروع میں جب مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو عالم دین اور مناظر اسلام کے طور پر خود کو متعارف کروایا تو بہت سے لوگ وقتی طور پر اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان میں حضرت علامہ اقبالؒ بھی شامل تھے ۔ بعد میں جب مرزا قادیانی نے مجدد، امام مہدی، مسیح موعود، نبی ، رسول حتی کہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو حضرت علامہ اقبالؒ کا خون کھول اُٹھا اور اُس کی تکذیب کرتے ہوئے فرمایا:

''کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی۔ اسے اچھی طرح ظاہر ہونے کے لیے برسوں چاہئیں۔تحریک کے دو گروہوں (ربوی و لاہوری) کے باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانِی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے،معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی۔ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا، جب ایک نئی نبوت...... بانیِ اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت...... کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی، جب میں نے تحریک کے ایک رُکن کو اپنے کانوں سے حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے موجودہ رویہ میں کوئی تناقض ہے تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے۔ بقول ایمرسن صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(قادیانی ہفت روزہ ''سن رائز'' (Sun Rise) کے جواب میں)

''ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاء نبوت کے موجود ہیں یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا حالانکہ طبری لکھتا ہے وہ رسالت مآب ﷺ کی نبوت کا مصدق تھا، اور اس کی اذان میں حضور رسالتماب ﷺ کی نبوت کی تصدیق تھی۔''

(انوار اقبالؒ از بشیر احمد ڈار صفحہ 45)

پنڈت جواہر لال نہرو کے نام ایک تاریخی خط میں حضرت علامہ اقبالؒ قادیانیوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی اسلام اور ہندوستان کے غدار ہیں۔''

(حضرت علامہ محمد اقبالؒ کا خط بنام پنڈت جواہر لال نہرو بتاریخ 21 جون 1936ء)

> ''میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں، یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں اور ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلا دیں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقۂ اسلام میں ہوتا کہ انھیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں''۔

(علامہ محمد اقبالؒ کا خط اسٹیٹسمین (دہلی) کے نام مطبوعہ 10 جون 1935ء)

علامہؒ نے ۱۹۳۶ء میں پنجاب مسلم لیگ کی کونسل میں قادیانیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کی تجویز بھی پاس کرائی اور صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے لیگی امیدواروں سے حلفیہ تحریری اقرار نامہ لکھوایا کہ وہ کامیاب ہو کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے لیے آئینی اداروں میں مہم چلائیں گے۔ افسوس کہ اس کاروائی کا ریکارڈ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نواز لوگوں نے علامہؒ کے انتقال کے بعد تلف کروا دیا۔ یہ اعزاز بھی حضرت علامہ اقبال ؒ کو حاصل ہے کہ سب سے پہلے انہوں نے برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا کہ چونکہ قادیانی مذہبی اور سیاسی طور پر مسلمانوں سے علیحدہ تشخص رکھتے ہیں، لہٰذا انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس سلسلہ میں وہ فرماتے ہیں:

''میں سمجھتا ہوں کہ قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر جو انھوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کر کے اختیار کی ہے، خود حکومت کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینی اقدام اٹھائے اور اس کا انتظار نہ کرے کہ مسلمان کب مطالبہ کرتے ہیں اور مجھے اس احساس میں حکومت کے سکھوں کے متعلق رویہ سے اور بھی تقویت ملی۔ سکھ 1919ء تک آئینی طور پر علیحدہ سیاسی جماعت تصور نہیں کیے جاتے تھے لیکن اس کے بعد علیحدہ جماعت تسلیم کر لیے گئے، حالانکہ انھوں نے کوئی مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ لاہور ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا تھا کہ سکھ ہندو ہیں''۔

(علامہ محمد اقبالؒ کا خط اسٹیٹسمین (دہلی) کے نام مطبوعہ 10 جون 1935ء)

''ثالثاً اس امر کو سمجھنے کے لیے کسی خاص ذہانت یا غور وفکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں، پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لیے کیوں مضطرب ہیں؟ ۔۔۔۔۔میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے۔ ملتِ اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے کیونکہ وہ ابھی اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔“

(اسٹیٹسمین کے جواب میں، مطبوعہ روزنامہ اسٹیٹسمین دہلی)

”میری رائے میں حکومت کے لیے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرلے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اور مسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لے گا، جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتا ہے۔“

(قادیانی اور جمہور مسلمان از علامہ محمد اقبالؒ مطبوعہ اسٹیٹسمین (دہلی)

مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ نے اپنے حلف نامے میں یہ شق رکھی کہ:

”میں اقرارِ صالح کرتا ہوں اگر میں آئندہ پنجاب اسمبلی میں نامزد ہوکر کامیاب ہوگیا تو اسلام اور ہندوستان کے مفاد کی خاطر مرزائیوں کو دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دیے جانے کے لیے انتہائی کوشش کروں گا۔“

(اقبال کے آخری دو سال از عاشق حسین بٹالوی ص 341)

حضرت علامہؒ نے بحیثیت صدر پنجاب مسلم لیگ اس کی توثیق فرما کر قادیانیت کو سیاسی سطح پر ایک اور ضربِ کاری لگائی۔

”اگر قوم کی وحدت و سلامتی کو خطرہ لاحق ہو تو اس کے لیے صرف ایک ہی چارۂ کار رہ جاتا ہے کہ وہ انتشار انگیز قوتوں کے خلاف اپنا دفاع کرے اور اپنے دفاع کے کیا طریقے ہیں؟ مدلل تحریریں اور ایسے شخص کے دعووں کا ابطال جو اپنی اصل جماعت کی نگاہوں میں ”مذہبی مہم جو“ ہو۔ تو کیا یہ مناسب ہے کہ جس اصل جماعت کی سلامتی خطرے میں ہو اسے برداشت کی تلقین کی جائے اور باغی گروہ کو تحفظ کے ساتھ اپنی تبلیغ جاری رکھنے کی اجازت دی جائے خواہ یہ تبلیغ سخت جھوٹ اور گستاخانہ عبارات سے بھی لبریز ہو۔“

(قادیانی اور جمہور مسلمان از علامہ محمد اقبالؒ مطبوعہ اسٹیٹسمین (دہلی) 14 مئی 1935)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس تناظر میں سابق وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دورحکومت میں ۷ ستمبر 1974ء کو پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں فرقوں (ربوی و لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق (2)160 اور (3)260 میں اس کا مستقل اندراج کر دیا۔لیکن اس کے باوجود قادیانی مسلسل شعائر اسلامی استعمال کرتے ہیں۔ وہ غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنی عبادت گاہ کو مسجد، مرزا قادیانی کو نبی اور رسول، مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین، مرزا قادیانی کے دوستوں کو صحابہ کرام، قادیان کو مکہ مکرمہ، ربوہ کو مدینہ، مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث، مرزا قادیانی پر اترنے والی نام نہاد وحی کو قرآن مجید اور محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ چنانچہ 26 اپریل 1984ء کو حکومت نے امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے قانوناً روکا گیا۔ اس آرڈیننس کے نتیجہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کے تحت کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا، اپنے مذہب شعر وسخن کے ذریعے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ اردو اور فارسی میں کئی نظمیں قادیانیت کی تردید و مذمت میں لکھیں۔ مرزا قادیانی کی نام نہاد نبوت اور انگریز پرستی کا پردہ چاک کرتے ہوئے حضرت علامہ اقبالؒ فرماتے کو اسلام نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کی تبلیغ وتشہیر اور شعائر اسلامی وغیرہ استعمال نہیں کرسکتا۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ 3 سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ قادیانیوں نے لندن میں بیٹھے اپنے سربراہ کے حکم پر اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پورے ملک میں شعائر اسلامی کی توہین کی اور آرڈیننس کے خلاف ایک بھرپور مہم چلائی۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان کے اکثر شہروں میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہوئی۔ قادیانی قیادت نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں قرار دیا کہ قادیانیوں پر پابندی بالکل درست ہے۔ اس کے بعد قادیانیوں نے چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس میں چیلنج کیا، یہاں پر بھی عدالتوں نے دونوں طرف کے دلائل سننے کے بعد قرار دیا کہ آرڈیننس بالکل قانون کے مطابق ہے۔ قادیانیوں کو آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم کرتے ہوئے شعائر اسلامی استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ آخر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں نے ان تمام فیصلوں کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ ہمیں آئین کے مطابق آزادی کا حق حاصل ہے، لیکن ہمیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا عدالت تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کو کالعدم قرار دے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔ دونوں طرف سے دلائل دیے گئے۔ قادیانیوں کی اصل کتابوں سے متنازعہ ترین حوالہ جات پیش کیے گئے۔ اس کے بعد سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلہ (ظہیر الدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718) میں قرار دیا کہ کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کرسکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ سزا اور جرمانے کا مستوجب ہوگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ جج صاحبان کسی دینی مدرسہ یا اسلامی دارالعلوم کے استاد نہیں تھے بلکہ انگریزی قانون پڑھے ہوئے تھے۔ ان کا کام آئین و قانون کے تحت انصاف مہیا کرنا ہوتا ہے۔ فاضل جج صاحبان کا یہ بھی کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں جبکہ دھوکا دینا کسی کا بنیادی حق نہیں ہے اور نہ اس سے کسی کے حقوق یا آزادی ہی سلب ہوتی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے سلسلہ میں حضرت علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام
ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا
ہے دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
ہم پوچھتے ہیں شیخِ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا
یہ بات اسلام کا محاسبہ یورپ سے درگزر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت اور مرزائے قادیاں

تحریر: مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ

(۱) ختم نبوت کا مسئلہ نصوص قرآنیہ و حدیثیہ سے ثابت ہونے کی وجہ سے مسلمہ کل تھا، لیکن مرزا جی قادیانی نے ان نصوص کے صاف معنون میں پیچیدگیاں ڈال کر اور ادھر اُدھر سے کھینچ تان کر کے اس منصوص مسئلہ کو بھی محل نظر بنا دیا۔ حالانکہ منصوصات شرعیہ محل نظر نہیں ہوتے، بلکہ وہ اہل شرع کے نزدیک ویسے ہوتے ہیں، جیسے اہل منطق کے نزدیک بدیہیات اور علوم میں بدیہیات پر بحث نہیں کی جا سکتی۔

(۲) مرزا جی قادیانی کے استنباطات عجیب میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے سورۃ فاتحہ کی آیت: ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ سے نبی اکرم ﷺ کے بعد بھی نبوت کے جاری رہنے کی دلیل پکڑی ہے۔

سورت استدلال یوں بیان کی ہے کہ جن لوگوں پر خدا کے انعامات ہیں وہ چار ہیں، چنانچہ لکھا ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾

(النساء : 9)

یعنی: ''جو کوئی خدا اور رسول کے کہنے پر چلے تو ان کو ان لوگوں کا ساتھ نصیب ہوگا جن کو خدا نے انعام کیا ہے اور وہ انبیاء ہیں اور صدیق ہیں اور شہید ہیں اور صالحین ہیں اور سب سے اچھے رفیق ہیں۔''

مرزا جی کہتے ہیں:

''جب ہم اللہ کے رسول کی اطاعت بھی کرتے ہیں اور ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ سے دعا بھی کرتے ہیں اور اس سے ہم صدیقیت اور شہادت اور صالحیت کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مقامات پر ترقی کر سکتے ہیں تو ان سب کے ساتھ انبیاء کی رفاقت کا بھی ذکر ہے تو اگر نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت بالکل بند ہو اور کوئی شخص بھی نبی نہ بن سکے تو یہ دعا بھی اکارت جائے گی اور اطاعت بھی بے ثمر رہے گی۔ پس لازم ہے کہ اس دعا کی قبولیت اور اس اطاعت کا ثمر درجۂ نبوت کی عطا کی صورت میں بھی ہو۔'' (تلخیص اعجاز المسیح، مصنفہ مرزا)

اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا جی کا یہ استنباط و استدلال بہ چند وجوہ از سرتاپا باطل ہے:

اول:......اس لیے کہ یہ استنباط خلاف نص قرآنی آیت خاتم النّبیین اور خلاف احادیث صیحہ ہے اور جو استنباط خلافِ نص ہو وہ باطل ہوتا ہے، جیسا کہ علم اُصول میں مصرح ہے۔ اس قاعدہ کو آپ عام عقل سے اور روزمرہ کے استعمال سے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ایک وکیل کمرہ عدالت میں حاکم کے سامنے بعض عبارتوں میں کھینچ تان کر صریح قانون کے خلاف ایک بات پیدا کرنا چاہتا ہے۔ دوسرا وکیل اس کے جواب میں صرف یہ کہتا ہے کہ تمہاری ساری تقریر صریح قانون کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ قانون بھی پیش کرتا ہے، مثلاً کوئی شخص مرزا صاحب کو بحثیت مصنف غلط گو، دھوکہ باز وغیرہ لکھے۔ مرزا جی (۵۰۰) پانچ سو دفعہ کے ماتحت اس پر استغاثہ کریں۔ ان کا وکیل ثابت کرے کہ مرزا صاحب جیسے نیک نام مصنف کے حق میں یہ الفاظ سخت موجب ہتک ہیں۔ وکیل ملزم کہے گا کہ آپ کا سارا استدلال (۵۰۰) پانچ سو دفعہ کے مستثنیٰ کے خلاف ہے، کیوں کہ اس میں لکھا ہے کہ مصنف کے حق میں ایسے الفاظ لکھنے کی اجازت ہے، اس لیے کہ اس میں پبلک کا فائدہ ہے۔

تو اب بتائیے کہ حاکم کس وکیل کی دلیل تسلیم کرے گا؟ اس کی جو صریح قانون پیش کرتا ہے یا اس کی جو قانون کے خلاف کھینچ تان کر کے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔

یہی حال مرزا جی اور ان کے پیروؤں کا ہے کہ وہ آیت خاتم النّبیین اور حدیث لا نبی بعدی وغیرہ کے خلاف جو جو بھی استنباطی دلیل لائیں وہ بوجہ اعلان و قانونِ الٰہی کے خلاف ہونے کے بالکل مردود ہے۔

دوم:......اس لیے کہ آیت زیر بحث یعنی ﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منعم علیہم کی راہ پر چلنے کی دعا ہے نہ کہ نبی بننے کی۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ان کی ہدایتوں پر عمل کریں اور ان کے طریق عمل کو نمونہ بنائیں۔ جیسا کہ فرمایا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:۲۱)

یعنی: ''تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں قابل اقتدا عمدہ نمونہ عمل (موجود) تھا (پھر تم نے اس طرح کیوں نہ کیا)۔''

اگر انبیاء علیہم السلام کے رستے کی پیروی کا یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ہم نبی بن جائیں تو کیا خدا کے رستے کی پیروی سے خدا بھی بن سکیں گے، پھر تو بڑی بھاری اور بڑی شان کی ترقی ہوگی۔ دیکھئے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ (الانعام: 153)

یعنی: ''یہ میرا سیدھا رستہ ہے اسی کی پیروی کرنا۔''

اس کے جواب میں کہیں یہ نہ کہہ دینا کہ ہاں خدا بھی بن سکتے ہیں۔ اسی لیے تو مرزا جی نے اپنے ''آئینہ وساوس'' میں اپنا ایک خواب لکھا ہے:

''رأیتنی فی المنام عین اللّٰه وینقنت إننی ھو۔''

''میں نے خواب میں اپنے آپ کو عین خدا دیکھا اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔''

اگر کہا جائے کہ رستہ کی پیروی سے رستہ والے کا رتبہ نہیں مل سکتا تھا تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے رستے کی پیروی سے بھی ہم صدیقیت، شہادت اور صالحیت کا رتبہ بھی نہ پاسکیں۔ حالانکہ یہ بالکل باطل ہے۔ کیونکہ بہت سے پاک نفوس ان مقامات پر پہنچے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت زیر بحث اس امر سے بالکل ساکت ہے۔ رستے کی پیروی اور ان کی رفاقت جیسا کہ آیت سورت نساء میں وارد ہے، دیگر امر ہے اور اس رتبہ پر فائز ہونا دیگر امر ہے۔ دیکھیے خدائے تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ معیت کئی جگہ وارد ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁.....﴿ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّبِرِينَ﴾ (البقرة : ١٥٣)

❁.....﴿ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي ﴾ (الشعراء : ٦٢)

❁.....﴿إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبة : ٤٠)

❁.....﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾(الحديد : ٤)

❁.....﴿هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا﴾ (المجادلة : ٧)

ان آیتوں میں خدا کی معیت کا صاف ذکر ہے تو نہ خدا بندہ بن جاتا ہے اور نہ بندہ خدائی کے رتبے پر پہنچ جاتا ہے، خدا خدا ہے اور بندہ بندہ۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے یتیم کے کفیل کی نسبت فرمایا:

((أَنَا وكافل اليتيم كهاتين وإشار بأصبعيه))

"یعنی: میں اور یتیم کا کفیل ان دو اُنگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے اور دو اُنگلیاں ملا کر آپ ﷺ نے اشارے سے بتایا کہ اس طرح۔"

تو اس حدیث کا یہ مفاد نہیں کہ یتیم کا کفیل اور آنحضرت ﷺ ہم رتبہ ہوں گے یا وہ کفیل محمد ﷺ بن جائے گا۔ أعوذ بالله من زيغ ألقاب۔

دیگر یہ کہ بے شک نبوت کے سوا دیگر مقامات کی ترقی کھلی ہے، لیکن اس کی دلیل یہ آیت زیر بحث نہیں، بلکہ سورۂ حدید کی آیت ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ﴾(الحديد : ١٩)

یعنی: جو لوگ خدا پر اور اس کے رسولوں (علیہم السلام) پر ایمان لائے وہی خدا کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں، اور ان کے لیے ان کا اجر بھی ہے اور نور بھی ہے۔

اور نبوت کے بند ہوجانے کی دلیل آیتِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ اور احادیثِ صحیحہ ہیں۔

چنانچہ مسند امام احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رسالت اور نبوت میرے بعد منقطع ہوچکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا اور نہ کوئی نبی۔''

اسی طرح صحاح کی کئی ایک احادیث ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔

اسے ایک مثال سے سمجھ لیجئے کہ بادشاہ نے جن عہدوں کی آسامیاں کھلی رکھی ہیں، اُن کے لیے درخواست دے سکتے ہیں، لیکن جس عہدے کی نسبت اس کا اعلان ہو چکا ہے کہ یہ عہدہ پر ہو چکا ہے، اس کی اسامی خالی نہیں ہے، اس کے لیے درخواست پر درخواست دیتے جائیں ہرگز شنوائی نہیں ہوگی، بلکہ وہ درخواست بقاعدہ: ﴿وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ﴾ (الرعد: ١٤) ردی کی ٹوکری میں پھینک دی جائے گی۔ کیونکہ وہ شاہی اعلان کی حد سے باہر ہے، پس اس طرح نبوت اور دیگر مقامات کا حال ہے کہ اُس احکم الحاکمین نے آیت: خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور آیت: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ (المائدۃ:٣) سے اعلان کر دیا ہے کہ ہمارے آخری رسول محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بالکل بند ہے۔ ہاں بموجب آیت سورۂ حدید اس پر ایمان لا کر اس کی پیروی کرو تو اپنی اپنی قابلیت سے اُن دروازوں سے آنے کی کوشش کرو۔ اس اعلان کے بعد کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ نبوت کی ہوس میں دعا مانگ مانگ کر سر کھپائے۔

اگر اس تصریح کے بعد بھی کسی کے دماغ میں یہ خیال سما جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یا تو وہ مراقی وغیرہ ہوگا یا کاذب وفریبی (دجال وکذاب)۔ اسی لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

> ''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ قیامت نہ آئے گی، جب تک میری اُمت (مدعیانِ اسلام) میں سے قریباً تیس دجال اور کذاب نہ ہولیں، ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرے گا کہ میں خدا کا نبی اور رسول ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

پس بموجب اس حدیث کے مرزا صاحب اور اُن کے اتباع میں احمد نور کابلی، احمدی اور عبداللہ تیما پوری اور نبی بخش احمدی ساکن مہاراجکے ضلع سیالکوٹ اور عبداللطیف گناچوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فضل احمد احمدی جو عالم برزخ میں مرزا صاحب سے باتیں کرتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ جو کوئی آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت ملنے کا دعویٰ کرتا ہے، وہ سب آنحضرت ﷺ کی مذکورہ حدیث کے ماتحت آجائیں گے، ورنہ ہر مدعی نبوت اپنے پیروؤں کی نظر کے لحاظ سے صادق ٹھہر سکے گا یا کم از کم صدق و کذب ہر دو کا محل ہو سکے گا اور اس کے صادق ہونے کی صورت میں یہ حدیث بلا مصداق رہے گی اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ معاذ اللہ آنحضرت ﷺ نے جو خبر قسمی تاکیدوں سے دی تھی وہ غلط نکلی اور ہمارے لیے یہ بہت مشکل ہے، بلکہ بالکل ناممکن ہے کہ ہم اس صحیح حدیث کو غلط قرار دیں، بلکہ ہمارے لیے یہ بالکل آسان ہے اور واقعہ میں بھی درست ہے کہ اس حدیث کو صحیح سمجھ کر اُن مدعیانِ نبوت کو مفتری اور دجال اور کذاب قرار دیں اور ہر مدعی کی نئی سر دردی سے چھوٹ جائیں۔

اسے ایک اور طرح پر بھی پرکھ لیں کہ اگر ہم نصوصِ بینہ یعنی آیت: خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اور احادیثِ ختم رسالت کو نظر انداز کر کے مرزا صاحب کی کھینچ تان کی استنباطی دلیلوں کو تسلیم کر لیں اور تیس دجالوں والی صحیح اور متفق علیہ حدیث کا بھی لحاظ نہ کریں اور بقول مرزا جی دعویٰ نبوت کو آنحضرت ﷺ کے بعد بھی جائز جانیں تو مرزا جی کے سوا دیگر مدعیانِ نبوت کے لیے بھی رستہ کھلا رہے گا اور ان کی تکذیب کے لیے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی، کیونکہ جب ہم (معاذ اللہ) ختم نبوت کے دلائل کو ایک دفعہ مرزا جی کے لیے بے کار کر چکے تو اب دوسروں کے مقابلے میں وہ بے کار نہیں ہو جائیں گی، اسی خیال نے کئی ایک احمدیوں کو جرأت دلا دی کہ انھوں نے نبوت کا کھلم کھلا دعویٰ کر دیا۔ ان میں سے ایک چودھری نبی بخش ساکن مہاراجکے ضلع سیالکوٹ اور دوسرا ماسٹر محمد سعید سمبڑیالی، نور احمد کابلی مقیم قادیان، فضل احمد ساکن چنگا بنگہیاں راولپنڈی، عبداللطیف گناچور جالندھر وغیرہ قریب درجن کے احمدیوں نے نبوت کا دعویٰ کیا، آخر ان بھلے مانسوں کی تکذیب کے لیے بھی تو کوئی دلیل چاہیے۔

اتنا تو آپ بھی مانیں گے کہ یہ سب احمدی ہیں اور مرزا صاحب نے نبوت کے لیے سوائے اپنی پیروی کے کوئی اور شرط مقرر نہیں کی تو اب کیا غضب ہے کہ آپ لوگ ان بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاروں کے دعوے کی تصدیق نہیں کرتے۔ دیکھئے کتنی بے انصافی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ میرے بعد نبوت ورسالت بند ہے۔ باوجود اس کے مرزا جی نے دعویٰ کیا تو آپ لوگوں نے تسلیم کر لیا اور مرزا جی صاف الفاظ میں لکھتے ہیں کہ میرے بعد نبوت کھلی ہے، ہاں صرف میری رنگ میں رنگے جانے کی ضرورت ہے اور ان بے چاروں نے مرزا جی کے مٹکے میں ڈبکیاں لے لے کر یہ رنگ چڑھائی اور دعویٰ کیا تو آپ لوگ ان کو نہیں مانتے، حالانکہ ان لوگوں کی تکذیب کے لیے آپ کے پاس سوائے اس کے کوئی دلیل نہیں کہ ''اجی ہم ان کو نہیں مانتے!''

اور یہ کوئی دلیل نہیں، کتنا ظلم وستم ہے کہ مرزا جی اپنے بعد نبوت کا دروازہ کھلا رکھیں اور قیامت تک لاتعداد انبیاء ہو سکنے کے قائل ہوں اور سوائے اپنی اتباع کے کوئی اور شرط ضروری جانیں، اس پر مرزا جی کے خالص ومخلص مریدوں میں سے چند جری علی اللہ مرزا جی کو قاسم نبوت اور صاحبِ فیض وکرم ثابت کرنے کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں کہ ہم مرزا جی کے فیض سے مقامِ نبوت پر پہنچ گئے ہیں، جس طرح کہ مرزا جی نے آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ کر کے کہا کہ اسلام اور نبی اسلام کے حق ہونے کی زندہ دلیل یہ ہے کہ ان کی اتباع سے انسان مقامِ نبوت پر پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ میں اس کی زندہ مثال موجود ہوں، کیونکہ اگر سلسلۂ نبوت کو جاری نہ سمجھیں تو ایک تو خدائے تعالیٰ کی صفتِ کلام کا تعطل لازم آتا ہے، دوسرا یہ لازم آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اتباع سے آدمی خدائے تعالیٰ کے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف حاصل نہیں کر سکتا، حالانکہ موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء میں سے کئی نبی ہوئے اور آنحضرت ﷺ تو ان سے افضل ہیں تو کیا ان کے خلفاء میں سے کوئی نبی نہ ہو۔

غرض یہ سب مدعی اور آپ لوگوں میں سے ان جیسے دیگر جو آئندہ پیدا ہوں گے وہ سب انہی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آئے ہیں اور آئیں گے جو مرزا جی نے خود پہنے اور ان کو پہنائے۔ پس آپ کا کوئی حق نہیں کہ اُن ہتھیاروں سے مرزا جی کو سجا دیکھ کر ''جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء'' مان لیں اور دیگروں کو جو اُسی روپ میں انہی ہتھیاروں سے سجے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، کاذب ومفتری اور جعلی ونقلی قرار دیں۔تِلۡكَ اِذًا قِسۡمَةٌ ضِيۡزٰى۔

آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کی روک کے لیے یہی دو باتیں تھیں کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہے اور آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا دجال وکذاب ہے۔ ختم نبوت کی آڑ میں مرزا صاحب نے اپنے دعوے اور استنباطی کھینچ تان کر تبر سے توڑ دی اور بجائے دجال ہوجانے کے نبی برحق بن گئے تو دیگر بے چاروں نے کیا گناہ کیا ہے کہ ان کے سامنے خاردار تار لگا دی گئی ہے کہ وہ دعویٰ نہیں کر سکتے، بلکہ دعویٰ سے دجال وکذاب ہوجاتے ہیں۔غرض اگر بابِ نبوت مرزا جی کے لیے کھلا ہے تو اُنہی دلائل سے بقول مرزا جی دیگروں کے لیے بھی کھلا ہے۔پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم مرزا جی کی تو تکذیب سے کافر قرار دیے جائیں اور دیگروں کی تصدیق سے بے ایمان ٹھہریں۔ایں چہ؟

ہم آپ کو ایک اور طرح بھی سمجھاتے ہیں، شاید آپ کی جماعت میں کچھ سمجھ دار لوگ بھی ہوں، وہ یہ کہ مرزا جی نے آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کو جائز رکھا، تو اب جو جو بھی دعویٰ کریں گے وہ تین حال سے خالی نہ ہوں گے یا سب کے سب سچے یا سب کے سب جھوٹے یا بعض سچے، بعض جھوٹے۔اب دیکھئے آپ لوگوں کی پوزیشن کیا ہے؟ سب کو آپ سچا مانتے نہیں، کیونکہ احمد نور کابلی بے چارہ قادیان میں بیٹھا ہوا دن رات ٹرا رہا ہے اور آپ سنتے نہیں اور عبداللہ تیماپوری سب سے پہلے روح القدس کے نزول کا مدعی بنا، لیکن آپ نے ایک نہ مانی۔اسی طرح وہ بے چارہ جو مرزا جی سے عالمِ برزخ سے بھی فیض اُٹھا رہا ہے اس کو بھی آپ نہیں مانتے اور آپ سب کے سب کو بھی جھوٹا نہیں مانتے، کیوں کہ آپ مرزا جی کو نبی صادق کہتے ہیں۔اب باقی رہی تیسری صورت کہ بعض سچے اور بعض جھوٹے سو اس کے لیے آپ سوائے اپنے انکار کے کوئی دلیل پیش نہیں کرتے، کیوں کہ جو دلائل ختم نبوت کے تھے اُن کو مرزا جی نہایت کامیابی سے بالکل بے کار کر چکے ہیں، وہ کار آمد نہیں ہو سکتے اور پیش گوئیوں اور الہامات کا غلط استعمال آپ کے موجب تکذیب نہیں ہوسکتا۔تو اب خدارا فرمایئے کہ آپ کے دین وایمان اور علم وعقل کا کیا حال؟ دیکھیے! نصوصِ قرآنیہ وحدیثیہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑنے سے آپ کس قدر مشکلات میں پھنس گئے، عقل سے بے بہرہ ہو گئے، انصاف سے دور جا پڑے، مرزا جی کو نبی اور دوسروں کو دجال مان کر کافر کے کافر ہی رہے۔ خدا و رسول کی باتوں کو چھوڑنے سے کہیں کے نہ رہے۔

آیئے، توبہ کیجیے! اور سیدھے سادھے مسلمان ہو جایئے، ہر نئے مدعی کو لاکھ کی ایک ہی بات کہہ دیجئے کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو چکی ہے۔ اب آپ کے بعد جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ بموجب صحیح حدیث کے دجال و کذاب ہے۔ بس اس میں آپ کو کوئی مشکل نہیں پڑے گی، کفر آپ کے نزدیک نہیں پھٹکے گا، عقل آپ کی قائم رہے گی، علم آپ کا صحیح رہے گا اور آپ انصاف پر ہو کر ایسے مدعیوں کو ایک ہی حکم سنا سکیں گے، قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے کھڑے ہو کر شفاعت کے اُمیدوار ہو سکیں گے، خدا کرے کہ آپ لوگوں کو سمجھ آ جائے۔

تیسری وجہ مرزا جی کے استدلال کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے نبوت کا حاصل ہونا دعاؤں اور التجاؤں پر نہیں رکھا، بلکہ وہ خود اپنے انتخاب سے جسے چاہتا رہا ہے، نبی بناتا رہا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کو فرمایا:

﴿وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ﴾

(القصص : ٨٦)

یعنی: ''(اے نبی) تجھے کوئی اُمید نہیں تھی کہ تجھ پر کتاب نازل کی جائے گی، ہاں صرف خدا کی رحمت سے (اُتاری گئی ہے)۔''

یہ آیت سورۂ قصص کی ہے اور اس سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی رسالت محض خدا کے فضل سے بغیر دعا یا سابقہ کوشش کے ملنے کا ذکر ہے۔ چنانچہ اس کی شہرت یہاں تک ہو چکی ہے کہ اس کی بابت شعر بھی بن گیا ہے ؎

خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز یہ آیت ملاحظہ فرمایئے! منکرین کہتے ہیں کہ ہم پیغمبر محمد ﷺ پر ایمان نہیں لائیں گے، جب تک کہ ہمیں وہ کچھ نہ ملے جو خدا کے رسولوں کو ملتا رہا ہے، اس کے جواب میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾ (الانعام: ۱۲۴)

''خدائے تعالیٰ اپنی رسالت کے موقع کو خوب پہچانتا ہے۔(کسی آرزو اور خواہش کا اس میں دخل نہیں)۔''

اسی طرح سورت حج میں فرمایا:

﴿اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ﴾ (الحج: ۷۵)

''خدائے تعالیٰ خود ہی فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول منتخب کرتا رہا ہے (اسی کے مطابق اب اس رسول محمد ﷺ کو منتخب کیا ہے۔)''

لطیفہ عجیبہ:

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اپنی اردو تفسیر ''بیان القرآن'' میں اسی آیت: ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کے ضمن میں اس شخص کی بہت زور سے تردید کی ہے جو اس دعا کی بنا پر یہ سمجھے کہ دعا سے عہدۂ نبوت مل جاتا ہے اور جس طرح ہم نے اوپر لکھا ہے کہ نبوت خدا کی بخشش ہے، اسی امر کو ثابت رکھا ہے کہ عہدۂ نبوت خدا کی بخشش ہے۔ کسی کی دعا یا سعی کو اس میں دخل نہیں۔ پھر اس لمبی تقریر میں یہ کلمے دو نتیجۂ کلام فرمائے ہیں:

''پس مقام نبوت کے لیے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے اور اسی شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے جو اُصولِ دین سے ناواقف ہو۔'' (جلد اول، ص:۱۰)

ہم مولوی صاحب موصوف کے حرف حرف کی تصدیق و تائید کرتے ہیں، لیکن جہاں مولوی صاحب موصوف نے ایسے مستدل کے علم کا حال لکھتے ہوئے اسے اصولِ دین سے ناواقف قرار دیا ہے، اگر وہاں اس کے ساتھ کم از کم اس شخص کے دین وایمان کا حال بھی لکھ دیتے ہیں کہ وہ اس دین سے بے بہرہ اور ضال و مضل ہے تو حق پورا ہو جاتا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد ہم مولوی محمد علی صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ زید اپنی کتاب میں یوں لکھتا ہے:

’’آیت: اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ اُمت محروم نہیں اور مصفی غیب حسب منطوق آیت نبو اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ براہِ راست بند ہے اس لیے ماننا پڑتا ہے کہ اس اُمت کے لیے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔‘‘

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

ایسے شخص کے عقائد اور اس کے ملکۂ قرآن فہمی اور اُصولِ دین سے اس کی واقفیت کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں؟

❀❀❀

ہر مومن کی یہ آن ہے
ہر مومن کی یہ پہچان ہے
جب تک جسم میں جان ہے
نعرہ یہ ایمان ہے ہ
ہر کوچہ و بازار میں
فرمان لا نبی بعدی عام ہے
واضح آیت ہے قرآن میں
نبوت مصطفٰی ﷺ پر تمام ہے
قاصد ہر خاص و عام کو بتا دے
سلسلہ نبوت کا اب اختتام ہے
عبداللہ کا بیٹا محمد ﷺ آخری نبی ہے
اب ان پر نبوت اکمل و تمام ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امت مسلمہ اور قادیانیوں کے مابین عقیدہ ختم نبوت میں فرق

تحریر: عبیداللہ لطیف

محترم قارئین ! امت مسلمہ اور قادیانیوں کے عقیدہ ختم نبوت میں صرف یہی فرق ہے کہ مسلمان جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں جبکہ اس کے برعکس قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی مانتے ہیں ۔ قادیانی اجرائے نبوت اور امکان نبوت کی بحث صرف لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کرتے ہیں جبکہ وہ نبی ﷺ کے بعد صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں یعنی ان کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کے بعد مرزا قادیانی کے علاوہ نہ کوئی نبی آیا ہے اور نہ آ سکتا ہے ۔ قادیانیوں کا یہ عقیدہ ان کے لٹریچر سے پیش کرنے سے پہلے امت مسلمہ کا عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کرتا ہوں تا کہ بات سمجھنے میں آسانی ہو۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں :۔

محترم قارئین ! اللہ رب العزت نے اپنے تمام انبیاء ورسل کو ایک جگہ جمع کر کے وعدہ لیا کہ اگر تمھاری نبوت کے دوران میرا آخری نبی آ جائے تو تمھیں نہ صرف اس پر ایمان لانا ہوگا بلکہ ہر طرح سے اس کی مدد بھی کرنا ہوگی ۔ یعنی اس کے دور نبوت میں تمھاری نبوت نہیں چل سکے گی ۔ اس بات کا تذکرہ رب ذوالجلال نے قرآن مقدس میں اس طرح کیا ہے کہ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ، قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (آل عمران :81)

جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمھیں کتاب وحکمت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوں ، پھر تمھارے پاس وہ رسول آئے جو تمھارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمھارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا: ہمیں اقرار ہے۔ فرمایا: تو اب گواہ رہو میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں متقین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے جن چیزوں کو ایمان کی شرائط کے طور پر بیان کیا ہے، ان میں سابقہ انبیاء علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی کتب، نبی رحمت ﷺ اور قرآن مقدس پر ایمان لانا ہے۔ اگر کوئی نبی بعد میں بھی آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہاں پر اس کا تذکرہ ضرور فرما دیتے۔ جہاں تک تعلق ہے عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا تو وہ بطور امتی ہی نازل ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (البقرۃ:6)

اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ پر اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر سید الاولین والآخرین امام الانبیاء، خاتم النبین ﷺ کا نام لے کر آپ کو آخری نبی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب:60)

تمھارے مَردوں میں سے محمد (ﷺ) کسی کے باپ نہیں، لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔ ان تمام آیات کریمہ سے مسئلہ ختم نبوت بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ یہاں پر یہ بھی یاد رہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکرین ختم نبوت ''خاتم النبین'' کا معنیٰ ''نبیوں پر مہر لگانے والا'' کرتے ہیں۔اگر یہ مفہوم تسلیم کر لیا جائے تو معنیٰ یہ کرنا پڑے گا کہ نبی رحمت علیہ السلام نے پہلے انبیاء کی تصدیق وتائید کر کے ان پر مہر لگا دی۔ بعد میں نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو تو آپ نے کذاب اور دجال قرار دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ خاتم النبین کا صحیح مفہوم تو نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہی بنتا ہے، کیونکہ نبی رحمت نے اپنے فرامین میں لَا نَبِیَّ بَعْدِی کہہ کر اس مفہوم کو واضح کر دیا ہے۔

آیئے ! ذرا ان فرامین نبویہ ﷺ کا بھی مطالعہ کریں جن میں عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت موجود ہے:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لِی خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ: اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِی وَاَنَا الْعَاقِبُ))

(صحیح بخاری کتاب المناقب حدیث نمبر 3532)

یعنی میرے پانچ نام ہیں۔میں محمد، احمد، اور ماحی ہوں (یعنی مٹانے والا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہوگا۔اور میں ''عاقب'' ہوں یعنی خاتم النبین ہوں، میرے بعد کوئی نیا نبی دنیا میں نہیں آئیگا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءَ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَکْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاءَ صَلٰوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَیْهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَجْمَعِیْنَ))

میری مثال اور دوسرے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو کمال و تمام تک پہنچایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا تو تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے: کاش! یہ اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ میں آیا اور پیغمبروں کی آمد کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ سب انبیاء پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ))

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ 7342، صحیح بخاری 3609)

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قریباً تیس دجال وکذاب پیدا نہ ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِ اللّٰهِ))

(سنن ابوداود، کتاب الفتن والملاحم: 3710، جامع ترمذی، کتاب الفتن 2145)

جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو وہ اس سے روز قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی اور قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ میری امت کے بعض قبائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں اور بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور بے شک عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ جبکہ میں خاتم النبین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا اور وہ غالب ہوں گے۔ جو ان کی مخالفت کریں گے وہ ان کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے حتی کہ اللہ کا حکم آ جائے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخَلِّفُنِىْ فِى النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ قَالَ أَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل 6218، صحیح بخاری 4416)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ جب آپؐ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپؐ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمھارا درجہ میرے ہاں ایسا ہی ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ اٰخَرُ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنَ الْخُلَفَآءُ فَيَكْثُرُوْنَ))

(صحیح بخاری، کتاب الاحادیث الانبیاء)

ترجمہ: بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے۔ جب بھی ان کا کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا لیکن یاد رکھو میرے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی نبی نہیں آئے گا مگر نائبین بکثرت ہوں گے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ))

(جامع ترمذی کتاب الرویا رواہ انس بن مالک 2198)

رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔

اس حدیث مبارکہ میں نبی اور رسول دونوں کی نبی آخر الزمان ﷺ کے بعد آنے کی نفی کی گئی ہے۔ آیئے ذرا اس بات پر غور کریں کہ نبی اور رسول میں کیا فرق ہوتا ہے۔

اس ضمن میں اس دور کے سب سے بڑے کذاب داعی نبوت مرزا قادیانی کا اپنا بیان بھی قابل توجہ ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی رقم طراز ہے:

”خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل نازل ہوتی ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 576، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 411)

قادیانی دجال نبی کی تعریف میں یوں رقم طراز ہے کہ

”نبی کے معنٰی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو، شریعت کا لانا اس کے لیے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع ہو۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 138 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 306)

محترم قارئین! قادیانی دجال کے مندرجہ بالا بیانات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسول صاحب شریعت کا متبع ہوتا ہے اور نہ ہی وہ نئی شریعت اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ان دونوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

معنوں کوملحوظ رکھتے ہوئے حدیث کے الفاظ پر توجہ دیں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نہ صاحب شریعت نبی آ سکتا ہے اور نہ ہی صاحب شریعت رسول' رسول اور نبی دونوں کے آنے کی نفی کی ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ صاحب شریعت ہونے کا بھی مدعی ہے۔

محترم قارئین ! ان تمام احادیث سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں ۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا وہ بمطابق فرمان نبوی کذاب و دجال ہوگا ۔ اگر کوئی انسان اتنے واضح اور بین دلائل کے باوجود عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہوتا ہے اور نبی رحمت علیہ السلام کے بعد کسی اور کو شریعتی یا غیر شریعتی ،ظلی یا بروزی نبی مانتا ہے تو وہ نہ صرف کھلم کھلا قرآن وحدیث کا انکار کرتا ہے بلکہ وہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہے، کیونکہ اس پر اجماع صحابہ اور اجماع امت ہے، جس کی واضح دلیل تو یہ ہے کہ دور نبوی میں ہی جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ میں آپ کو نبی مانتا ہوں لیکن اس نبوت میں میں بھی حصہ دار ہوں ۔ آدھی زمین نبوت کے لیے میری ہے اور آدھی آپ کی تو نبی کریم ﷺ نے جواب میں اسے کذاب کے لقب سے پکارا اور پھر طلیحہ اسدی جس نے کلمہ بھی پڑھا تھا اور شرف صحابیت بھی حاصل ہوا لیکن بعد میں مرتد ہو کر دعویٰ نبوت کر دیا تو دور صدیقی میں ان کے خلاف کھلا اعلان جنگ کیا گیا اور ان مرتدین سے کئی جنگیں ہوئیں ۔ جس کے نتیجہ میں سینکڑوں صحابہ کرام اور امت مسلمہ کے جرنیل صحابہ شہید ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کو وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا اور طلیحہ اسدی سچی توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہوگیا۔ نیز نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی یمن میں اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا تو حکم نبویؐ کے تحت اسے بھی فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا۔ الغرض یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ اب جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا وہ دجال اور کذاب ہوگا وہ اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہوں گے اور ایسے لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کا عقیدہ ختم نبوت

محترم قارئین! اب آپ قادیانیوں کا عقیدہ ختم نبوت قادیانی لٹریچر سے ملاحظہ فرمائیں چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

'اور اہل اسلام کے اہل کشف مسیح موعود کو جو آخری خلیفہ اور خاتم الخلفاء ہے صرف اس بات میں ہی آدم سے مشابہ قرار نہیں دیا کہ چھٹے دن کے آخر میں پیدا ہوا اور مسیح موعود چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 209)

اسی طرح ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ

"غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے صرف میں ہی ایک فرد مخصوص ہوا ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے صرف میں ہی مصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406,407)

ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

" مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ ان کے ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہو۔"

(چشمہ معرفت مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 حاشیہ صفحہ 333)

ایک جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنی مشابہتیں گنواتے ہوئے مرزا جی یوں رقمطراز ہیں کہ

''چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا مگر بایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا جو موسیٰ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں"۔

(تذکرۃ الشہادتین، رخ 20 صفحہ 35)

اسی کتاب میں اپنے آپ کو سلسلہ محمدیہ کا آخری نبی قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"دو قسم کے مرسَل من اللہ قتل نہیں ہوا کرتے (1) ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولی آنحضرت ﷺ (2) دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز"۔

(تذکرہ الشہادتین، رخ 20 صفحہ 69و70)

یعنی مرزا قادیانی اپنے آپ کو اسی طرح سلسلہ محمدیہ کا آخری نبی لکھ رہا ہے جیسے سلسلہ موسویہ (یعنی بنی اسرائیل) کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔اسی بات کو مرزا جی دوسرے رنگ میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"غرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل کی نبوت کا خاتمہ ہوگیا، پہلی کتابوں میں بھی اللہ نے وعدہ دیا تھا کہ بنی اسماعیل میں بھی ایک سلسلہ اسی سلسلہ کا ہم رنگ پیدا ہوگا" (اور آگے لکھا) "پس جیسے وہاں خاتم مسیح ہے، یہاں بھی خاتم الخلفاء ہے"۔

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 475)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی بعثت کا مقصد منسوخی جہاد بیان کرتے ہوئے اور خود کو عیسی علیہ السلام کی طرح نبی ﷺ کے آخر میں مبعوث ہونے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"پس اللہ تعالی کی مصلحتوں نے اس بات کا تقاضہ کیا کہ وہ لڑائی اور جہاد کو منسوخ کر دے اور اسی طرح اپنے بندوں پر رحم کرے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت پہلے لوگوں میں بھی جاری رہی ہے۔ چنانچہ اس سے قبل بنی اسرائیل پر بھی ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے جہاد کی وجہ سے طعن کیا گیا تو اللہ تعالی نے موسی کے زمانہ کے آخر میں حضرت مسیح کو مبعوث کیا اور اس طرح اس نے دکھا دیا کہ نقطہ چینی کرنے والے ہی خطا کار تھے۔اب میرے رب نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ کے آخر میں مجھے مبعوث کیا اور اس زمانہ کی مقدار حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے درمیانی زمانہ کی مقدار کے مشابہ بنا دیا اور اس میں سوچ بچار کرنے والوں کے لئے ایک بڑا نشان ہے اور میری بعثت اور حضرت عیسی علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ مقصد اصلاح اخلاق اور جہاد کو ممنوع قرار دینا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 417,418 طبع جدید دو جلدوں والی)

قارئین کرام؛ مندرجہ بالا تحریر میں مرزا قادیانی نے ایک طرز سے آخری شرعی نبی ہونے کا دعوی بھی کر دیا ہے۔ایک تو عیسی علیہ السلام صاحب شریعت رسول تھے اور مرزا جی خود کو انہی کے مشابہ قرار دے رہے ہیں دوسرا شریعت محمدیہ میں جہاد و قتال فرض ہے لیکن مرزا جی جہاد وقتال کو منسوخ قرار دے رہے ہیں جبکہ کسی بھی شرعی حکم کو صاحب شریعت رسول کے علاوہ کوئی بھی منسوخ نہیں کر سکتا اور مرزا جی جہاد وقتال کو منسوخ کر کے بالواسطہ طور پر صاحب شریعت رسول ہونے کا عملی طور پر دعوی کر رہیں۔

مرزا جی ایک مقام پر خود کو تمام راہوں میں سے آخری راہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"۔

(کشتی نوح مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61)

قارئین کرام! سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَکْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَآءَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَوٰاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ))

میری مثال اور دوسرے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو کمال وتمام تک پہنچایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا تو تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے: کاش! یہ اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ میں آیا اور پیغمبروں کی آمد کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ سب انبیاء پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی بھی نہ صرف اپنے آپ کو آخری اینٹ قرار دیتا ہے بلکہ منعم علیہم میں سے بھی آخری اینٹ قرار دیتا یعنی جو قادیانی اطاعت کی بنا پر نبوت کے اجراء کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اپنے بعد ان انعامات کو بھی بند قرار دیتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:

''اور اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہم پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچادے پس میں وہی اینٹ ہوں''۔

(خطبہ الہامیہ، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178)

قارئین کرام! یہ تو تھی مرزا جی کی اپنی تحریریں جن میں وہ خود کو آخری خلیفہ، آخری نبی، آخری اینٹ اور آخری راہ قرار دے رہا ہے اب مرزا جی کی انہی تحریروں کو سمجھ کر قادیانی جماعت کے بڑوں نے جو عقیدہ اختیار کیا وہ بھی پیش کئے دیتے ہیں۔

قادیانی جماعت کے آفیشل رسالے تشحیذ الاذہان ۱۹۱۶ کے فروری کے شمارے میں نبی آخرالزمان کے نام سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں مرزا جی کی انہی تحریروں کی بنیاد پر مرزا جی کو نبی آخرالزماں قرار دیا گیا۔ چنانچہ مضمون نگار ''آخری سب سے مسیح موعود ہے'' کی سرخی جما کر لکھتا ہے کہ

''اس کے بعد اب ضروری خیال کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے یہ دکھاوں کہ حضرت مسیح موعود نبیوں میں سے آخری نبی، آخری مسیح، آخری کڑی، آخری راہ، آخری نور ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(رسالہ تشحیذ الاذہان صفحہ 5 ماہ فروری 1916)

اسی طرح تشحیذ الاذہان کے اگست ۱۹۱۷ کے شمارے میں لکھا ہے کہ

''آنحضرت ﷺ کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے۔''

مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بیٹا بشیرالدین محمود جو قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ بھی ہے نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ

''اس لئے ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں۔''

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 460)

مرزا بشیرالدین محمود کی زیرادارت شائع ہونے والے رسالے تشحیذ الاذہان میں تو صراحت کے ساتھ ظلی بروزی نبی بھی ایک ہی ہونا قرار دیا گیا ہے جو قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی ہے چنانچہ تشحیذ الاذہان میں لکھا ہے کہ

''پس جس طرح خاتم الانبیاء میں تعدد جائز نہیں، اسی طرح خاتم نبوت ظلیہ میں بھی تعدد کسی طرح جائز نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ ایک ہی ہو، پس معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں جو شخص بھی نبی ہو وہ ضرور ہے کہ خاتم نبوت ظلیہ ہو، اور خاتم نبوت ظلیہ ضرور ہے کہ صرف ایک ہی ہو، ہاں ظل غیر اتم میں کثرت جائز ہے اظلال اپنی ظلیت کے مطابق نبوت سے حصہ پاسکتے ہیں جو جزوی نبوت ہے لیکن جزوی نبوت نبوت نہیں، پس ثابت ہوا کہ امت محمدیہ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت نہیں آسکتے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت میں سے صرف ایک نبی اللہ آنے کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے (یعنی قادیانیوں کے مطابق مرزا غلام احمد۔ ناقل) اور اس کے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی آپ نے خبر دی ہے بلکہ لا نبی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کردی اور کھول کر بیان فرما دیا کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا''۔

(تشحیذ الاذہان۔ قادیان، مارچ 1914، صفحہ 31، زیرادارت مرزا بشیرالدین محمود)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد جسے قادیانی قمرالانبیاء کہتے ہیں لکھتا ہے کہ

''اگر آپ کے بعد بھی بہت سے نبی آجاتے تو پھر آپ کی شان لوگوں کی نظروں سے گر جاتی کیونکہ آپ کے بعد بہت سے نبیوں کے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ﷺ کا درجہ اتنا معمولی ہے کہ بہت سے لوگ محمد رسول اللہ ﷺ بن سکتے ہیں کیونکہ جو کوئی ظلی نبی ہوگا وہ بوجہ نبی کریم ﷺ کے تمام کمالات حاصل کر لینے کے محمد رسولؐ ہی کہلائے گا۔ پس اس لئے اُمّتِ محمدیہؐ میں صرف ایک شخص نے نبوت کا درجہ پایا اور باقیوں کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہوا کیونکہ ہر ایک کا یہ کام نہیں اتنی ترقی کر سکے۔ بیشک اس امّت میں بہت سارے ایسے لوگ پیدا ہوئے جو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے حکم کے ماتحت انبیائے بنی اسرائیل کے ہم پلّہ تھے لیکن ان میں سوائے مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کے کسی نے نبی کریمؐ کی اتباع کا اتنا کامل نمونہ نہیں دکھایا کہ نبی کریمؐ کا کامل ظل کہلا سکے اس لئے نبی کہلانے کے لئے صرف مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) مخصوص کیا گیا''۔

(کلمۃ الفصل، صفحہ 116)

قارئین کرام بندہ ناچیز نے بفضلہ تعالیٰ دلائل بینہ سے ثابت کر دیا ہے کہ امت مسلمہ کے نزدیک آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جبکہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ قادیانی یہ جو امکان نبوت یا اجرائے نبوت پر بحث کرتے ہیں تو فقط لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کرتے ہیں جبکہ ان کے اپنے عقیدے کے مطابق مرزا قادیانی کے بعد ہر طرح کی نبوت مکمل طور پر بند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جتنے بھی قادیانیوں نے نبوت کا دعوی کیا آج تک قادیانیوں نے قادیانی رہتے ہوئے اسے نبی نہیں تسلیم کیا۔

☆......☆......☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت کی احادیثِ صحیحہ پر قادیانیوں کے حملے اور اُن کا جواب

الحمدللہ ربّ العالمین والصلوۃ والسلام علٰی محمد رسول اللہ ﷺ آخر النبیین ورضی اللہ عن أصحابہ أجمعین ومن تبعھم بإحسان إلٰی یوم الدین۔ أما بعد:

دنیا اُمور میں جھوٹ بولنا اور خیانت کرنا گناہِ کبیرہ ہے، لیکن قرآن و حدیث پر جھوٹ بولنا اور خیانت کرنا جرمِ عظیم اور کفر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ﴾ (النحل: ۱۰۵)

''جھوٹ تو صرف وہ لوگ بولتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔''

ابو العطاء اللہ دتا جالندھری قادیانی کی کتاب: ''القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین'' سے بیس (۲۰) خیانتیں باحوالہ اور ردپیش خدمت ہے، یہ وہ خیانتیں ہیں جن کا جالندھری نے نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کے بارے میں ارتکاب کیا اور مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کی تھی:

(۱) سنن الترمذی (۲۲۷۲) اور مسند احمد (۳/ ۲۶۷ ح: ۱۳۸۲۴) وغیرہما میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ))

''بے شک رسالت اور نبوت منقطع (یعنی ختم) ہوگئی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔'' الخ

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی aنے فرمایا: ''ھٰذَا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ المُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ“
(قلمی نسخہ مصورہ،ص: ۱۴۹/ ب، تحفۃ الاحوذی: ۳/ ۲۴۸)

حاکم اور ذہبی دونوں نے اس حدیث کو (امام) مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔ (دیکھئے المستدرک: ۴/ ۳۹۱، ح: ۸۱۷۸ وتلخیصہ)

ہمارے علم کے مطابق زمانۂ تدوینِ حدیث کے محدثین کرام میں سے کسی نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار نہیں دیا، مگر اللہ دتا جالندھری نے اس پر جرح کرتے ہوئے لکھا ہے:

”جواب نمبر: ...... یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے چاروں راوی (۱) حسن بن محمد عنبر (۲) عفان بن مسلم۔ (۳) عبدالواحد بن زیاد۔ (۴) المختار بن فلفل ضعیف ہیں۔ گویا سوائے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شروع سے لے کر آخر تک تمام سلسلہ اسناد ضعیف راویوں پر مشتمل ہے۔

حسن بن محمد عنبر کے متعلق علامہ ذہبی لکھتے ہیں: ”ضعفه ابن قانع وقال الدار قطني تكلموا فيه“ (میزان الاعتدال زیر نام الحسن بن محمد بن عنبر جلد: ۲، ص: ۴۳ دار الفکر العربی)

یعنی ابن قانع کہتے ہیں کہ حسن بن محمد ضعیف تھا۔ دار قطنی کہتے ہیں کہ محدثین کے نزدیک اس راوی کی صحت کے بارے میں کلام ہے۔“ (القول المبین فی تفسیر خاتم النّبیین، ص: ۵۶)

جواب الجواب: ......سنن الترمذی کی روایت میں حسن بن محمد بن عنبر نہیں، بلکہ الحسن بن محمد الزعفرانی ہیں۔ (دیکھئے: سنن الترمذی کے عام نسخے اور تحفۃ الاحوذی: ۳/ ۲۴۸)

الحسن بن محمد بن الصباح الزعفرانی امام عفان بن مسلم کے شاگرد اور امام ترمذی کے استاد تھے۔ دیکھئے: تہذیب الکمال للمزی: ۲/ ۱۶۴۔

انھیں نسائی، ابن حبان، ابو الحسین ابن المنادی، ابن ابی حاتم الرازی اور ابن عبدالبر وغیرہم نے ثقہ قرار دیا اور حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا: ”ثقة“۔ (تقریب التہذیب: ۱۲۸۱)

حافظ ذہبی نے اُن کی بہت تعریف کی اور فرمایا: ”وَكَانَ مُقَدَّمًا فِي الفِقْهِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَالْحَدِیْث، ثِقَةً، جَلِیْلًا....'' وہ فقہ وحدیث میں مقدم (اور) جلیل القدر ثقہ تھے......

(سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۲۶۲۔۲۶۳)

ایسے ثقہ جلیل القدر امام کو قادیانی کا دوسرے راوی حسن بن محمد بن عنبر سے بدل کر ابن عنبر پر جرح نقل کر دینا اُس کی بہت بڑی خیانت کی دلیل ہے۔

(۲) امام ترمذی کے استاذ حسن بن محمد الزعفرانی رحمہ اللہ پر قادیانی کی جرح کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے علاوہ کسی اور راوی نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا، حالانکہ یہی حدیث امام احمد بن حنبل اور الحسین بن الفضل دونوں نے عفان بن مسلم سے بیان کی ہے۔ دیکھئے مسند احمد (۳/۲۶۷، دوسرا نسخہ : ۲۱/۳۲۶، ح:۱۳۸۲۴) اور اتحاف المہرہ لابن حجر (۲/۳۲۹، ح:۱۸۰۹، بحوالہ المستدرک للحاکم) لہٰذا یہ جالندھری کی دوسری خیانت ہے۔

(۳) جالندھری قادیانی نے اسی حدیث پر جرح کرتے ہوئے مزید لکھا ہے:

''اسی طرح دوسرے راوی عفان بن مسلم کے متعلق ابوخیثمہ کہتے ہیں ''انکرنا عفان'' (میزان الاعتدال زیر نام عفان بن مسلم، ج:۴، ص:۱۔۲ دار الفکر العربی) کہ ہم اس راوی کو قابل قبول نہیں سمجھتے۔''

(القول المبین، ص:۵۶)

امام عفان کے بارے میں حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال کے مذکورہ مقام پر لکھا ہے:

''وَقَدْقَالَ أَبُو خَیْثَمَةَ : أَنْکَرْنَا عَفَّانَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِأَیَّامٍ۔ قُلْتُ : هٰذَا التَّغَیُّرُ هُوَ مِنْ تَغَیُّرِ مَرَضِ الْمَوْتِ وَمَا ضَرَّهُ لِأَنَّهُ مَا حَدَّثَ فِیْهِ بِخَطَأٍ۔''

ابوخیثمہ نے کہا: ہم نے عفان کی موت سے کچھ دن پہلے اُن پر انکار کیا۔ (یعنی اُن کی حالت کو دلا ہوا پایا۔) میں (ذہبی) نے کہا: یہ تغیر (تبدیلی) مرضِ موت کا تغیر ہے، جس نے انھیں نقصان نہیں پہنچایا، کیونکہ اس حالت میں انھوں نے کوئی غلط روایت بیان نہیں کی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(میزان الاعتدال، ج:۳،ص:۸۲، دوسرا نسخہ، ج:۵،ص:۱۰۴)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے تو امام عفان کا دفاع کیا ہے کہ مرض الموت کی حالتِ تغیر میں اُنھوں نے کوئی غلط روایت بیان نہیں کی، جبکہ قادیانی نے خیانت کرتے ہوئے میزان کے حوالے کو جرح میں بدل دیا اور کتر بیونت کرتے ہوئے آدھا حوالہ لکھ کر باقی سے آنکھیں بند کرلیں۔ امام عفان بن مسلم بن عبداللہ الصفار رحمہ اللہ کی بیان کردہ احادیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں اور انھیں ابو حاتم الرازی، ابن سعد، ابن حبان اور یعقوب بن شیبہ وغیرہم نے ثقہ قرار دیا ہے۔ دیکھئے تہذیب الکمال (۵/۱۸۹۔۱۹۰، مع الحواشی)

امام حسن بن محمد الزعفرانی نے امام احمد بن حنبل سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا: اس حدیث میں کس نے عفان کی متابعت کی ہے؟ تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا عفان کو کسی متابعت کی ضرورت ہے؟ (تاریخ بغداد: ۱۲/۲۷۴ ت ۶۷۱۵ وسندہ صحیح)

(۴) جالندھری قادیانی نے لکھا ہے:

''تیسرے راوی عبدالواحد بن زیاد کے متعلق لکھا ہے ''قال یحیٰ لیس بشیءٍ''۔ (میزان الاعتدال، جلد:۳،ص:۶۷۲ زیر نام عبدالواحد بن زیاد دارالفکر العربی) کہ یحیٰ کہتے ہیں کہ یہ راوی کسی کام کا نہیں ہے۔''

(القول المبین ص:۵۶)

عرض ہے کہ اسی مذکورہ مقام پر حافظ ذہبی نے لکھا ہے: ''وَرَوَی عُثْمَانُ أَیْضًا عَنْ یَحْیَی : ثِقَةٌ'' اور عثمان (بن سعید الدارمی) نے یحییٰ (بن معین) سے یہ بھی روایت کیا کہ (عبدالواحد بن زیاد) ثقہ ہیں۔ (میزان الاعتدال، ج:۲،ص:۶۷۲۔ دوسرا نسخہ، ج:۴،ص:۴۲۴)

اس توثیق کو قادیانی نے چھپا کر خیانت کا ارتکاب کیا اور اُن لوگوں کی یاد تازہ کردی ہے جنھیں بندر اور خنزیر بنا دیا گیا تھا۔

جب ایک ہی راوی کے بارے میں ایک ہی محدث سے جرح اور تعدیل ثابت ہو تو اس کے تین حل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اول : جرح اور تعدیل باہم ٹکرا کر دونوں ساقط ہیں، لہٰذا دوسرے محدثین کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

دوم : جرح اور تعدیل میں سے جو بھی جمہور محدثین کی تحقیق اور گواہیوں کے موافق ہوگی اُسے قبول کیا جائے گا۔

سوم : خاص اور عام کی تفصیل تلاش کر کے تطبیق دی جائے گی۔

عبدالواحد بن زیاد البصری رحمہ اللہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہما کے راوی تھے اور انھیں ابن سعد، ابوزرعہ الرازی، ابوحاتم الرازی اور ابن حبان وغیرہم جمہور محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے، لہٰذا اُن پر یہاں جرح باطل اور مردود ہے۔

(۵) جالندھری قادیانی کی جرح سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث کو عبدالواحد بن زیاد کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے مختار بن فلفل سے بیان نہیں کیا، حالانکہ یہی حدیث اس مفہوم اور الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ امام عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ نے بھی مختار بن فلفل سے بیان کی ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۵۳/۱۱،ح: ۳۰۴۴۸، دوسرا نسخہ : ۳۲۲/۱۰ ح :۳۰۹۷۵،عوامہ والانسخہ :۱۶/ ۲۸۔ ۲۹ ح : ۳۱۰۹۷) مسند ابی یعلیٰ (۳۸/۷، ح: ۳۹۴۷) الامالی لابن بشران (۲۲۳ یا ۲۲۴)

صحیحین کے بنیادی راوی امام عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن الاودی الکوفی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: "ثِقَةٌ فَقِيهٌ عَابِدٌ" (تقریب التہذیب: ۳۲۰۷)

معلوم ہوا کہ عبدالواحد بن زیاد پر اس روایت میں اعتراض کرنا سرے سے باطل اور خیانت ہے۔

(۶) مختار بن فلفل القرشی المخزومی رحمہ اللہ (ثقہ تابعی) کے بارے میں جالندھری نے لکھا ہے:

"اسی طرح چوتھے راوی مختار بن فلفل کے متعلق لکھا ہے: "یخطئ کثیرا تکلم فیه سلیمان فعدہ وفی روایات المناکیر عن انس" (تہذیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التھذیب، جلد:۱۰،ص:۶۲ زیر نام مختار بن فلفل طبعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)
کہ یہ راوی روایات میں اکثر غلطی کرتا تھا۔ سلیمان نے کہا ہے یہ راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ناقابل قبول روایات بیان کرنے والوں میں سے ہے۔ چنانچہ روایت زیر بحث بھی اس راوی نے انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کی ہے لہٰذا محدثین کے نزدیک یہ روایت قابل انکار ہے اور حجت نہیں۔''

(القول المبین،ص:۵۶-۵۷)

الجواب : ......مختار بن فلفل رحمہ اللہ کو جمہور محدثین نے ثقہ و صدوق قرار دیا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱)ابو خالد الدقاق یزید بن الہیثم بن طہمان البادی نے کہا: ''سَمِعت یحیی وَذکر لَهُ حَدِیث الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلِ الَّذِي يَرْوِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي النَّبِيْذِ فَقَالَ : مُخْتَارٌ ثِقَةٌ''۔ میں نے یحییٰ (بن معین) سے سنا، اور اُن کے سامنے مختار بن فلفل کی حدیث کا ذکر کیا گیا، جو وہ انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے نبیذ کے بارے میں روایت کرتے تھے، تو انھوں نے فرمایا: مختار ثقہ ہیں۔ (کلام یحییٰ بن معین فی الرجال، روایۃ الدقاق:۲۹)

اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: مختار بن فلفل ثقہ ہیں۔ (کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم:۸/۳۱۰ وسندہ صحیح)

۲:......امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مختار بن فلفل کے بارے میں فرمایا: ''لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا، لَا أَعْلَمُ إِلاَّ خَيْرًا....'' میرے علم کے مطابق اُس (کی روایت) میں کوئی حرج نہیں ہے، میں اُس کے بارے میں صرف خیر ہی جانتا ہوں ...... (کتاب العلل ومعرفۃ الرجال، ج:۲،ص:۵۰۴ فقرہ:۳۳۲۱)

۳:......امام عبداللہ بن ادریس الکوفی نے فرمایا: ''سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ وَكَانَ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِيْنَ يُحَدِّثُنَا وَعَيْنَاهُ تَهْمَلَانِ'' میں نے مختار بن فلفل سے سنا، اور وہ بہترین مسلمانوں میں سے تھے، وہ ہمیں حدیث سناتے اور اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے تھے۔ (کتاب العلل ومعرفۃ الرجال، ج:۳،ص:۵۰۲ فقرہ: ۶۱۵۸ وسندہ حسن)

۴:......امام ابوالحسن العجلی نے فرمایا: "كُوفِيٌّ تَابِعِيٌّ ثِقَةٌ" (معرفۃ الثقات/ التاریخ :۲/ ۲۶۷ ت ۱۶۹۳)

۵:......امام یعقوب بن سفیان الفارسی نے مختار بن فلفل کے بارے میں فرمایا:

"وَهُوَ ثِقَةٌ كُوفِيٌّ" (کتاب المعرفۃ والتاریخ:۳/ ۱۵۱)

۶:......محمد بن عبداللہ بن عمار الموصلی نے فرمایا: "اَلْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ ثِقَةٌ، رَوَى عَنْهُ الْخَلْقُ" (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج:۶۰،ص:۱۳۶، وسندہ صحیح)

۷:......حافظ ابوحفص عمر بن شاہین نے کہا: "وَالْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلِ الَّذِي يَرْوِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثِقَةٌ" اور مختار بن فلفل جوانس بن مالک سے روایت کرتے تھے، ثقہ ہیں۔ (تاریخ اسماء الثقات: ۱۳۹۵)

۸:......مختار بن فلفل کی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کے بارے میں امام ترمذی نے فرمایا: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" (ح:۳۳۵۲، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ: لم یکن)

۹:......ابومحمد حسین بن مسعود البغوی نے مختار کی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کے بارے میں کہا:

"هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔" (شرح السنہ:۳/ ۵۰، ح:۵۷۹)

نیز دیکھئے الانوار فی شمائل النبی المختار للبغوی (۶۵)

۱۰:......سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مختار کی روایت کے بارے میں حاکم نیشاپوری نے فرمایا:

"هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ" (المستدرک:۳/ ۷۷، ح:۴۴۶۰)

۱۱:......حافظ ذہبی نے مختار بن فلفل کی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کو "صحیح" کہا۔ (تلخیص المستدرک:۳/ ۷۷، ح:۴۴۶۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا: "ثِقَةٌ"۔ (الکاشف: ۳/۱۱۲ ت: ۵۴۲۸)

۱۲:......امام ابن خزیمہ نے مختار عن انس کی روایات کو صحیح ابن خزیمہ میں بیان کر کے کوئی جرح نہیں کی، لہٰذا امام ابن خزیمہ کے نزدیک سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مختار بن فلفل کی روایات صحیح ہیں۔ دیکھئے: صحیح ابن خزیمہ (۱۶۰۲، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶......)

۱۳:......ابوعوانہ الاسفرائنی نے مختار بن فلفل سے صحیح ابی عوانہ میں روایات بیان کیں، مثلاً: دیکھئے: ج ا ص: ۸۲ (ح ۱۷۸) ج: ا ص: ۱۰۹ (ح: ۲۴۲) ج: ا ص: ۱۵۸ (ح: ۳۱۲)......

۱۴:......حافظ ضیاء المقدسی نے اپنی مشہور کتاب المختارہ میں مختار بن فلفل کی روایات درج کیں اور کوئی جرح نہیں کی، جو اُن کی طرف سے مختار کی توثیق ہے۔

دیکھئے الاحادیث المختارہ (ج: ۷، ص: ۲۰۴۔۲۰۶۔ ح: ۲۶۴۱۔۲۶۴۵)

۱۵:......امام مسلم نے مختار بن فلفل کی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بہت سی روایتوں کو صحیح مسلم میں درج کیا، یعنی انھیں صحیح قرار دیا۔

دیکھئے: صحیح مسلم (ح ۱۳۶ [ترقیم دارالسلام: ۳۵۱] ۱۹۶ [۴۸۳] ۴۰۰ [۸۹۴]......)

۱۶:......حافظ ابن الملقن نے مختار عن انس والی روایت کے بارے میں کہا: "هَـــذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ...." (البدر المنیر، ج: ۴، ص: ۲۹۲)

۱۷:......قاری ابوالخیر محمد بن محمد الدمشقی عرف ابن الجزری نے اپنی سند سے المختار بن فلفل عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ والی روایت بیان کر کے فرمایا: "هَـذَا حَـدِيْـثٌ صَـحِيْـحٌ...." (النشر فی القراءات العشر، ج: ا ص: ۱۹۶، طبع دارالکتاب العربی، بیروت لبنان)

۱۸:......احمد بن ابی بکر بن اسماعیل البوصیری (متوفی ۸۴۰ھ) نے مختار عن انس والی روایت کے بارے میں کہا: "هَـذَا إِسْـنَـادُ صَـحِيْـحٌ" (اتحاف الخیرۃ المہرۃ ج: ۵، ص: ۴۳۸، ح: ۵۱۱۹)

۱۹:......حافظ ابن حبان نے مختار عن انس والی روایات کو اپنی کتاب صحیح ابن حبان میں درج کر کے زبانِ عمل سے مختار کو ثقہ اور صحیح الحدیث قرار دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے: الاحسان (۶۲۱۰[دوسرا نسخہ: ۶۲۴۳]۶۴۴۷[۶۴۸۱])

معلوم ہوا کہ حافظ ابن حبان کی جرح منسوخ یا ساقط ہے، جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

۲۰:......مختار بن فلفل نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت بیان کی، جس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: "أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ"۔

اسے ابن ابی شیبہ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ (فتح الباری، ج: ۱۰، ص: ۴۸، تحت ح: ۵۵۸۸۔۵۵۸۹، باب ماجاء فی أن الخمر ما خامر العقل من الشراب)

اس عظیم الشان توثیق کے مقابلے میں بعض کی جرح کا جائزہ درج ذیل ہے:

- حافظ ابن حبان کا "يُخْطِيُّ كَثِيرًا" کہنا خود ان کی توثیق اور تصحیح سے معارض ہونے کی وجہ سے ساقط یا منسوخ ہے۔
- حافظ ابن حجر کا "صَدُوقٌ لَهُ أَوْهَامٌ" کہنا شدید جرح نہیں، بلکہ ایسا راوی اُن کے نزدیک حسن الحدیث ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ اُن کی جرح خود اُن کی تصحیح سے معارض ہوکر ساقط ہے۔

فائدہ:......جب ایک عالم کے دو متضاد اقوال ہوں اور اُن میں تطبیق و توفیق ممکن نہ ہو تو دونوں ساقط ہوجاتے ہیں۔

دیکھئے: میزان الاعتدال (ج:۲، ص: ۵۵۲ ترجمۃ: عبدالرحمٰن بن ثابت بن الصامت)

- ابوالفضل السلیمانی کی جرح دو وجہ سے مردود ہے:

اول:......یہ جمہور کی توثیق و تصحیح اور توثیقِ خاص کے خلاف ہے۔

دوم:......حافظ ابن حجر سے سلیمانی تک صحیح متصل سند نامعلوم ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مختار بن فلفل ثقہ و صدوق تھے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اُن کی بیان کردہ حدیث صحیح ہوتی ہے، لہٰذا اُن پر قادیانیوں کی جرح مردود ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ صرف ایک حدیث پر جرح کرنے میں اللہ دتا جالندھری قادیانی نے چھ (۶) خیانتیں کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷) امام بخاری اور امام مسلم نے عبداللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟)) قَالَ: ((فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ))

''میری اور مجھ سے پہلے انبیاء (علیہم السلام) کی مثال اُس آدمی کی طرح ہے جو حسین و جمیل گھر بنائے، سوائے ایک طرف کی ایک اینٹ کے، پھر لوگ اس کے اردگرد پھریں اور تعجب کرتے ہوئے کہیں: یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ نے فرمایا: بس میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النّبیین (آخری نبی) ہوں۔''

(صحیح بخاری: ۳۵۳۵، صحیح مسلم: ۲۲/۲۲۸۶، دارالسلام: ۵۹۶۱)

اسی صحیح حدیث پر جرح کرتے ہوئے اللہ دتا جالندھری نے لکھا ہے:

''اس حدیث کے دوسرے طریقہ میں عبداللہ بن دینار، مولیٰ عمر، اور ابو صالح الخوزی ضعیف ہیں۔ عبداللہ بن دینار کی روایت کو عُقیلی نے مخدوش قرار دیا ہے۔ (تہذیب التہذیب جلد: ۵ ص: ۱۷۷، طبعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان) اور ابو صالح الخوزی کو ابن معین ضعیف قرار دیتے ہیں۔ (تہذیب التہذیب، جلد: ۱۲، ص: ۱۴۵، طبعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان و میزان الاعتدال، جلد: ۳ ص: ۳۶۵ مطبع حیدرآباد)''

(القول المبین ص: ۵۳۔۵۴)

عبداللہ بن دینار مذکور کو امام احمد بن حنبل، ابن معین، ابوزرعہ الرازی، ابوحاتم الرازی، محمد بن سعد اور عجلی وغیرہم نے ثقہ کہا۔ (تہذیب التہذیب، ج: ۵ ص: ۱۷۷، دوسرا نسخہ، ج: ۵ ص: ۲۰۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان جمہور محدثین کے مقابلے میں محدث عقیلی کی جرح مردود ہے۔

حافظ ذہبی نے عبداللہ بن دینار کے بارے میں فرمایا: ''أَحَدُ الْأَئِمَّةِ الْأَثْبَاتِ'' وہ ثقہ اماموں میں سے ایک تھے۔ (میزان الاعتدال: ج:۲،ص: ۴۱۷)

حافظ ذہبی نے ''صح'' کے ساتھ اپنے نزدیک اُن کی توثیق کو راجح اور جرح کو مردود قرار دے کر فرمایا: ''فَلَا یُلْتَفَتُ إِلَی فِعْلِ الْعُقَیْلِيِّ فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حُجَّةٌ بِالْإِجْمَاعِ....'' پس عقیلی کی حرکت کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ عبداللہ بالاجماع (روایتِ حدیث میں) حجت ہیں۔ (میزان الاعتدال، ج:۲،ص: ۴۱۷ ت ۴۲۹۷)

(۸) ابو صالح کے بارے میں قادیانی نے عجیب حرکت کی۔ سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ وغیرہما کے ایک ضعیف راوی ابو صالح الخوزی پر جرح نقل کر دی، حالانکہ ہماری بیان کردہ حدیث میں الخوزی راوی نہیں، بلکہ ابو صالح السمان ہیں۔

دیکھئے: صحیح مسلم (ترقیم دارالسلام: ۵۹۶۱) اور مسند الامام احمد (ج:۲،ص: ۳۹۸ ح: ۹۱۶۷) ابو صالح السمان ذکوان الزیات ثقہ ثبت تھے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۱۸۴۱)

ثقہ راوی کو ضعیف سے بدل دینا بہت بڑی خیانت ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ابو صالح کے علاوہ دوسرے راویوں نے بھی بیان کی ہے۔ مثلاً:

(۱) ہمام بن منبہ (الصحیفۃ الصحیحۃ لھمام بن منبہ: ۲، صحیح مسلم، دارالسلام: ۵۹۶۰)

(۲) عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج (صحیح مسلم: ۲۲۸۷، مسند الحمیدی بتحقیقی: ۱۰۴۳، مسند احمد: ۲/۲۴۴)

(۳) موسیٰ بن یسار (مسند احمد: ۲/۲۵۶ وسندہ صحیح)

یاد رہے کہ یہی حدیث اس مفہوم کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی بیان کی ہے:

(۱) سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ

(۲) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں ذکر کردہ مثال کا یہ مطلب ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا، لہٰذا اس حدیث میں آپ کی ہتک نہیں بلکہ عزت اور شان ہے۔

(۹) سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((وَأَنَا الْعَاقِبُ)) ''اور میں عاقب (سب کے اخیر میں آنے والا) ہوں۔'' (صحیح بخاری: ۳۵۳۲، ۴۸۹۶، صحیح مسلم: ۲۳۵۴)

اس حدیث کے راوی امام معمر بن راشد نے فرمایا کہ میں نے (امام) زہری سے پوچھا: العاقب کسے کہتے ہیں؟ اُنھوں نے فرمایا: ''اَلَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ''، جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (صحیح مسلم ترقیم دارالسلام: ۶۱۰۷)

اس حدیث پر جرح کرتے ہوئے قادیانی نے لکھا ہے:

''یہ روایت قابل حجت نہیں۔ کیونکہ اس کا ایک راوی سفیان بن عیینہ ہے جس نے یہ روایت زہری سے لی ہے۔ سفیان بن عیینہ کے متعلق لکھا ہے:

''کان یدلس قال احمد یخطئ فی نحو من عشرین حدیثًا عن الزهری عن یحیی بن سعید القطان قال اشهد ان سفیان بن عیینه اختلط سنة سبع وتسعین ومائة فمن سمع منه فیها فسماعه لاشیء'' (میزان الاعتدال، جلد: ۲، ص: ۱۷۰، زیر نام سفیان بن عیینہ دارالفکر العربی)

یعنی یہ راوی تدلیس کیا کرتا تھا۔ امام احمد کہتے ہیں کہ زہری سے قریباً بیس روایات میں اس نے غلطی کی (یہ عاقب والی روایت بھی اس نے زہری سے لی ہے) یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ سفیان بن عیینہ کے حواس ۱۹۷ھ میں بجا نہ رہے تھے۔ پس جس نے اس سال (یا اس کے بعد) اس سے روایت لی ہے وہ بے حقیقت ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(القول المبین ص: ۵۷۔۵۸)

عرض ہے کہ مسند الحمیدی (بتحقیقی: ۵۵۵) وغیرہ میں سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے سماع کی تصریح موجود ہے، لہٰذا یہاں تدلیس کا اعتراض باطل ہے۔

حافظ ذہبی نے بتایا کہ غالب ظن یہ ہے کہ کتبِ ستہ کے مصنفین کے اساتذہ نے سفیان بن عیینہ سے ۱۹۷ھ سے پہلے احادیث سنی تھیں۔ دیکھئے: میزان الاعتدال (۲/۱۷۱)

یعنی زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم عرف ابن راہویہ اور حمیدی وغیرہم کا سفیان بن عیینہ سے سماع اختلاط سے پہلے کا ہے، لہٰذا یہاں اختلاط کا الزام مردود ہے۔

امام سفیان بن عیینہ کے علاوہ یہی حدیث درج ذیل راویوں نے بھی امام زہری سے سنی ہے:

(۱) شعیب بن ابی حمزہ (صحیح بخاری: ۴۸۹۶)

(۲) مالک بن انس (صحیح مسلم: ۳۵۳۲)

(۳) معمر بن راشد (صحیح مسلم، دارالسلام: ۶۱۰۷)

(۴) یونس بن یزید الایلی (صحیح مسلم، دارالسلام: ۶۱۰۶) وغیرہم۔

لہٰذا امام سفیان بن عیینہ پر قادیانی کا اعتراض سرے سے مردود بلکہ خیانت ہے۔

(۱۰) اللہ دتا جالندھری قادیانی نے لکھا ہے:

''اس روایت کے دوسرے راوی زہری کے متعلق بھی لکھا ہے۔ ''کان یدلس فی النادر''۔ (میزان الاعتدال، جلد: ۴ زیر نام محمد بن مسلم الزہری دارالفکر العربی وانوار محمدی جلد: ۲، ص: ۴۴۸)

کہ راوی کبھی کبھی تدلیس بھی کرتا تھا۔ پس اس روایت میں بھی اس راوی نے ازراہ تدلیس ''والعاقب الذی لیس بعدہ نبی'' کے الفاظ بڑھا دیے۔

(القول المبین، ص: ۵۸)

عرض ہے کہ صحیح بخاری میں امام ابن شہاب الزہری کی اس حدیث میں سماع کی تصریح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے۔ (کتاب التفسیر، سورۃ الصّف، ح:۴۸۹۶)

لہٰذا یہاں تدلیس کا اعتراض مردود ہے۔

دوسرے یہ کہ "والعاقب الذی لیس بعدہ نبیٌّ"، یعنی العاقب اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، کے الفاظ امام زہری نے ایک سوال کے جواب میں حدیث کی تشریح کے طور پر فرمائے تھے اور راویٔ حدیث کی تشریح بعد میں آنے والے تمام لوگوں کے مقابلے میں راجح ہے، بلکہ یہ تشریح قرآن و حدیث کی موافقت اور سلف صالحین کے متفقہ فہم ہونے کی وجہ سے حجت ہے۔

(۱۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ)) "میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔"

اس حدیث کو سنن ابن ماجہ سے نقل کر کے قادیانی نے دو راویوں عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی اور اسماعیل بن رافع ابو رافع پر جرح کی ہے۔ دیکھئے: القول المبین (ص:۵۹)

عرض ہے کہ امام ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۷ھ) نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ، ثنا ضَمْرَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ....((وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ....))"

ہمیں ابو عمیر (عیسیٰ بن محمد بن اسحاق النحاس الرملی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے ضمرہ (بن ربیعہ) سے، انھوں نے یحییٰ بن ابی عمرو السیبانی سے، انھوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے، انھوں نے ابو امامہ الباہلی (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا......آپ نے فرمایا: "اور میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔"

(کتاب السنہ لابن ابی عاصم: ۳۹۱ وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ: ۴۰۰)

اس حدیث کی سند حسن لذاتہ ہے اور راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) ابوعمیر النحاس : ثقة فاضل۔ (تقریب التہذیب :۵۳۲۱)

(۲) ضمرہ بن ربیعہ کو امام ابن معین اور جمہور محدثین کرام نے ثقہ وصدوق قرار دیا، لہٰذا وہ حسن الحدیث تھے۔

(۳) یحییٰ بن ابی عمرو السیبانی : ثقة۔ إلخ۔ (تقریب التہذیب :۷۶۱۶)

(۴) عمرو بن عبداللہ کو امام عجلی اور حافظ ابن حبان وغیرہما نے ثقہ اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے، لہٰذا وہ ثقہ تھے۔

(۵) ابوامامہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی تھے۔

ہماری اس روایت میں وہ راوی ہی نہیں جن پر قادیانی نے جرح کر رکھی ہے، لہٰذا یہ جرح مردود ہے۔

(۱۲) ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان القرشی المدنی رحمہ اللہ (تبع تابعی) کو امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور ابو حاتم الرازی وغیرہم نے ثقہ کہا، بلکہ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ انھیں کہتے تھے۔ (کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم :۵/۴۹ وسندہ حسن)

امام ربیعہ نے امام ابوالزناد پر ذاتی دشمنی کی وجہ سے جرح کی تھی، جسے قادیانی نے درج ذیل الفاظ میں نقل کیا ہے:

> ''ابوالزناد کے متعلق ربیعہ کا قول ہے کہ ''لیس بثقةٍ ولا رضی'' (میزان الاعتدال، جلد:۳، ص:۱۳۲ زیر نام عبداللہ بن ذکوان دارالفکر العربی) کہ یہ راوی نہ ثقہ ہے اور نہ پسندیدہ۔ پس یہ روایت قابل استناد نہیں رہی۔''

(القول المبین، ص:۶۷)

عرض ہے کہ میزان الاعتدال کے اسی مقام پر ربیعہ رحمہ اللہ کے مذکورہ قول کے فوراً بعد حافظ ذہبی نے لکھا ہے: ''قُلْتُ : لَا يُسْمَعُ قَوْلُ رَبِيْعَةَ فِيْهِ فَإِنَّهُ كَانَ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ ظَاهِرَةٌ'' میں نے کہا: اُن کے بارے میں ربیعہ کا قول قابل سماعت نہیں، کیونکہ دونوں کے درمیان واضح دشمنی تھی۔ (میزان الاعتدال، ج۲، ص:۴۱۸ ت:۴۳۰۱، دوسرا نسخہ ج:۴، ص:۹۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ مقام پر حافظ ذہبی کے ضروری تبصرے کو چھپانا خیانت اور ایک دو کے شاذ اقوال کو جمہور کے مقابلے میں پیش کرنا باطل و مردود ہے۔

(۱۳) سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک صحیح حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری اُمت کے کچھ قبائل مشرکوں کے ساتھ مل نہ جائیں اور حتی کہ وہ اَوثان (بتوں) کی عبادت کریں گے، اور میری اُمت میں تیس (۳۰) کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے اور (یادرکھو) میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' (سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء لاتقوم الساعة حتی یخرج کذابون ح: ۲۲۱۹ وقال: ھذا حدیث صحیح)

اس حدیث کو حافظ ابن حبان نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے، یعنی اسے صحیح قرار دیا ہے۔
(الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان: ۷۱۹۴، دوسرا نسخہ: ۷۲۳۸)

اس صحیح حدیث پر جرح کرتے ہوئے اللہ دتا قادیانی نے لکھا ہے:

''(ب) تیس دجالوں والی حدیث کو ترمذی نے جس طریقہ سے نقل کیا ہے اس کو اسناد میں ابو قلابہ اور ثوبان دوراوی نا قابل اعتبار ہیں ابو قلابہ کے متعلق تو لکھا ہے کہ:''لیس ابو قلابة من فقھاء التابعین وھو عند الناس معدودٌ فی البلہ انہ مدلسٌ عمن لحقھم وعلمن لم یلحقھم'' (میزان الاعتدال زیر نام عبداللہ بن زید بن عمرو الجرمی البصری دارالفکر العربی۔ نیز تہذیب التھذیب، جلد: ۵، ص: ۱۹۹ عبدالتواب اکیڈمی ملتان) کہ ابو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلابہ فقہاء میں سے نہ تھا بلکہ وہ ابلہ مشہور تھا اور جو اسے ملا اس کے بارے میں جو اسے نہیں ملا اس کے بارے میں وہ تدلیس کیا کرتا تھا۔"

(القول المبین، ص: ٦٧)

امام ابو قلابہ عبداللہ بن زید الجرمی کو ابن سعد، عجلی اور ابن حبان (ذکرہ فی کتاب الثقات ٥/٢) وغیرہم نے ثقہ قرار دیا ہے، بلکہ حافظ ابن عبدالبر نے فرمایا: "أَجْمَعُوْا عَلٰی أَنَّهُ مِنْ ثِقَاتِ الْعُلَمَاءِ" اس پر اجماع ہے کہ وہ ثقہ علماء میں سے ہیں۔ (کتاب الاستغناء فی معرفة المشهورین من حملة العلم بالكنٰی لابن عبدالبر: ٢/٨٩٥۔ ٨٩٦ ت: ١٠٦٣، واللفظ له، كتاب الاستغناء فی اسماء المشهورين بالكنٰی من حملة الحديث، تاليف ابن عبدالبر تلخيص محمد بن ابی الفتح البعلی، مصوره من المخطوط، ص: ٩٣)

اس اجماع کے مقابلے میں ابن التین شارح البخاری (متوفی ٦١١ھ) نے بغیر سند کے اپنی وفات سے دو سو آٹھ (٢٠٨) سال پہلے فوت ہو جانے والے ابو الحسن علی بن محمد القابسی (متوفی ٤٠٣ھ) سے جو جرح (بلکہ وہ ابلہ مشہور تھا) نقل کی ہے، دو وجہ سے مردود ہے:

اول: یہ بے سند ہونے کی وجہ سے ثابت نہیں، لہٰذا مردود ہے۔

دوم: امام ابو قلابہ کے شاگرد رشید امام ایوب السختیانی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"كَانَ وَاللّٰهِ أَبُوْ قِلَابَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَلْبَابِ"

"اللہ کی قسم! ابو قلابہ عقل مند فقہاء میں سے تھے۔" (كتاب الجرح والتعديل: ٥/٥٨ وسنده صحيح)

تنبیہ:......ابن التین کی مذکورہ بے سند جرح میزان الاعتدال میں نہیں ملی، لہٰذا اس سلسلے میں میزان کا حوالہ محض وہم اور غلط ہے۔ رہا ابو قلابہ کی روایت پر حافظ ذہبی کی طرف سے تدلیس کا اعتراض تو یہ دو وجہ سے مردود ہے:

اول: حافظ ذہبی سے زیادہ بڑے امام اور متقدم محدث ابو حاتم الرازی نے ابو قلابہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں فرمایا: "لَا یُعْرَفُ لَهُ تَدْلِیْسٌ" اور اُن کا تدلیس کرنا معروف (معلوم) نہیں۔ (کتاب الجرح والتعدیل: ۵/ ۵۸)

دوم: حافظ ذہبی کا یہ کہنا کہ "إِلَّا أَنَّهُ یُدَلِّسُ عَمَّنْ لَحِقَهُمْ وَعَمَّنْ لَمْ یَلْحَقْهُمْ....."

مگر وہ تدلیس کرتے تھے، اُن سے جن سے اُن کی ملاقات ہوئی تھی اور اُن سے (بھی تدلیس کرتے تھے) جن سے ملاقات نہیں ہوئی ...... (میزان الاعتدال: ۲/ ۴۲۶)

اس بات کی دلیل ہے کہ حافظ ذہبی تدلیس اور ارسال میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے اور یہ اصولِ حدیث کے عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے کہ تدلیس اور ارسال میں فرق ہے جن سے ملاقات نہ ہو، اُن سے روایت مرسل ہوتی ہے، نہ کہ تدلیس والی روایت، لہٰذا حافظ ذہبی کا ابوقلابہ رحمہ اللہ پر تدلیس کا الزام غلط ہے۔

تنبیہ: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ پر جرح کا جواب متصل بعد آرہا ہے۔ دیکھئے فقرہ نمبر: ۱۴۔

(۱۴) اللہ دتا قادیانی نے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ پر جرح کرتے ہوئے لکھا ہے:

> "اسی طرح ثوبان کے متعلق ازدی کا قول ہے کہ "یتکلمون فیه" (میزان الاعتدال، جلد:۱، ص:۳۷۳ زیر نام ثوبان اور دارالفکر العربی) کہ اس راوی کی صحت میں اہل علم کو کلام ہے۔"

(القول المبین، ص: ۶۷)

عرض ہے کہ جس ثوبان پر بقول ازدی (اہل علم کو) کلام ہے، اس کا نام ثوبان بن سعید ہے جس سے ابو حاتم الرازی نے عبادان (ایک شہر) میں ۲۴۵ھ میں حدیثیں لکھی تھیں اور ابوزرعہ (الرازی) نے فرمایا: "لَا بَأْسَ بِهِ" اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔ دیکھئے: لسان المیزان (ج:۲، ص: ۸۵) اور کتاب الجرح والتعدیل (ج:۲، ص: ۴۷۰)

ابو زرعہ الرازی کے مقابلے میں ازدی (بذاتِ خود ضعیف و مجروح) کی جرح مردود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، تاہم عرض ہے کہ سنن ترمذی وغیرہ میں ثوبان (رضی اللہ عنہ) سے اس حدیث کے راوی ابو اسماء عمرو بن مرثد الرجبی ہیں جو عبدالملک (بن مروان) کی حکومت کے زمانے میں فوت ہوگئے تھے۔ (دیکھئے: تقریب التہذیب: ۵۱۰۹)

عبدالملک بن مروان بن الحکم الاموی ۸۶ ہجری میں مرا تھا، تو کیا قادیانی علم الکلام کے مطابق ابو اسماء الرجبی اپنی وفات کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر تیسری صدی ہجری، یعنی ۲۴۵ ھ میں ایک محدث کے پاس پڑھنے کے لیے آگئے تھے؟!

حدیثِ مذکور میں ازدی والا ثوبان بن سعید راوی نہیں، بلکہ ۵۴ ہجری میں فوت ہونے والے مشہور صحابی سیدنا ثوبان بن بجدد الہاشمی رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ ہیں، جیسا کہ تہذیب الکمال اور کتب الاطراف وغیرہ سے صاف ظاہر ہے۔

تنبیہ:...... سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ پر عبدالرحمٰن خادم قادیانی نے بھی اللہ دتا والی جرح کی ہے کہ ''ازدی کا قول ہے...... اس راوی کی صحت میں کلام ہے۔'' (پاکٹ بک، ص: ۳۱۲)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ علم اسماء الرجال اور علم حدیث سے قادیانی حضرات بالکل کورے اور جاہل ہیں، بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر حملہ کرنے سے بھی نہیں چوکتے، مثلاً: مرزا غلام احمد قادیانی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے:

> ''اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درائیت عمدہ نہیں تھی۔ عیسائیوں کے اقوال سن کر جو اردگرد رہتے تھے۔ پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا لیکن جب حضرت ابوبکر نے......''

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول مسیح صفحہ ۱۸ مندرجہ روحانی خزائن، ج: ۱۹، ص: ۱۲۶-۱۲۷)

اس عبارت میں مرزا نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی توہین کی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جھوٹ بولا ہے۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی وفات کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوئے مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''معلوم ہوتا ہے کہ اس اجماع سے پہلے جو تمام انبیاء علیہم السلام کی وفات پر ہوا بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا وہ بھی اس عقیدہ سے بے خبر تھے کہ کل انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔'' الخ

(قادیانی روحانی خزائن، ج:۲۱ص: ۲۸۵)

صحابہ کرام کو غبی، نادان اور اسلامی عقیدے سے بے خبر کہنے والا بذاتِ خود بڑا کذاب اور دجال ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اے اللہ! اپنے اس بندے (ابو ہریرہ) اور اس کی ماں کو مومنوں کا محبوب بنا دے۔'' الخ (صحیح مسلم: ۲۴۹۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر مومن جو میرے بارے میں سن لیتا ہے تو بغیر دیکھے ہی مجھ سے محبت کرتا ہے۔ (ایضاً ملخصا)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جن صحابہ سے حدیث پوچھتے تھے اُن میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ (دیکھئے: صحیح بخاری: ۵۹۴۶)

سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو (حجۃ الوداع میں) منادی کرنے والا مقرر کر کے بھیجا تھا۔ (صحیح بخاری: ۳۶۹)

ایک دفعہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان کی تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ'' ابو ہریرہ نے سچ کہا ہے۔

(طبقات ابن سعد: ۳۳۲/۴ وسندہ صحیح)

حافظ ذہبی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

''الإِمَامُ، الفَقِيهُ، المُجْتَهِدُ، الحَافِظُ، صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ....''

(سیر اعلام النبلاء، ج:۲ص: ۵۷۸)

ایسے جلیل القدر فقیہ مجتہد صحابی کو ''غبی، کم سمجھ، نادان اور اچھی درایت نہ رکھنے والا'' کہنے والا شخص بہت بڑا شیطان اور دجال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! ہمارے دلوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت سے بھر دے اور اس میں مزید اضافہ فرما۔ آمین

فائدہ :......نبوت کا دعویٰ کرنے والے تیس کذابوں والی حدیث سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کے علاوہ درج ذیل صحابہ سے بھی ثابت ہے:

(۱) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری: ۲۶۰۹)

(۲) سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (صحیح ابن خزیمہ: ۱۳۹۷، صحیح ابن حبان، الاحسان: ۲۸۴۵، دوسرا نسخہ: ۲۸۵۶، وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین: ۱/۳۳۰، ح: ۱۲۳۰، ووافقہ الذھبی وسندہ حسن، ثعلبہ بن عباد لیس بمجھول بل وثقہ ابن خزیمۃ والترمذی وابن حبان وغیرھم وأخطأمن ضعفہ)

(۱۵) جالندھری نے لکھا ہے:

”ترمذی کے دوسرے طریقہ میں عبدالرزاق بن ہمام اور معمر بن راشد دو راوی ضعیف ہیں۔

عبدالرزاق بن ہمام تو شیعہ تھا۔ قال النسائی فیہ نظرٌ، قال العباس لعنبری....انہ لکذابٌ والواقدی اصدق منہ۔ کان عبدالرزاق کذابا یسرق الحدیث“ (تہذیب التہذیب، جلد: ۶ ص: ۲۷۸ زیرنام عبدالرزاق بن ہمام عبدالتواب اکیڈمی ملتان) کہ نسائی کے نزدیک وہ قابل اعتبار نہیں اور عباس عنبری کہتے ہیں کہ وہ کذاب تھا اور واقدی سے بھی زیادہ جھوٹا تھا۔ یہ شخص کذاب تھا اور حدیث چوری کیا کرتا تھا۔“

(القول المبین ص: ۶۷۔۶۸)

امام عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی الیمنی رحمہ اللہ کو امام یحییٰ بن معین، عجلی، یعقوب بن شیبہ، ابن حبان، ابن شاہین، دارقطنی، بیہقی اور جمہور محدثین نے ثقہ وصدوق قرار دیا۔ دیکھئے: میری کتاب: تحقیقی، اصلاحی اور علمی مقالات (ج: ۱ ص: ۴۰۴۔۴۰۸)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جمہور کے مقابلے میں عباس بن عبدالعظیم سے کذاب والی جو جرح مروی ہے۔
(الضعفاء للعقیلی :۳/ ۱۰۹، الکامل لابن عدی: ۵/ ۱۹۴۸، دوسرا نسخہ: ۶/ ۵۳۸) اسے حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب (ج:۶ص:۲۸۱) میں بغیر کسی سند کے نقل کیا ہے، عقیلی اور ابن عدی والی سند میں محمد بن احمد بن حماد الدولابی بذاتِ خود قولِ راجح میں ضعیف راوی ہے۔
(وَأَخْطَأَمَنْ زَعَمَ خِلَافَه) لہٰذا یہ جرح عباس مذکور سے ثابت ہی نہیں ہے۔

حدیث چوری کرنے والی جرح کا راوی ابوعبداللہ البلخی حسین بن محمد بن خسرو بذاتِ خود ضعیف تھا، لہٰذا یہ جرح بھی غیر ثابت ومردود ہے۔

امام نسائی نے فرمایا: "فِيْهِ نَظَرٌ لِمَنْ كَتَبَ عَنْهُ بِآخِرَةٍ"
جس نے اُن سے آخر دور میں لکھا ہے اُس میں ظر ہے۔ (کتاب الضعفاء:۳۷۹)

یعنی اس جرح کا تعلق اختلاط سے ہے اور ترمذی والی روایت میں اختلاط کا نام ونشان نہیں، اسے عبدالرزاق سے محمود بن غیلان نے روایت کیا ہے۔ (سنن الترمذی:۲۲۱۸، وقال: ہذا حدیث حسن صحیح)

محمود بن غیلان کی عبدالرزاق بن ہمام سے روایت اختلاط سے پہلے کی ہے، جس کی دلیل یہ ہے:

بخاری اور مسلم نے محمود سے عبدالرزاق کی روایات صحیحین میں بیان کیں اور کسی محدث نے محمود عن عبدالرزاق کی روایات پر جرح نہیں کی۔

تیس دجالوں والی روایت امام عبدالرزاق سے امام احمد بن حنبل نے بھی بیان کی۔
(دیکھئے: مسند احمد: ۲/ ۳۱۳، ح: ۸۱۳۷)

اور محدث اَبناسی نے فرمایا:
"وَمِمَّنْ سَمِعَ مِنْهُ قَبْلَ الْإِخْتِلَاطِ أَحْمَدُ وَإِسْحَاق ابْنُ رَاهَوَيْه وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِي وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْن وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَراحِ فِي آخَرِيْنَ...."
اُن کے اختلاط سے پہلے احمد (بن حنبل) اسحاق بن راہویہ، علی بن المدینی، یحیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن معین، وکیع بن الجراح اور دوسرے لوگوں نے سنا ہے۔ الخ

(الكواكب النيرات فى معرفة من اختلط من الرواة الثقات لابن الكيال، ص:٥٣)

لہٰذا یہاں اختلاط کا الزام سرے سے باطل ہے۔

تنبیہ:......عبدالرزاق کی بیان کردہ روایت اُن کی پیدائش سے بہت عرصہ پہلے لکھے جانے والے الصحیفۃ الصحیحہ للامام ہمام ابن منبہ (ح ۲۴) میں بھی موجود ہے۔ والحمد للہ

جمہور کے نزدیک ثقہ وصدوق راوی پر شیعہ وغیرہ کے الفاظ والی جرح بھی مردود ہوتی ہے۔ دیکھئے میری کتاب: علمی مقالات (ج:۱،ص:۴۰۹۔۴۱۱)

(۱۶) امام معمر بن راشد الازدی البصری الیمنی رحمہ اللہ کو قادیانی کا ضعیف کہنا بھی باطل ہے۔ معمر بن راشد کو امام یحییٰ بن معین، عجلی، یعقوب بن شیبہ، نسائی، ابن حبان اور جمہور محدثین نے ثقہ وصدوق قرار دیا۔

دیکھئے: حافظ مزی کی کتاب: تہذیب الکمال (ج:۷،ص:۱۸۱۔۱۸۳)

بخاری اور مسلم نے صحیحین کے اُصول میں اُن سے حدیثیں بیان کیں، لہٰذا ایسے راوی پر بعض کی جرح مردود ہوتی ہے۔

(۱۷) جالندھری قادیانی نے کہا:

> ''ان کے علاوہ سلیمان بن حرب اور محمد بن عیسیٰ بھی ضعیف ہیں۔ سلیمان بن حرب کے متعلق خود ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ راوی ایک حدیث کو پہلے ایک طرح بیان کرتا تھا لیکن جب کبھی دوسری دفعہ اسی حدیث کو بیان کرتا تو پہلی سے مختلف ہوتی تھی اور خطیب کہتے ہیں کہ یہ شخص روایت کے الفاظ میں تبدیلی کر دیا کرتا تھا۔'' (تہذیب التہذیب، جلد:۴،ص: ۱۵۷۔ زیر نام سلیمان بن حرب عبدالتواب اکیڈمی ملتان)''

(القول المبین،ص:۶۸)

عرض ہے کہ صحیحین کے بنیادی راوی امام سلیمان بن حرب البصری رحمہ اللہ کو یعقوب بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیبہ، نسائی، ابن سعد، ابن حبان اور جمہور محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے۔

دیکھئے: تہذیب التہذیب (ج:۴،ص:۱۵۸)

اس توثیق کو چھپا کر قادیانی نے کتمانِ حق کیا ہے۔

امام سلیمان بن حرب پر امام ابوداود کی طرف منسوب جرح ابو عبید الآجری کی وجہ سے ثابت نہیں، وجہ یہ ہے کہ یہ آجری بذاتِ خود مجہول تھا۔

خطیب بغدادی کا روایت بالمعنیٰ والی جرح کرنا دو وجہ سے مردود ہے:

اول: یہ جمہور کی توثیق کے خلاف ہے۔

دوم: روایت بالمعنیٰ جرم نہیں بلکہ جائز ہے، بشرطیکہ راوی ثقہ وصدوق ہو اور کی روایت میں کوئی علتِ قادحہ یا شذوذ ثابت نہ ہو۔ یاد رہے کہ اس روایت میں امام سلیمان بن حرب رحمہ اللہ منفرد نہیں بلکہ دوسرے ثقہ راویوں نے بھی یہی روایت بیان کی ہے۔ دیکھئے: فقرہ:۱۸۔

تنبیہ: محمد بن عیسیٰ بن نجیح رحمہ اللہ کو ابو حاتم الرازی اور ابن حبان وغیرہم نے ثقہ قرار دیا ہے اور میرے علم کے مطابق کسی نے بھی اُن پر جرح نہیں کی، لہٰذا اُنھیں ضعیف کہنا باطل اور مردود ہے۔

(۱۸) قادیانی نے کہا:

''محمد بن عیسیٰ کے متعلق خود ابوداود کہتے ہیں: ''ربما یدلس'' (تہذیب التہذیب، جلد:۹،ص: ۳۴۸ زیر نام محمد بن عیسیٰ عبدالتواب اکیڈمی ملتان) کہ کبھی کبھی تدلیس کر لیا کرتا تھا۔''

(القول المبین، ص:۶۸)

عرض ہے کہ روایتِ مذکورہ میں ابو جعفر محمد بن عیسیٰ بن نجیح البغدادی ابن الطباع نے ''حَدَّثَنَا'' کہہ کر سماع کی تصریح کر دی ہے، لہٰذا یہاں تدلیس کا اعتراض کرنا خیانت ہے۔

دوسرے یہ کہ یہی روایت امام حماد بن زید سے محمد بن عیسیٰ کے علاوہ درج ذیل راویوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے بھی بیان کیا ہے:

(۱) سلیمان بن حرب (سنن ابی داؤد: ۴۲۵۲)

(۲) قتیبہ بن سعید (سنن ترمذی: ۲۲۱۹)

(۳) حجاج بن منہال الانماطی (دلائل النبوۃ للبیہقی: ۶/ ۵۲۷) وغیرہم۔

(۱۹) اللہ دتا قادیانی جالندھری نے لکھا ہے:

''ابوداؤد کے دوسرے طریقہ میں عبدالعزیز بن محمد اور العلاء بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں۔ عبدالعزیز بن محمد کو امام احمد بن حنبل نے خطا کار۔ ابوزرعہ نے "سیئی الحفظ" اور نسائی نے کہا ہے کہ ''لیس بالقوی'' (قوی نہیں) ابن سعد کے نزدیک ''کثیر الغلط'' تھا۔ (تہذیب التہذیب، جلد:۶، ص:۳۱۵ زیر نام عبدالعزیز بن محمد عبدالتواب اکیڈمی ملتان)۔''

(القول المبین، ص: ۶۸)

عرض ہے کہ امام عبدالعزیز بن محمد الدراوردی رحمہ اللہ کو امام یحییٰ بن معین، عجلی، امام مالک اور جمہور محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے۔ دیکھئے: تہذیب التہذیب (ج:۶، ص: ۳۱۵۔ ۳۱۶، دوسرا نسخہ ج:۶، ص:۳۵۴۔۳۵۵) اور ہمارا رسالہ ماہنامہ الحدیث حضرو (۶۹، ص: ۳۷۔۴۴)

لہٰذا اُن پر بعض علماء کی جرح مرجوح اور غلط ہے۔

دوسرا یہ کہ امام احمد اور امام نسائی دونوں سے عبدالعزیز کی توثیق بھی مروی ہے اور ابن سعد نے انھیں ثقہ بھی لکھا ہے، لہٰذا جمہور علماء کی توثیق کے مقابلے میں یہ تین اقوال پیش نہیں کیے جاسکے۔ تیسرا یہ کہ سنن ابی داؤد (۴۳۳۳) والی یہی حدیث درج ذیل اماموں نے بھی العلاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب رحمہ اللہ سے بیان کی ہے:

(۱) شعبہ بن الحجاج (مسند احمد، ج:۲، ص: ۴۵۷، ح: ۹۸۹۷)

(۲) اسماعیل بن جعفر بن ابی کثیر (مسند ابی یعلیٰ الموصلی، ج:۱۱، ص:۳۹۴، ح:۶۵۱۱)

(۲۰) العلاء بن عبدالرحمٰن کے بارے میں قادیانی معترض نے لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اسی طرح ابوداؤد والی روایت کا دوسرا راوی العلاء بن عبدالرحمٰن بھی ضعیف ہے کیونکہ اس کے متعلق ابن معین کہتے ہیں :''ھٰؤلاء الاربعة لیس حدیثھم حجةً۔(۱) سہل بن ابی صالح ۔(۲) العلاء بن عبدالرحمٰن ۔(۳) عاصم بن عبید اللہ۔ (۴) ابن عقیل ۔(تہذیب التہذیب،جلد: ۶،ص: ۱۳۔ ۱۵)ان چاروں کی حدیث حجت نہیں ہے۔ پس جہاں تک راویوں کا تعلق ہے یہ روایت قابل استناد نہیں۔''

(القول المبین ،ص: ۶۸۔۶۹)

عرض ہے کہ علاء بن عبدالرحمٰن کے حالات تہذیب التہذیب کی آٹھویں جلد میں ہیں۔ انھیں امام احمد بن حنبل، ابن حبان، ابن سعد، ترمذی اور جمہور محدثین نے ثقہ قرار دیا۔(دیکھئے: تہذیب التہذیب، ج: ۸،ص: ۱۶۶۔۱۶۷)

لہٰذا اُن پر جرح مردود ہے۔

امام ابن معین نے ایک قول میں علاء بن عبدالرحمٰن کو ''لَیْسَ بِهِ بَأْسٌ'' کہا۔(تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: ۶۲۳، اور تہذیب التہذیب، ج: ۸،ص: ۱۶۶)

لہٰذا اُن کا علاء کو ضعیف کہنا مطلقاً نہیں، بلکہ سعید المقبری کے مقابلے میں ہے۔ دیکھئے: تہذیب التہذیب (ج: ۸،ص: ۱۶۷)

اور اگر کوئی شخص اسے مطلق سمجھتا ہے تو یہ قول جمہور کے خلاف ہونے اور بذاتِ خود توثیق سے معارض ومتناقض ہونے کی وجہ سے مرجوح وغلط ہے۔

فائدہ: ......امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا: ''إِذَا قُلْتُ : لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَهُوَ ثِقَةٌ'' جب میں لیس به بأس کہوں تو وہ (راوی) ثقہ ہوتا ہے۔(التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمه،ص: ۵۹۲،فقرہ: ۱۴۳۲، الکفایه للخطیب البغدادی،ص: ۲۲ وسندہ صحیح)

قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہما کی صحیح احادیث پر جرح کرتے ہوئے اللہ دتا قادیانی جالندھری نے کتنی خیانتیں کی ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دینے کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کوشش کی ہے، حالانکہ یہ احادیث بلا شک وشبہ صحیح اور حجت ہیں۔ والحمد للہ۔

رہ گیا مسئلہ آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ صحیحہ کے بارے میں قادیانیوں کی باطنی تحریفاتِ معنویہ تو یہ سلف صالحین کے متفقہ فہم کے مقابلے میں سرے سے مردود اور باطل ہیں۔ خاتم النّبیین کا معنی آخری نبی ہی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ)) ''اور میں آخری نبی ہوں۔''

(السنہ لابن ابی عاصم: ۳۹۱ وسندہ صحیح)

اور اسی پر اُمت مسلمہ کا اجماع ہے۔

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جو ہمارے نبی ﷺ سے پہلے نبی تھے، قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے۔

آسمان سے نزول کے حوالے کے لیے دیکھئے کشف الاستار عن زوائد البزار (۱۴۲/۴۔ ۱۴۳ ح ۳۳۹۶ وسندہ صحیح) اور میری کتاب: علمی مقالات (ج:۱ص: ۱۱۱۔۱۱۲)

قیامت سے پہلے تیس (۳۰) دجال آئیں گے، جن کی متعین وموسوم بالاسماء تعداد کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور مسلمانوں کے اجماع سے یہ ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ان تیس دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔

❀❀❀

کرے گا جو میرے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی
واصل جہنم ہو گا وہ سرعام ڈرتا نہیں ہوں میں
جان بھی حاضر ہے میری ناموس رسالت پر
پی لوں گا شہادت کا جام ڈرتا نہیں ہوں میں
محبت رسول ﷺ نہ ہو جس دل میں وہ مسلماں ہی نہیں
سن لے یورپ کے غلام ڈرتا نہیں ہوں میں
مر بھی زندہ رہوں گا میں دلوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبیداللہ ہے میرا نام ڈرتا نہیں ہوں میں

مرزا غلام احمد قادیانی، اپنے دعاوی کی روشنی میں

تحریر: مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرزا غلام احمد قریباً ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مرزا حکیم غلام مرتضیٰ معمولی قسم کے طبیب تھے۔ اپنے حالات کی وجہ سے نہ تو وہ مرزا صاحب کو دینی تعلیم کسی اچھی درس گاہ میں دلوا سکے نہ دنیوی تعلیم کے لیے کسی سکول یا کالج کا رخ کر سکے۔ مختصر سا مطب اور ایک معمولی طبیب اُس قوت کی تعلیم کے مصارف کہاں برداشت کر سکتا تھا؟

ابتداءً سادہ قرآن مجید پڑھنے کے بعد ادھوری سی طب پڑھائی، اس کے بعد اپنے خاندان میں اپنے حقیقی ماموں کی بیٹی مسماۃ حرمت بی بی سے شادی ہوگئی اور اٹھارہ انیس سال کی عمر میں ایک شیعی المذہب معلم محمد گل علی سے منطق وغیرہ کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ مرزا صاحب کا بڑا لڑکا سلطان احمد اسی حرمت بی بی کے بطن سے تھا۔ اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب تلاشِ معاش کے سلسلے میں لاہور، امرتسر، سیالکوٹ وغیرہ کی طرف نکل گئے۔

سیالکوٹ میں مرزا صاحب کے ایک ہندو دوست لالہ بھیم سین تھے۔ ان کی وساطت سے سیالکوٹ کچہری میں عرضی نویسی کرنے لگے اور لالہ بھیم سین سے مل کر مختار کا امتحان دیا۔ لالہ بھیم سین کامیاب ہو گئے اور مرزا صاحب فیل ہوئے۔ اسی افسوس میں عرائض نویسی بھی چھوڑ دی اور واپس قادیان چلے گئے۔

ان دنوں لاہور، امرتسر میں آریہ سماج کا بڑا زور تھا۔ پنڈت دیانند لیکھ رام وغیرہ سماجی مبلغین نے کہرام مچا رکھا تھا۔ مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی اور دوسرے علمائے اسلام، سماجی پرچاریوں سے تحریری مناظرات اور تقریری گفتگوئیں کرتے رہتے تھے۔ مرزا صاحب دراصل کوئی آسان کام کرنا چاہتے تھے، جس سے آمد زیادہ ہو اور مغل نوابوں کے انداز سے زندگی بسر کر سکیں، اس لیے ان کی نگاہ میں پیری مریدی بہتر پیشہ تھا، چنانچہ دعوائے تجدید کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایام میں ایک دفعہ ہوشیار پور گئے اور چلاکشی کی، لیکن اس میں بھی اس فن کے ماہرین کے سوا کامیابی مشکل ہوتی ہے۔ اسے ادھورا چھوڑ کر مذہبی چیر پھاڑ کی طرف توجہ کی۔ دعوائے تجدید اور الہامات پر قسمت آزمائی شروع کی۔ علومِ دین، منطق، فلسفہ، طب، تصوف؛ سب اُدھورے تھے۔ اس کم علمی اور ادھورا پن کا اثر مرزا صاحب کی پوری زندگی میں نمایاں رہا۔

مرزا صاب نے ذاتی مطالعے سے کچھ عربی، کچھ فارسی اور دینیات کی بعض کتابوں پر عبور حاصل کر لیا تھا، مگر نہ تربیت صحیح تھی نہ فارسی اچھی لکھ سکتے تھے، بلکہ ان زبانوں میں ان کے مرید مولوی عبدالکریم اعرج، مولوی محمد احسن امروہی، مولوی غلام رسول راجیکی اور حکیم نور دین وغیرہ ان سے بہتر لکھ سکتے تھے۔ مرزا صاحب کے اکثر مضامین ان کی لفظی اور معنوی نظر ثانی کے بعد پریس میں جاتے تھے۔ اس کے باوجود کبھی نظر ثانی رہ جاتی اور الہام کی ساخت چونکہ مرزا غلام احمد کی ہوتی، اس لیے الہامات غلط نکلتے۔ ان کی مرمت اور تاویل کے لیے قادیانی عوام اور علماء کو بڑی دقت ہوتی، جس کا اثر خود مقام نبوت پر بھی پڑتا۔ مرزا صاحب کے عقیدت مند نبوت کو مجموعہ شکوک و تاویلات سمجھتے اور مرزا صاحب کی آبرو کو قائم رکھنے کے لیے کمزور اور پھسپھسی تاویلات کرتے۔ عیسائیوں سماجیوں کی مجالس میں تمام انبیاء کا مذاق اُڑایا جاتا۔

ہمارے ہاں گوجرانوالہ میں ایک میاں نصیر الدین بڑے پختہ قادیانی تھے اور مرزا صاحب کے بڑے عقیدت مند تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب کا پہلے انبیائے حق سے مقابلہ درست نہیں۔ مرزا صاحب تھرڈ کلاس نبی تھے۔ کوئی پیش گوئی سمجھ میں ہی نہیں آتی۔ کوئی غلط نکلی، کوئی درست ہوگئی، اس لیے مرزا صاحب کی ہر پیش گوئی کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا بے فائدہ ہے اور نبیوں کی یہ کلاس پرانی ہے، اب بظاہر مرزا صاحب سے شروع ہو رہی ہے، اس لیے پہلے انبیاء سے مقابلہ کر کے پہلے صادق انبیاء کو نیچے لانا یا مرزا صاحب کو اوپر لے جانے کی کوشش کرنا بالکل بے معنی اور وقت کو ضائع کرنا ہے۔ سابقہ انبیاء کا مقام اور ہے اور مرزا صاحب اور ان کی کلاس کا مقام اور۔ وہ اسی تقسیم سے بڑی جلدی پیچھا چھڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیتے تھے۔

ہم تو انبیاء علیہم السلام کو کلی طور پر سچا سمجھتے ہیں۔ہمیں یقین ہے کہ سچے نبی کی کوئی پیش گوئی بھی غلط نہیں ہوسکتی، ورنہ قرآنِ عزیز کے ارشاد: ﴿ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ﴾ (الانبیاء:۹) کا کچھ مطلب نہیں رہے گا، مگر قادیانی حضرات میاں نصیر الدین صاحب کی تشریح کو اگر قبول کرلیں تو کم ازکم انھیں توہین انبیاء کا مرتکب نہیں ہونا پڑے گا۔

چند مثالیں:

معلوم ہے مرزا صاحب کی پہلی شادی مسماۃ حرمت بی بی سے قریباً ۱۸۵۴ء میں ہوئی اور پھر ۱۸۵۶ء میں خان بہادر مرزا سلطان احمد ان کے بطن سے پیدا ہوئے، پھر اس کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی اور بچاری معلقہ رہی۔ ایک پیغمبر کے لیے اس قسم کی بے انصافی کس قدر معیوب ہے؟ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے آیا ہو، وہ خود انسانی حقوق کی اضاعت کا مجرم ہو، پھر سگے ماموں کی لڑکی، صلہ رحمی کے لحاظ سے بھی یہ کبیرہ گناہ ہے۔

اب ہمارے قادیانی دوست مرزا صاحب کو بچانے کے لیے کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی آڑ لیتے ہیں، کبھی حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی بیویوں کی بحث چھیڑ لیتے ہیں، اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے لیے ان کو نئی قسم تصور کریں۔

پھر مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی دوسری اہلیہ نصرت جہاں بیگم کی خوشنودی اور مرزا سلطان احمد اور اس کی والدہ کو اپنے ترکے سے محروم کرنے کے لیے ایک حیلہ بنایا، جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ مرزا صاحب نے اشتہار دیا کہ میں اسلام کی مدد کے لیے پچاس جلدوں میں ایک کتاب لکھ رہا ہوں، جس کا نام ''براہین احمدیہ'' ہوگا، لیکن اس کی اشاعت کے لیے میرے پاس پیسے نہیں، اس لیے میں اپنی تمام زمین مکان وغیرہ منقول جائیداد اپنی اہلیہ نصرت جہاں کے پاس اس شرط پر رہن رکھتا ہوں کہ اگر میں یہ جائیداد مدت مقررہ میں فک نہ کر سکا تو اسی زرِ رہن مبلغ دس ہزار روپے میں بحق نصرت جہاں بیگم بیع تصور ہوگی۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت یہ قانون ''بیع بالوفاء'' کے نام سے رائج تھا، جسے غالبًا انگریزی حکومت نے بھی ظالمانہ سمجھ کر منسوخ کر دیا، مگر مرزا صاحب نے اس سے فائدہ اُٹھا کر اپنی پہلی اولاد کو محروم کر دیا۔

ہمارے قادیانی دوست مرزا غلام احمد کے اس کردار کو درست ثابت کرنے کے لیے ایسی توجیہات بیان کرتے ہیں، جس سے مرزا غلام احمد تو کیا بچیں گے، پہلی نبوتوں اور سابق انبیاء علیہم السلام کے مقام پر بھی حرف آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص کسی جائز وارث کو محروم کرے، وہ جنت کی بو نہیں پائے گا۔''

قادیانی حضرات کبھی تو یہ فرماتے ہیں کہ مرزا سلطان احمد آخر عمر میں قادیانی ہو گیا تھا۔ کبھی فرماتے ہیں: وہ اگر قادیانی ہو جاتا تو اسے ضرور جائیداد کا حصہ ملتا۔ کبھی فرماتے ہیں: نبیوں کی جائیداد نہیں ہوتی، وہ جو چھوڑیں صدقہ ہوتا ہے، لیکن مرزا صاحب کی ساری جائیداد ان کی ثانوی اولاد نے سنبھال لی، پہلی اولاد کو کچھ نہیں ملا۔ بہتر ہے کہ مرزا غلام احمد کو نئی قسم کی چیز سمجھ لیا جائے، وہ جو چاہیں کریں، ان پر الزام نہ ہو اور سابق انبیاء علیہم السلام قادیانی الزامات سے محفوظ رہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب پہلی اہلیہ سے دل برداشتہ تھے۔ وہ بیچاری بصورتِ معلقہ وقت گزار رہی تھی۔ آخر ۱۸۸۴ء میں مرزا صاحب نے ایک نوعمر باکرہ لڑکی مسماۃ نصرت جہاں بیگم سے شادی کی۔ اس کے والد کا نام ناصر نواب تھا۔ یہ بچارے نام کے نواب تھے۔ نکاح کے بعد جلد ہی بوریا بستر سمیٹ کر دہلی سے قادیان آ گئے اور اولاد کے قدموں میں لڑکی کے گھر ڈیرے ڈال دیے۔

اسی اثنا میں ہشیار پور جا کر چلہ کشی کا خیال پیدا ہوا، ان ہی ایام میں نئی بیگم صاحبہ با اُمید ہو گئی۔ مرزا صاحب نے عبداللہ سنوری سے کہا تھا کہ خدا مجھ سے دیر دیر تک باتیں کرتا رہتا ہے۔ اس چلے میں ایک لڑکے کی پیدائش کا الہام ہوا، جس کا نام ''عنموائل'' ہوگا، چنانچہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب نے مرزا ''عنموائل'' کی پیدائش کا اعلان بذریعہ اشتہار کر دیا اور اس کے لیے کئی القاب کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''مظهر الحق والعلاء، كأن الله نزل من السماء۔''

لوگوں نے جب مذاق اُڑایا تو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اور اشتہار میں بتایا: یہ بچہ ایک عظیم الشان نشان ہوگا اور اسی سے آنحضرت ﷺ کی صداقت ظاہر ہوگی۔ مسیح علیہ السلام کے احیائے موتی کے معجزے سے بھی زیادہ پروقار ہوگا، البتہ میعاد میں توسیع کر کے کہا کہ ۹ سال کے اندر اندر ہوگا۔

پھر ۸/ اپریل ۱۸۸۶ء کو ایک اور اشتہار دیا کہ یہ موعود لڑکا بڑی جلدی ہونے والا ہے (چالاکی یہ تھی کہ بیوی تو حاملہ ہی ہے۔ اگر اسی حمل سے لڑکا پیدا ہو گیا تو اس کا نام ''عنموائل'' رکھ کر ڈھنڈورا پٹوا دیں گے اور اگر مقصد اسی حمل سے حل نہ ہوا تو مریدوں کو ۹ سال کی مزید اُمید میں ڈال دیں گے) مگر ہزار اُمیدوں اور دعاؤں کے بعد حمل وضع ہوا تو عنموئیل کی جگہ لڑکی پیدا ہوئی۔ غیر مسلموں نے اسلام کا مذاق اُڑایا۔ اور مسلمانوں نے مرزا کا۔

مرزا صاحب پھر کوشش اور دعائیں کرنے لگے کہ بیوی پھر اُمید سے ہو، چنانچہ گود ہری ہونے کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ ۷/ اگست ۱۸۸۷ء کو مرزا صاحب کے ہاں نصرت بیگم کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا اور مرزا صاحب نے ۸/ اگست ۱۸۸۷ء کو اشتہار دیا کہ ۸/ اپریل ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مطابق وہ عظیم الشان لڑکا جس کا نام ''عنموائل'' ہے، آج ۱۲ بجے رات پیدا ہو گیا۔ مرزا صاحب نے یہ اشتہار خوشخبری کے عنوان سے فخریہ شائع کیا، لیکن بدنصیبی ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا عنموئیل صاحب قریباً ۱۵ ماہ زندہ رہ کر ۴/ نومبر ۱۸۸۸ء کو بوڑھے ابا کو داغِ مفارقت دے گیا۔ ''عنموائل'' اور ''كأن الله نزل من السماء'' کی اُمیدیں خاک میں مل گئیں۔ مرزا صاحب اسلام کا نام لے کر غیر مسلموں کو تمسخر کا موقع دیتے رہے۔ مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی رحمہ اللہ نے انھیں تنبیہ کی کہ وہ اس قسم کی مضحکہ خیز پیش گوئیاں ترک کر دیں۔ مرزا صاحب ان سے بھی بگڑنے لگے۔

معلوم ہے کہ خرص وتخمین سے پیشگوئیاں کرنا سچے اور پاکباز لوگوں کا کام نہیں، پھر پیشگوئی جھوٹی نکلنے پر ہیرا پھیری کرنا، سچے انبیاء کو مرزا غلام احمد کی سطح پر لانے کی کوشش کرنا،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ملک میں خلفشار کے سوا اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ اب بعض قادیانی دوست مرزا محمود صاحب خلیفہ ثانی کو ''عنموائل'' بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، حالانکہ یہ بے چارے اس مدت کے کافی عرصہ بعد پیدا ہوئے، جو ''عنموائل'' کے لیے ان کے ابا نے مقرر کی تھی اور ان کی پیدائش کے وقت مرزا صاحب نے ان کو ''عنموائل'' نہیں کہا، اس لیے کہ پہلی لڑکی اور مرنے والے ''عنموائل'' کے بعد مایوس ہو گئے اور وہ چاہتے تھے کہ لوگ ''عنموائل'' کو بھول بھی جائیں۔ ایسے کم سواد بزرگوں کو اگر سابقہ صادق انبیاء کی فہرست میں شامل کر لیا جائے تو تمام انبیاء غیر مسلم قوموں کی نظر میں مذاق بن جائیں گے، بلکہ اس قسم کے کمزور مدعی، جن کے وعدے اور پیش گوئیاں مشکوک ہوں، سارے عقلمندوں کی نظر میں ساقط الاعتبار ہوں گے۔

مرزا صاحب خود بھی نبوت کے سلسلے میں مطمئن نہیں تھے۔ پہلی تصانیف میں آنحضرت ﷺ کو اسی معنی میں خاتم النّبیین سمجھتے رہے، جس معنی میں عامۃ المسلمین انھیں آخری نبی سمجھتے تھے۔ مجدد، مصلح، مسیح موعود ابن مریم، آدم، شیث، نوح، ابراہیم، اسحاق، اسماعیل، یوسف، موسیٰ، برہم اور تارمیکائیل اور گوپال وغیرہ دعاوی کرتے رہے، انھیں اپنے متعلق یقین نہیں تھا کہ وہ کیا ہیں؟ اشتہار ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں خیال ہوا کہ بیوقوفوں کا جائزہ لیں کہ وہ نبوت کو بھی گوارا کرتے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ اس اشتہار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا جی تو نبوت کے لیے مستعد تھا، مگر وہ گھبراتے تھے اور علماء کی گرفت سے ڈرتے تھے۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں ''میں نے نبوت یا رسالت سے انکار صرف ان معنوں میں کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ مستقل طور پر نبی ہوں۔''

گویا اپنے آپ کو غیر مستقل قسم کا نبی سمجھتے ہیں۔ یہ اشتہار مرزا صاحب نے ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کو دیا، گویا چھپتے ہوئے غیر مستقل نبی رسول کا دعویٰ ہو گیا۔

عام قادیانی معیارِ صداقت کے مطابق مرزا صاحب کو سچا ہونے کے لیے ابھی کئی سال اور جینا چاہیے تھا، کیونکہ ان کے ہاں سچے نبی کو دعوی نبوت کے بعد ۲۳ سال ضرور زندہ رہنا چاہیے۔ (اربعین نمبر۴، ص: ۱تا۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۰ تا ۴۳۵) لیکن مرزا صاحب کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں انتقال ہوا۔ دعوائے نبوت کے بعد قریباً ۶، ۷ سال زندہ رہے۔ غرض انتہائی شوق کے باوجود نہ مسلمانوں کے معیار پر صحیح اُترتے ہیں نہ قادیانی معیار پر۔ ایسے آدمی کو صادق انبیاء کا مماثل کیسے سمجھ لیا جائے؟

پہلے انبیاء علیہم السلام خصوصاً جن کا قرآن عزیز میں ذکر ہے، ہر ایک نے دعوائے نبوت اس طرح واضح فرمایا کہ اس کی اُمت کو اس میں کوئی اشتباہ نہیں ہوا، لیکن مرزا صاحب کی موت کے تھوڑے عرصہ بعد قادیانی حضرات دو حصوں میں بٹ گئے۔ لاہوری جماعت کا خیال ہے کہ وہ نبی نہیں تھے۔ مولوی محمد علی، مولوی احسن امروہی، خواجہ کمال الدین، مولوی صدر الدین وغیرہ اکابر، جو برسوں مرزا صاحب کے ساتھ رہے، وہ ان کے دعوائے نبوت کا کھلا انکار کرتے ہیں۔ قادیانی حضرات کو ان کی نبوت پر اصرار ہے۔ استدلال میں دونوں مرزا صاحب کی کتابیں پیش کرتے ہیں، جس سے ظاہر ہے، مرزا صاحب خود اپنے دعوے کے متعلق مطمئن نہیں تھے۔ ان کے بیان میں تذبذب ہے۔

جب مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کے غلط ہونے کا ذکر ہوا تو مرزا صاحب اور ان کے خلفاء نے پہلے انبیاء پر نکتہ چینی شروع کردی۔ جب دعوؤں کا موقع آیا تو ایک نہیں کئی دعوے کر دیے۔ مراق کی کرشمہ سازیاں برسرِ کار آ گئیں۔ سچے لوگوں کے قول وعمل میں تفاوت نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب میں بعض ایسی کمزوریاں ہیں، جو راست بازوں میں نہیں ہوتیں۔ نبوت تو بڑی چیز ہے، عام بااخلاق اور اصحابِ مروت میں بھی ان کا شمار مشکل ہے۔ عفیفہ محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ سے نکاح نہ ہونا تو مشہور ہے۔ مرزا صاحب نے جس انداز سے اس کے رشتے کا اپنے لیے مطالبہ کیا، وہ طریق کسی بامروّت اور بااخلاق آدمی کے لیے مناسب نہیں۔

مرزا غلام حسین، مرزا غلام احمد کے عم زاد بھائی تھے، جو عرصہ سے مفقود الخبر تھے، ان کی زمین ان کی اہلیہ کے نام منتقل ہو چکی تھی اور یہ مرزا احمد بیگ ہشیار پوری کی ہمشیرہ تھیں۔ وہ چاہتی تھیں کہ یہ زمین اپنے بھتیجے مرزا احمد بیگ کے لڑکے کے نام منتقل کروا دیں۔ مرزا احمد بیگ اس مقصد کے لیے مرزا غلام احمد کے پاس آئے کہ وہ اس ہبہ نامہ پر دستخط کر کے قانوناً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی تکمیل کر دیں۔ مرزا صاحب نے سودا شروع کر دیا کہ تم محمدی بیگم کا نکاح مجھ سے کر دو، میں اس ہبہ نامہ کی تکمیل کروں گا۔ شریف آدمی ایسی شرائط سے کبھی رشتے نہیں کرتے۔ دیہات کے دور افتادہ تعلیم سے بے بہرہ علاقوں میں اس قسم کے رشتے ہوتے ہیں، جسے وہاں کے شرفا بھی پسند نہیں کرتے۔

نکاح تو مرزا صاحب کا اب بھی نہیں ہوا، بلکہ اس "صغیرۃ السن حسناء" سے تعلق کی حسرت قبر میں مرزا صاحب کے ساتھ دفن ہو گئی، مگر زمین دے دینے کے بعد مرزا احمد بیگ کی منت کرتے، ناکامی کے باوجود اخلاق و مروت کے لحاظ سے مرزا صاحب بدنام نہ ہوتے۔ نکاح نہ ہونا تھا نہ ہوا اور اب تو اُمید بھی خاک میں مل گئی۔ اس عفیفہ نے مرزا سلطان احمد کے ساتھ بڑی وفاداری اور ٹھاٹھ سے زندگی گزاری۔ یہ تو شرط کا معاملہ تھا، اس کے بعد طلب و تحریص کے لیے جو راہ مرزا صاحب نے اختیار فرمائی، وہ بھی شرافت و مروت کے خلاف تھی۔ خدا کا فیصلہ تو تھا ہی نہیں، اگر تھا تو وہی کہ نکاح مرزا سلطان احمد سے ہو۔ ایک دھاندلی تھی۔ ناکامی کی صورت میں چپ ہو جاتے تو کسی حد تک شریفانہ فعل ہوتا۔ یہ ہنگامہ آرائی، اشتہار بازی تو قطعاً نامناسب تھی۔

غرض مرزا غلام احمد کی پوری زندگی تاریکیوں کا مجموعہ ہے، ان کے معاملات کے بعض حصے اخلاقی کمزوریوں اور بے مروتی و بدزبانی سے بھرپور ہیں، انھیں پیمبر مان لینے سے مقامِ نبوت کی سربلندیاں یکسر ختم ہو جائیں گی۔

دو صدیوں کا موازنہ:

اٹھارویں صدی کے اواخر تک ہندوستان میں بڑے بڑے عالم اور پاکباز لوگ موجود تھے۔ سید احمد شہید اور ان کے محترم رفقاء، جن کے کردار نے دنیا میں صحابہ کے کارنامے زندہ کر دیے۔ مولانا سید نذیر حسین، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا مملوک علی، نواب صدیق حسن خان، مولانا عبداللہ الغزنوی اور ان کے ابنائے کرام، مولانا غلام رسول صاحب قلعہ میہاں سنگھ، مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی وغیرہم رحمہم اللہ ذکر و فکر کے حلقوں میں بھی بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے باکمال حضرات موجود تھے، ان اکابر سے کسی کو دعوائے نبوت کا خیال تک بھی نہیں آیا، اس لیے کہ وہ مقامِ نبوت کی بلندیوں کو سمجھتے تھے۔

مرزا صاحب کے دعوے کے بعد جب ان کی کمزوریاں، غلط کاریاں سامنے آئیں اور دفاع میں قادیانی حضرات نے جوراہ اختیار کی، اس سے اس قسم کے نبی بارش کی طرح برسنے لگے۔ جن میں بعض حضرات مرزا صاحب سے بھی گئے گزرے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ باکمال لوگ برسوں اور قرنوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔

قرنہا باید کہ تا صاحب دلے پیدا شود
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

''صدیوں کے بعد کوئی خداشناس پارسا جنم لیتا ہے، خراساں میں بایزید بسطامی اور قرن میں اویس۔''

اور یہاں جھوٹوں کی فروانی ملاحظہ فرمایئے:

(۱) چراغ الدین جمونی
(۲) ظہیرالدین اروپی
(۳) محمد بخش قادیانی
(۴) یار محمد وکیل ہشیارپوری
(۵) عبداللہ تیماپوری
(۶) سید عابد علی
(۷) عبداللطیف گناچوری
(۸) ڈاکٹر محمد صدیق بہاری
(۹) ماسٹر احمد سعید سمبڑیالی
(۱۰) احمد نور کابلی
(۱۱) نبی بخش پسروری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) عبداللہ پٹواری چیچہ وطنی

(۱۳) فضل احمد چنگا بنگیالی

(۱۴) غلام احمد مصلح موعود وقدرت ثانی

(۱۵) خواجہ اسماعیل لندن

(۱۶) سید محبوب شاہ گوجرانوالہ۔

ان سولہ جھوٹے بزرگوں کے کچھ حالات، الہامات، تاویلات اور حیلوں کا ذکر نہ کیا جائے تو مضمون میں یقیناً تشنگی رہے گی، لیکن مضمون پہلے کچھ لمبا ہوگیا، صحت بھی زیادہ کام کی اجازت نہیں دیتی، اس لیے آپ یوں سمجھئے کہ ان حضرات میں اکثر قادیانی ہیں، انھیں الہامات کا فیضان مرزا صاحب سے ورثے میں ملا ہے۔ تاویلات اور ہیرا پھیری میں یہ مرزا صاحب کے ہی ظل وبروز ہیں۔

یہ حضرات ان مرزا صاحب کو بھی نبی مانتے ہیں۔ میں نے آخری بزرگ سید محبوب شاہ کو دیکھا ہے۔ حلوائی کا کام کرتے تھے۔ دو بیویاں تھیں۔ ایک بہت زیادہ معمر تھی، اس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ زیادہ تر آسمان پر رہتی ہے۔ اس کو بھی الہامات ہوتے ہیں۔ ایک بالکل نوعمر تھی، بمشکل سولہ سترہ سال کی ہوگی۔ شاہ صاحب ستر پچھتر کے پس وپیش تھے، ان کا خیال تھا کہ اگر ضرورت ہو تو خاوند اپنا اسسٹنٹ رکھ سکتا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی بھی نبی ہیں۔ ان کا الہام تھا: ''وہ رسول رسالت کرن''، کبھی کبھی نماز پڑھتے تھے۔ روزہ نہیں رکھتے تھے۔ چھوٹی اہلیہ کو بھی نبوت کا عارضہ ہونے لگا تھا، الہامات شروع ہو گئے۔ شاہ صاحب کی موت کے بعد ایک ہم عمر جوان سے شادی ہوگئی اور عیالداری میں مشغول ہوگئی۔ الہام وغیرہ کی فرصت ہی نہیں ملتی، نبوت کا عارضہ بھی اب نہیں رہا۔ صحت مند ہے۔ ساری مصیبت مقام نبوت کے ساتھ اس مذاق کی وجہ سے پیش آئی، جو مرزا غلام احمد اور ان کے عقیدت مندوں نے اختیار کیا۔ أعاذنا اللّٰہ منھا۔

❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کا خودساختہ معیارِ صداقت

تحریر: مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ

انگریز سامراج کے سایہ میں پروان چڑھنے والا ''مسیلمۂ پنجاب'' مرزا غلام احمد قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر غیر اسلامی عقائد ونظریات لے کر آیا اور کئی لوگ اس کے جال میں پھنستے گئے۔ چنانچہ اس کی جھوٹی نبوت کو سچا کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے اور قرآن وحدیث کی ایسی ایسی تاویلات کی جاتی ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

قادیانی متنبّی کو انبیاء علیہم السلام کی صف میں کھڑا کرنے کے لیے خودساختہ معیارصداقت پر پرکھا جاتا ہے پھر اس پر خواہ مخواہ خوشی کے شادیانے بجائے جاتے ہی۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کو کسی معیار پر پرکھنے کی ضرورت تب پیش آتی ہے جب اس کے صحیح یا غلط ہونے کے دونوں احتمال ہوں۔ جو چیز بالبداہت بناوٹی اور کھوٹی ہو اس کو کوئی عقل مند انسان کسی معیار پر پرکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند اور اس کا محل مکمل ہو چکا۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت کے عہدہ پر سرفراز کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت بالکل عبث ہے اس لیے ایسے دعویٰ کو معیار صداقت پر جانچنا اور اس کی کوشش کرنا ہی فضول ہے۔ لیکن سادہ لوح مسلمان ان لوگوں کی چرب زبانی اور تاویلات رکیکہ سن کر پریشان ہو جاتے ہیں اور کئی قسمت کے مارے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اس لیے قادیانی اُمت کا خودساختہ معیارِ صداقت حقیقت کی روشنی میں پیش خدمت کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت والہام کو جانچنے کے لیے دلائل وشواہد اور تجزیے کا مطالعہ کیجئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ○ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ○ ثُمَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ۝ فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حٰجِزِيۡنَ ۝ ﴾

(الحاقة : 44-47)

''اور اگر یہ (نبی) ہم پر کوئی بھی بات بنالیتا تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے، پھراس کی رگِ دل کاٹ دیتے۔ پھر تم میں سے کوئی بھی اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔''

ان آیات سے اخذ کیا جاتا ہے کہ چونکہ آنحضرت ﷺ دعویٰ نبوت کے بعد تئیس سال زندہ رہے اس لیے کسی بھی مدعی نبوت والہام کو جانچنے کے لیے یہ معیار ہے۔ تفصیل میں جانے سے قبل یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ مرزا قادیانی کی دیگر باتوں کی طرح یہ اُصول بھی تضاد اور تناقص کا شکار ہے۔ مثلاً اپنی کتاب ''انجام آتھم صفحہ ۴۹'' میں لکھتا ہے:

''قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے اور خدائے قادر وغیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔''

(انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن جلد۱۱صفحہ۴۹)

''معلوم ہوا کہ مفتری علی اللہ کو فوراً سزا ملتی ہے۔'' دوسری کتاب میں رقمطراز ہے کہ:

''اب بفضلہٖ تعالیٰ گیارھواں برس جاتا ہے۔ کیا یہ نشان نہیں ہے؟ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ کاروبار نہ ہوتا تو کیونکر عشرہ کاملہ تک جو ایک حصہ عمر کا ہے، ٹھہر سکتا ہے؟''

(نشان آسمانی ص: ۳۷، روحانی خزائن جلد:۴ صفحہ: ۳۹۷)

اس جگہ دس سالوں کو معیار قرار دیا۔

''شہادت القرآن'' نامی کتاب میں لکھتا ہے کہ

''پھر تعجب پر تعجب یہ کہ خدا تعالیٰ ایسے عالم مفتری کو اتنی لمبی مہلت بھی دے دے جسے آج تک بارہ برس گزر چکے ہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(شہادت القرآن،ص:۷۵،روحانی خزائن:۹/۳۷۱)

یہاں پر صداقت کا معیار بارہ سال پیش کرتا ہے۔

''ایام الصلح ''، ص:۳۷ پر رقمطراز ہے:

''جو شخص خدا تعالیٰ پر الہام کا افتراء کرتا ہے وہ جلد پکڑا جاتا ہے اور اس کی عمر کے دن بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتا کہ کوئی جھوٹا الہام کا دعویٰ کرنے والا پچیس برس تک یا اٹھارہ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا۔''

(ایام الصلح مندرجہ روحانی خزائن جلد:۱۴،صفحہ ۲۰۷۔۲۰۸)

یہاں پچیس یا اٹھارہ برس معیارِ صداقت قرار دے رہا ہے۔''انجام آتھم'' میں لکھتا ہے:

''میرے دعویٰ الہام پر پورے بیس برس گزر گئے اور مفتری کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی۔''

(انجام آتھم،ص:۴۹،مندرجہ روحانی خزائن جلد:۱۱،صفحہ۴۹)

بیس برس معیارِ صداقت ثابت ہو رہا ہے۔

ضمیمہ اربعین:۳۔۴ میں پہلے صفحے پر لکھا ہے:

''اس (نبی ﷺ) وحی پانے کے لیے تیئس برس کی عمر ملی اور یہ عمر قیامت تک صادقوں کا پیمانہ ہے۔''

(اربعین صفحہ روحانی خزائن:۱۷/۴۶۸)

اس جگہ تیئس سالوں کو معیار قرار دیا۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو بذات خود اس اُصول پر اعتماد نہیں تھا، اسی لیے تو وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا نظر آتا ہے۔ چونکہ قادیانی اُمت تیئس برس والے قول کو ہی پیش کرتی ہے تو اس کے دو سبب ہو سکتے ہیں، یا تو قادیانی متنبّی کے تضاد کو چھپانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقصود ہے یا لاعلمی ہے۔

میرے خیال میں پہلی بات زیادہ مناسب ہے۔ قادیانیوں سے گفتگو کرنے والے مسلمانوں کو چاہیے کہ مرزا کے یہ اقوال یاد کرلیں اور جیسے ہی اس موضوع پر بات چیت ہو یہ حوالہ جات پیش کر کے مرزائیوں کی درگت بنائیں۔ (واللہ المستعان)

چونکہ تیئیس سالوں والا قول ہی قادیانی اُمت ظاہر کرتی ہے اس لیے اسی کو مدنظر رکھ کر تمام گفتگو کی گئی ہے۔ یہاں دوسوال پیدا ہوتے ہیں۔ (اول) مرزا قادیانی کے بقول کسی مدعی نبوت والہام کے صدق و کذب کو جانچنے کے لیے ۲۳ برس کا عرصہ درکار ہے۔ کیا کوئی عقل منداسے قبول کرے گا؟ اور کیا اللہ تعالیٰ ایسا عبث اُصول بنائے گا کہ تیئیس برس تک لوگ تذبذب کا شکار رہیں۔

(ثانی) حضرت پیغمبر آخر الزماں علیہ السلام کبھی ۲۳ برس تک (نعوذ باللہ) سچے نبی نہ تھے، ان کی سچائی ۲۳ برس مکمل ہونے کے بعد ظاہر ہوئی؟ اور جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو اس مدت سے پہلے سچا نبی تسلیم کیا تھا وہ غلطی پر تھے؟ اس معیار صداقت پر تو آپ پرکھے ہی نہیں گئے تھے۔ کیونکہ ممکن تھا کہ آپ انہی سے قبل وفات پا جاتے۔ اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم اس مدت کے مکمل ہونے سے قبل ہی وفات پا گئے ان کا حکم کیا ہے؟

تفصیل:

قادیانی وکیل عبدالرحمٰن گجراتی لکھتا ہے:

> ''گویا اگر کوئی شخص جھوٹا الہام بنا کر خدا کی طرف منسوب کرے تو وہ قتل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت ﷺ جو صداقت کی کسوٹی ہیں۔ آپ ۲۳ سال دعویٰ والہام کے بعد زندہ رہے اس لیے کوئی جھوٹا مدعی والہام ووحی نبوت اتنا عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا جتنا عرصہ کہ آنحضرت ﷺ رہے۔''

(پاکٹ بک (احمدیہ)، ص: ۳۳۵)

اس کتاب سے ابتداء اس لیے کی گئی ہے کیونکہ قادیانی اپنے مذہب کے حق میں اسے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بہترین قرار دیتے ہوئے ہر مرزائی گھرانے میں اس کا ہونا لازمی خیال کرتے ہیں۔ بہر حال اس عبارت سے چند باتیں اخذ ہوتی ہیں:

(۱) جھوٹے الہام ووحی نبوت کا مدعی قتل ہوجاتا ہے۔

(۲) اور وہ بھی ۲۳ سال کے اندر اندر۔

تجزیہ:

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہر جھوٹے الہام کا مدعی قتل ہوتا ہے یا یہ کہ محض جھوٹی نبوت کا دعویدار؟ اس کا جواب دینے میں اُمت مرزائیہ تضاد کا شکار ہے۔ مثلاً خود پاکٹ بک (احمدیہ) والا صفحہ ۳۴۱ پر لکھتا ہے:

''یہ غلط ہے کہ یہ آیت صرف مدعیان نبوت کے لیے ہے اگرچہ مدعیان نبوت بھی اس میں شامل ہیں۔ پس اس آیت میں ہر ایسے مفتری علی اللہ کا ذکر ہے جو اپنے پاس سے جان بوجھ کر جھوٹا الہام ووحی بنا کر اللہ کی طرف منسوب کرے، ہوسکتا ہے کہ ایسا مفتری علی اللہ مدعی نبوت بھی ہو۔ مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانیت کا خلیفہ ثانی میاں محمود احمد کہتا ہے کہ اب آپ غور فرمائیں کہ اس آیت کے کون سے لفظ سے یہ بات نکلتی ہے کہ صرف جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہلاک ہوجاتا ہے۔ اگر جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والا مراد ہوتا تو لَوتَنَبَّأَ ہوتا (یعنی اگر یہ شخص جھوٹا نبی بنا جاتا۔) مگر قرآنِ کریم میں لَوْ تَقَوَّلَ ہے۔''

(حقیقۃ النبوۃ حصہ اول مندرجہ انوار العلوم ۲:۳۹۱)

جب ہم انہی کی کتب سے اس کے خلاف دکھاتے ہیں تو فوراً پینترا بدل لیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: مثلاً: ۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء کو مرزا قادیانی نے اشتہار شائع کیا جس میں عبدالحکیم خان جو کہ تقریباً بیس برس تک مرزا کے مرید رہے (اور بعد میں تائب ہوگیا) کے خلاف الہام بتایا اور اس کا سبب لکھتا ہے:

''اور پھر میاں عبدالحکیم صاحب نے اس پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص (مرزا) تین سال کے عرصے میں فنا ہوجائے گا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہوجائے گا، کیونکہ کذاب اور مفتری ہے، میں نے اس کی پیشگوئیوں پر صبر کیا۔ مگر آج جو ۱۴/ اگست ۱۹۰۶ء ہے، پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نور الدین صاحب کے نام آیا، اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی ہے۔''

(اشتہار مرزا، خدا سچے کا حامی ہو، مندرجہ روحانی خزائن ۲۲ ص: ۴۰۹، مجموعہ اشتہارات: ۳/ ۵۵۸))

ایک اور قابل ذکر صاحب منشی الٰہی بخش ہیں۔ آپ ایک جید عالم اور لاہور کی ایک اہم اور بااثر شخصیت تھی۔ حساب نویسی کے سبب منشی کہلاتے تھے۔ یہ بھی پہلے پہل مرزا قادیانی کے عقیدت مندوں میں شمار ہوتے تھے لیکن جب قادیانی بلی تھیلے سے باہر آئی اور قادیانی متنبّی کو ناکوں چنے چبوائے۔ تو انہوں نے بھی مرزا کے مقابلہ میں اپنے الہام پیش کیے۔ چنانچہ مرزا قادیانی موصوف کی عقیدت مندی کا زمانہ بیان کر کے لکھتا ہے:

''پھر اس کو کچھ مدت کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ مجھ کو الہام ہوتا ہے، اور یہی ایک زہریلا بیج تھا جو کہ قضا وقدر نے اس میں بو دیا۔ پھر اس کے بعد اندر ہی اندر اس کی مخلصانہ حالت میں کچھ تغیر ہوتا گیا اور پھر جس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے لوگوں سے بیعت کے لیے مامور فرمایا اور تقریباً چالیس آدمی یا کچھ زیادہ بیعت میں داخل ہوئے اور عام طور پر خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق، ہر ایک کو سنایا، کہ جو شخص ارادہ رکھتا ہے وہ بیعت میں داخل ہو۔ تب اس بات کو سنتے ہی الٰہی بخش کا دل بگڑ گیا۔ اور وہ کچھ مدت کے بعد مع اپنے دوست منشی عبدالحق کے قادیان میرے پاس آیا، اس غرض سے تا کہ اپنے الہام سنا دے اور اب کی دفعہ اس کے مزاج میں اس قدر سختی ہوگئی تھی کہ گویا وہ اور ہی تھا الٰہی بخش نہیں تھا، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے بہت بیبا کی سے الہام سنانے شروع کیے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی،ص:۹۷،۹۸۔روحانی خزائن ۲۲:ص:۵۳۳،۵۳۴)

معلوم ہوا بیعت لینے سے قبل ہی اس نے ملہم ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا مگر مخالفت بیعت شروع ہونے کے کچھ دنوں کے بعد کھل کر کی۔مرزا نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت لینی شروع کی تھی۔(سیرت المہدی،ص:۷۷،اول روایت نمبر:۹۸)

ان دونوں بزرگوں نے قادیانی متنبّی کا مقابلہ الہام بازی میں بھی کیا۔گوڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا پیش کردہ الہام سچا نکلا کیونکہ مرزا قادیانی تین سال کے اندر اندر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں مرگیا۔ان کے بالمقابل مرزا کی پیشین گوئی جھوٹی نکلی ''کہ نہیں مروں گا'' لیکن قادیانی ظاہر ہے ان دونوں بزرگوں کو جھوٹا خیال کرتے ہیں، بلکہ ڈاکٹر صاحب کو تو مرتد کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔

قادیانیوں کے مذکورہ اُصول کے مطابق کہ جھوٹا مدعی الہام قتل ہوتا ہے [۱]، ان دونوں بزرگوں پر ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ دونوں میں سے کوئی قتل نہیں ہوا۔ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۲۰ء کو وفات پائی۔(تاریخ احمدیت ۳:ص:۲:۴۷،بحوالہ تحریک ختم نبوت ۳:۶۲،از ڈاکٹر بہاؤالدین)

بقول مرزا کذاب منشی صاحب ۷/اپریل ۱۹۰۷ء کو بمرض طاعون فوت ہوئے۔

(حقیقۃ الوحی در روحانی خزائن ۲۲،ص:۵۴۰)

---

[۱] مرزا قادیانی کے مخالفین میں سے صوفی عبدالحق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے یہ وہ واحد شخصیت ہیں جن کے ساتھ مرزا قادیانی کا امرتسر کے میدان عیدگاہ میں ۱۸۹۳ کو مباہلہ بھی ہوا تھا۔مرزا قادیانی ۱۸۹۱ میں شائع ہونے والی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتا ہے کہ:

''میاں عبدالحق غزنوی اور مولوی محی الدین صاحب لکھو کے والے لکھتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوا کہ یہ شخص جہنمی ہے چنانچہ عبدالحق صاحب کے الہام میں تو صریح سیصلیٰ نارًا ذات لھبٍ موجود ہے اور محی الدین صاحب کو یہ الہام ہوا ہے کہ یہ شخص ایسا ملحد اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت نہیں پزیر نہیں ہوگا اور ظاہر ہے کہ جس کافر کا مآل کار کفر ہی ہے وہ بھی جہنمی ہی ہوتا ہے۔غرض ان دونوں صاحبوں نے کہ خدا انہیں بہشت نصیب کرے اس عاجز کی نسبت جہنم اور کفر کا فتوی دے دیا اور بڑے زور سے اپنے الہامات کو شائع کر دیا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۳۸، ۳۳۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۸، ۴۳۹) (بقیہ صفحہ ۹۶ پر)

فوراً پینترا بدل کر کہتے ہیں: ''مذکورہ اُصول ہر مدعی الہام کے لیے نہیں بلکہ مدعی وحی نبوت کے لیے خاص ہے اور انہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا'' مثلاً یہی قادیانی وکیل لکھتا ہے: ''پس ثابت ہوا کہ مدعی الوہیت کے لیے ضروری نہیں کہ اسے اس دنیا میں سزا دی جائے، بلکہ یہ کاذب مدعی نبوت ہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے لازمی اور ضروری قرار دیا ہے کہ اسے اسی دنیا میں سزا دی جائے۔'' (پاکٹ بک (احمدیہ) ص: ۳۲۳)

معلوم ہوا کہ دنیا میں سزا (جو کہ قتل ہے) کاذب مدعی نبوت ہی کے لیے لازمی و ضروری ہے۔ لفظ ''ہی'' پر غور فرمائیں۔ مرزا قادیانی خود ''لَوتَقَوَّلَ'' پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔''

(تتمہ اربعین نمبر: ۴، روحانی خزائن: ۱۷، ص: ۴۷۷)

تجزیہ:

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد امریکی ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق لکھتا ہے کہ:

''یہ شخص پرلے درجے کا اسلام دشمن تھا اور عیسائیت کی محبت میں گویا محو تھا اور اس کی تائید میں ایک اخبار بھی نکلا تھا جس کا نام لیوز آف ہیلنگ تھا۔ اس نے اپنے اس اخبار میں شائع کیا کہ اگر میں سچا نبی نہیں ہوں تو پھر روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں جو خدا کا نبی ہو۔''

(تبلیغ ہدایت، ص: ۱۴۴)

بقول مرزائیہ، یہ شخص مرزا قادیانی کے مقابلہ کی وجہ سے مرا، جو کہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ اس کا انجام لکھتے ہوئے مرزا کا یہی صاحبزادہ لکھتا ہے:

(بقیہ صفحہ ۹۵) قارئین کرام! صوفی عبدالحق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۱۶ء میں اس دنیا فانی سے رخصت ہوتے ہیں یوں وہ اپنے الہامات کی اشاعت کے بعد تقریباً ۲۶ سال تک زندہ رہے اب قادیانی گروہ مرزا قادیانی کو جہنمی تسلیم کرے یا اس کے پیش کردہ معیار صداقت کو غلط قرار دے فیصلہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ (ایڈیٹر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پچاس برس کی عمر میں جبکہ اس کی قسمت بڑی اچھی تھی، اس پر فالج گرتا ہے جو اسے ایک تختے کی طرح صاحب فراش کر دیتا ہے اور بالآخر حضرت مرزا صاحب کے آخری اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کے صرف چند ہی دن بعد یعنی ۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو اخباروں میں یہ تار چھپتا ہے کہ مفلوج اور نامراد اس جہاں سے گزر گیا۔''

(تبلیغ ہدایت:۱۴۶)

ثابت ہوا ڈاکٹر ڈوئی باوجود مدعی نبوت ہونے کے قتل نہیں ہوا۔ پینترا بدل کر کہیں گے کہ یہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان، منشی الٰہی بخش اور ڈاکٹر ڈوئی ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہے نیز قتل ہونا ضروری نہیں۔ اسی لیے مرزا قادیانی بائبل میں موجود ہے کہ ''جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا'' پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

صحیح ترجمہ ہے ''ہلاک کیا جاتا ہے۔''

(تتمہ اربعین نمبر۳، در روحانی خزائن:۱۷/۴۷۴)

تجزیہ:

اس حال میں مرزا قادیانی خود بھی پھنس جاتا ہے۔ جیسا کہ قادیانیت کا خلیفہ ثانی اور مرزا کا بیٹا میاں محمود لکھتا ہے:

''ہاں اگر قرآن کریم میں ''لَوْ تَنَبَّأَ'' ہوتا (یعنی اگر کوئی جھوٹا دعویٰ نبوت کا کرے) تو اس کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ تب اس بناء پر بے شک حضرت صاحب پر اعتراض ہوسکتا تھا کہ ابتدائے زمانہ میں تو آپ نے دعویٰ نبوت نہ کیا تھا۔''

(حقیقۃ النبوۃ وانوار العلوم ج ۲،ص:۳۹۱،۳۹۲)

مرزا قادیانی کے صاحبزادے کو خود تسلیم ہے کہ اس پینترے میں حضرت صاحب بھی آجاتے ہیں، کیونکہ کھلے لفظوں میں نبوت کا دعویٰ ۱۹۰۱ء میں کیا تھا، یا کھینچ تان کر زیادہ سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ۱۸۹۱ء بنتا ہے کیونکہ اس سال مرزا نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہی خلیفہ قادیانیت لکھتا ہے:

''اور جس دن سے آپ (مرزا) مسیح موعود ہوئے اسی دن سے آپ نبی تھے اور خدا تعالیٰ نے آپ کو نبی قرار دیا تھا۔''

(حقیقۃ النبوۃ در انوار العلوم ۲:ص:۳۸۰)

پہلے قول کے مطابق دعویٰ نبوت کے سات سال بعد مرزا قادیانی کذاب آنجہانی ہوا۔ اور دوسرے قول کے مطابق سترہ سال بعد، ہر دو صورتوں میں مرزا قادیانی جھوٹا ثابت ہوا کیونکہ تئیس سال تو اس نے بھی مکمل نہیں کیے۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو سچ کرنے کے لیے اب ایک ہی صورت باقی رہتی ہے، یعنی دعویٰ الہام سے مدت کا شمار کیا جائے، جیسا کہ میاں محمود خلیفہ قادیانیت لکھتا ہے:

''بات یہ ہے کہ ابتدائے الہام سے مدت گنی جاتی ہے نہ کہ درمیانی دعوؤں سے اگر ابتدائی الہام شمار کرنے کے بعد تئیس سال گزر جائیں تو ایسا مامور سچا ثابت ہو گیا۔''

(حقیقۃ النبوۃ حصہ اول وانوار العلوم، ج:۲،ص:۳۹۳)

اُمت مرزائیہ ایسی قوم ہے کہ اگر انہیں مرزا کی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کے لیے مرزا کی ہی مخالفت اور تردید کرنی پڑے تو کر ڈالیں گے۔ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ یعنی مرزا قادیانی ''لَو تَقَوَّل'' کو محض وحی نبوت کے دعویٰ کے ساتھ خاص کرتا ہے اور اس کی اُمت دعویٰ الہام کے ساتھ، خواہ وہ کسی طرح کا بھی ہو۔

یہ پینترا بھی فیل ہو جاتا ہے کیونکہ ایسے افراد ہو گزرے ہیں جنہوں نے دعویٰ نبوت اور رسالت کے باوجود تئیس برس سے زیادہ کا عرصہ گزارا۔ مثلاً صالح بن حریف نامی ایک حکمران گزرا۔ اس نے اپنی قوم کے سامنے دعویٰ نبوت پیش کیا، اور ان کے لیے شریعت بنائی۔ اپنے اوپر قرآن نازل ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔ سورتیں تلاوت کر کے لوگوں کو سنایا کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ان میں سے بعض کے نام یہ تھے:

سورۃ ویل، سورۃ الجمل، سورۃ الفیل، سورۃ آدم، سورۃ نوح۔ کئی انبیاء کے نام پر سورتیں تھیں، اسی طرح سورۃ ھاروت و مارت، سورۃ ابلیس، سورۃ غرائب الدنیا وغیرہ۔ یہ سینتالیس سال بعد مشرق کی طرف یہ کہہ کر چلا گیا کہ جب میری ساتویں پشت حکمران بنے گی تو واپس آ جاؤں گا۔ (تاریخ ابن خلدون، ص: ۲۸۶، باب الخبر عن برغواطۃ من بطون المصامدۃ)

قادیانی وکیل اس کی مدت دعویٰ پر تو بحث نہیں کرتا کیونکہ ان کی مقرر کردہ مدت سے کافی زیادہ تھی، لیکن تین باتیں لکھیں:

(۱) اس نے اپنا کوئی الہام پیش نہیں کیا لہٰذا تقوّل نہ ہوا۔

(۲) اس نے اپنے آپ کو مہدی آخر الزمان ہونا خیال کیا۔

(۳) اپنے بیٹے الیاس کو طاقتور ہونے تک اپنا دین چھپانے کی وصیت کی اور اسلام کا لبادہ اوڑھنے کا کہا۔ (احمدیہ پاکٹ بک، ص: ۳۴۴، ۳۴۵)

قادیانیت اور انصاف؟ ممکن نہیں۔ اگر تاریخ ابن خلدون کو چند سطر پہلے پڑھ لیا جاتا تو سارا مسئلہ حل ہو جاتا، کیونکہ میری پیش کردہ عبارت موجود ہے جس سے تینوں باتوں کی توجیہہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ قادیانی وکیل نے اپنے آقا کی پیروی کرتے ہوئے جھوٹ بولا ہے۔ دوسری بات ہمارے موقف کو مزید تقویت دیتی ہے کہ اس نے نبوت کے ساتھ ساتھ مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور تیسری بات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دین ''اسلام'' سے ہٹ کر تھا اور اس کے پیروکار موجود تھے۔ فقط وقتی طور پر اپنے ماننے والوں کو دین چھپانے کا کہا اس سے دعویٰ کی نفی نہیں بلکہ اثبات ہوتا ہے۔ (فافھم وتدبیر)

بلکہ مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ نے اس کے خاندان میں سے نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کی فہرست تیار کی ہے اور ان سب کا وقت قادیانی اُمت کے مقرر کردہ مدت سے زیادہ بتایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدت دعویٰ	آغاز وانتہائے دعویٰ	نام مدعی
۴۷ سال	۱۲۷ھ سے ۱۷۴ھ تک	صالح بن حریف
۲۹ سال	۲۶۸ھ سے ۲۹۷ھ تک	ابومحمد بن معاذ
۲۸ سال	۳۴۱ھ سے ۳۶۹ھ تک	ابومنور عیسیٰ

(الاستقصاء لاخبار دول المغرب الاقصیٰ ص:۵۱۔۱۰۳ بحوالہ جھوٹے نبی ص:۱۴۸)

صالح بن حریف کے ترجمہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

بربر کے علاقہ میں اس کے پیروکار پائے جاتے تھے۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے ماننے والوں کے لیے نئی شریعت بنائی۔ اس کے بعد اس کی اولاد میں سے کسی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے فرمایا:

''اس کے پیروکار اس کی دوبارہ آمد کے منتظر رہے یہاں تک کہ ہمارے زمانہ یعنی ۴۵۰ھ میں اللہ تعالیٰ نے ان کا خاتمہ کر دیا۔''

(لسان المیزان ۳:۱۷۱)

بہائی مذہب کا بانی مرزا محمد حسین المعروف بہاء اللہ بعد از دعویٰ چالیس سال تک زندہ رہا۔

(۱) چنانچہ مرزائی اخبار الحکم لکھتا ہے:

''حضرت بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ۱۲۶۹ھ میں کیا اور آپ ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہے۔''

(الحکم: ۲۴، اکتوبر ۱۹۰۴ء ص:۴)

(۲) حضرت بہاء اللہ کا یہ دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔

(کتاب الفوائد، ۲۵، اخبار الحکم: ۱۰، ۱۷، نومبر ۱۹۰۴ء، ص:۴)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(۳) حضرت بہاء اللہ بعد از دعویٰ وحی چالیس سال تک زندہ رہے۔ آپ اپنے دعویٰ پر اخیر دم تک قائم رہے۔

(الحکم: ۲۴، اکتوبر ۱۹۰۴ء، ص: ۴، الحکم: ۱۰، ۱۷، نومبر ۱۹۰۴ء، ص: ۱۹، کتاب الفوائد، ص: ۳۵، ۲۶)

نوٹ:...... یہ حوالہ جات محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۳۰۹ سے لیے گئے ہیں، قادیانی جنہیں آج تک جھٹلا نہیں سکے، یہی نہیں بلکہ بہائی علماء اخبار الحکم کے مذکورہ حوالہ جات اپنی کتب میں مرزائیوں کے خلاف پیش کرتے ہیں۔ مثلاً: ''دین بہائی اور احمدیت'' ص: ۱۵۰ وغیرہ۔ یہ باتین مرزا قادیانی کی زندگی میں انہی کی اخبار میں شائع ہوئیں لیکن مرزا قادیانی تردید کی جرأت نہ کر سکا۔ لیکن آپ حیران ہوں گے کہ بعد میں مرزائیوں نے بہاء اللہ سے جان چھڑانے کے لیے مشہور کر دیا کہ یہ شخص مدعی الوہیت تھا اس لیے وہ ''لو تقوّل'' کی بحث سے خارج ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹا الہام منسوب کرنے کی بات ہے نہ کہ خود خدا بننے کی۔

یہ بات قادیانی اتنی تحدّی اور دھڑلے سے کرتے ہیں کہ بہائیوں کے متعلق تھوڑی سی معلومات رکھنے والا ان کی بیوقوفی پر ہنس کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں اب بھی بہائی کثرت موجود ہیں اور کئی مرزائی بہائی مذہب قبول کر چکے ہیں۔ بلکہ علامہ اقبال کا قول ہے:

''جلد یا بدیر قادیانیت بہائیت میں ضم ہو جائے گی۔''

(ہفت روزہ ختم نبوت ۷ تا ۱۳ جولائی ۱۹۸۹ء بحوالہ دین بہائی اور احمدیت، ص: ۱۴۷)

ان سے پوچھ لیا جائے کہ تم بہاء اللہ کو مدعی الوہیت تسلیم کرتے ہو یا کچھ اور؟ تو حقیقت نکھر کر سامنے آجائے گی۔

بہاء اللہ کے بیٹے عبدالبہاء نے لکھا ہے:

''مستقل انبیاء حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت مسیح، حضرت محمد ﷺ اور حضرت بہاء اللہ ہیں۔''

(مفاوضات عبدالبہاء، ص: ۱۱۴ بحوالہ بہاء اللہ اور مرزا، ص: ۲۰۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

از مولانا ثناء اللہ امرتسری مندرجہ احتساب قادیانیت جلد:۹،ص:۴۷۲)

کتاب اقدس جو بہاء اللہ کی مقدس ترین اور ام الکتاب شمار ہوتی ہے، میں لکھا ہے:

''ترجمہ بہائی)''میں خدا کی طرف سے آیا ہوں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

(قد بدئت من اللہ ورجعت الیہ''ص:۱۲۲ فقرہ نمبر:۱۲۹)

ایک مقام پر آسٹریا کے بادشاہ سے خطاب ہوا، لکھا ہے:

''قد جعلناہ مقبل العالم لذکری وانت نبذت المذکور اذ طهر بملکوت اللہ ربك، رب العالمین''

(کتاب اقدس،ص:۸۲ فقرہ نمبر:۸۵)

(بہائی ترجمہ)''یقیناً ہم نے وہ اسے مقام عطا کیا ہے جو میرے ذکر کے لیے مرجع عالم ہے لیکن اس کے باوجود تو نے اس وقت اس کا جو اس ذکر کا مذکور ہے، انکار کر دیا جب وہ اس خدا کی سلطنت کے ساتھ ظاہر ہوا جو تیرا اور تمام عالمین کا رب ہے۔''

کس قدر واضح الفاظ میں اللہ تعالیٰ اور بہاء اللہ کے مابین فرق ظاہر کیا گیا ہے۔

بہائیوں کے بقول بہاء اللہ پر کئی الواح نازل ہوئیں۔ان میں سے ایک لوح ابن ذئب ہے۔اس کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

''خدا کی پائندہ زندگی کی قسم! کہ''بہاء'' اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا اس کو تو اسی نے سخن آراء کیا ہے جس نے تمام اشیاء کو اپنے ذکر و ثناء میں گویائی بخشی، کوئی معبود نہیں مگر وہی یگانہ، یکتا، صاحب قدر مختار''

کتاب مذکورہ کے ص:۱۰ پر لکھا ہے:

''اے سلطان میں اور بندوں کی طرح ایک معمولی بندہ تھا اور راحت کے بستر پر آرام سے سویا ہوا تھا۔ کہ یکا یک خدا کی نسیم لطف مجھ پر ہو کر گزری اور جو کچھ ابتدائے آفرینش سے اب تک ظہور میں آیا اس کا اس نے مجھے علم دیا، یہ بات

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میری طرف سے نہیں ہے بلکہ اسی غالب باخبر کی طرف سے ہے، اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دنیا میں اس یک نام کی منادی کروں۔''

(لوح ابن ذئب طبع کراچی)

اتنے واضح الفاظ میں دعویٰ رسالت کے باوجود بہاء اللہ کی ایسی عبارت میں کہیں سے دعویٰ الوہیت اخذ ہوتا ہے؟ لیکن اس کی زندگی میں ہی اس مدعی الوہیت ہونے کا الزام لگا دیا گیا۔لیکن مفہوم وہی معتبر ہوتا ہے جو متکلم کی تصریحات کے خلاف نہ ہو۔

بہاء اللہ نے واضح لفظوں میں اس الزام کی تردید کر دی تھی۔لکھتا ہے:

''اے میرا ثنا خواں! جو کچھ ظالم میرے بارہ میں کہتے ہیں اس کو سن،بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ اس نے خدا پر بہتان باندھا ہے۔اور بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص فساد پھیلانے کے لیے ظاہر ہوا ہے۔سو ان کے لیے ہلاکت ہے اور وہ خود خدا کی رحمت سے دور ہیں۔کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ وہموں کے غلام ہیں۔''

(کلمات بہاء اللہ،ص:۱۲۲،مترجم از محفوظ الحق علمی بہائی)

بہاء اللہ نے دوسری جگہ لکھا:

''تم میں سے بعض لوگ میرے متعلق کہتے ہیں کہ یہ شخص خود اپنی نسبت الوہیت کا دعویٰ کرتا ہے۔خدا کی قسم! یہ بہتان عظیم ہے۔میں تو ایک بندہ ہوں، خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔خدائی کلام کو،اس کے رسولوں اور فرشتوں کو مانتا ہوں۔میری زبان،میرا دل، میرا ظاہر، میرا باطن، گواہی دے رہا ہے کہ خدا کے سوا کوئی خدا نہیں۔باقی سب اس کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں اور اس کے ارادہ سے بنے ہیں۔اس کے کوئی معبود نہیں، پیدا کرنے والا، اُٹھانے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا وہی ہے جس نے الوہیت کا دعویٰ کیا۔''

(سورہ الملوک،ص:۴۶)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اتنے واضح الفاظ میں تردید کے باوجود قادیانی اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں کیونکہ اسے تسلیم کرنے سے مرزا کی جھوٹی نبوت کا کباڑا ہو جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے باوجود بہاء اللہ کے متعلق علم رکھنے کے یہ الزام نہیں لگایا بلکہ مدعی مسیح موعود ہی لکھا۔ چنانچہ لیکچر لاہور میں لکھا ہے:

''آج پرچہ پیسہ کی خبر ۲۷/اگست ۱۹۰۴ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود ایرانی لاہور میں فروکش ہیں، وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں اور مجھ سے مقابلہ کے خواہش مند ہیں۔

(روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ۱۴۶)

یہ حکیم صاحب بہائی مذہب کے مبلغ تھے اور مختلف ممالک کے دورے پر نکلے تھے۔ چنانچہ لاہور پہنچ کر مرزا قادیانی کو للکارا۔ مرزا قادیانی کذاب نے پرانی عادات کے مطابق حیلے بہانے تراش کر راہِ فرار اختیار کی۔

بہرحال اس کے بعد مرزا قادیانی کذاب چار سال زندہ رہا لیکن کبھی بھی بہاء اللہ پر الوہیت کا الزام نہیں لگایا۔ لیکچر لاہور کے آخر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کی خط و کتابت اس سے بھی دو سال قبل یعنی ۱۹۰۲ء میں شروع ہو چکی تھی۔ (روحانی خزائن: ۲۰/ ۱۹۹)

طفیل ڈاکٹر صابر آفاقی بہائی کی کتاب ''لیکچر لاہور'' کے جواب میں دیکھیں۔ اس کی مکمل روئیداد لکھی ہے۔ نیز مرزا محمود ایرانی کی تصویر بھی دی ہے۔

بہاء اللہ کے دعویٰ ''مسیح موعود'' کے لیے بہائیوں کی کتاب ''ظہور مہدی و مسیح'' دیکھیں۔

قادیانی اس طرح کی عبارات پیش کر کے بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت ثابت کرتے ہیں۔ مثلاً تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا، محیط کل ہونے کا دعویٰ، تفصیل پاکٹ بک احمدیہ، صفحہ ۱۳۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اس طرح کی عبارات تو مرزا قادیانی کی بھی ہیں، تو کیا اُمت مرزائیہ مرزا قادیانی کو مدعی الوہیت تسلیم کرتے ہیں؟ مثلاً لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں ......اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا......پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا:

''اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ''

''پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔''

(تذکرہ ص:۱۹۹، ۲۰۰، مجموعہ الہامات مرزا)

قادیانی اگر اسے کشف کہہ کر تاویل کرنا چاہیں تو ان کے پیر و مرشد نے وہ دروازہ بھی بند کر دیا ہے۔ لکھتا ہے:

''حالت کشف بعینہٖ حالت بیداری ہے۔

(ازالہ اوہام، ص:۴۷۴)

دوسری جگہ لکھا ہے:

''انّما امرك اذا اردت شيئا ان تقول لهٗ كن فيكون''

''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔''

(تذکرہ، ص: ۵۲۵ مجموعہ الہامات مرزا)

سب مسلمان بخوبی جانتے ہیں کہ ''کُنْ فیکون'' کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اگر اس طرح کی عبارات سے قادیانی اُمت اپنے متنبّی کو مدعی الوہیت تسلیم نہیں کرتے، تو بہاء اللہ کس طرح مدعی الوہیت بنتا ہے؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر سورۃ الحاقہ کی ان آیات کا مطلب کیا ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے مولانا عبداللہ معمار رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اب رہا اصل دلیل کا معاملہ، سو بالکل واضح ہے۔ یہ آیت نبی ﷺ کے حق میں ہے اور آپ ﷺ ہی اس کے مخاطب ہیں۔ اس کی نظیر وہ آیت ہے جس میں ارشاد ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَ اِذًا لَّا تَّخَذُوْكَ خَلِيْلًاO وَ لَوْ لَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًاO اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًاO﴾ (بنی اسرائیل : 73-75)

''اور وہ کافر تو تجھے وحی الٰہی کے خلاف لے جانے میں کوشاں ہیں جو ہم نے تجھ پر اُتاری ہے، تاکہ تو ہم پر افتراء کرے اور وہ تجھے اس صورت میں دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو کسی قدر تو آجاتا ان کے داؤ میں۔ اس صورت میں ہم تجھے دنیا و آخرت میں دوگنا عذاب چکھاتے اور کوئی شخص بھی تجھے ہم سے نہ بچاسکتا۔''

پس جس طرح اس آیت میں خاص طور پر آنحضرت ﷺ مخاطب ہیں اسی طرح مرزائیوں کی پیش کردہ آیت ''لَوْ تَقَوَّلَ'' بھی مخصوص ہے نبی ﷺ سے۔ اس سے آپ ﷺ ہی مراد ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ جن کو اللہ تعالیٰ نے جملہ مخلوق سے بزرگ و برتر مراتب پر فائز کیا ہے اور نبوت کی اپنی تمام نعمتیں آپ ﷺ پر تمام کردی ہیں اور دنیا کی کوئی خوبی نہیں جو آپ ﷺ میں جمع نہیں کی گئی، باوجود اس کے بھی اگر آپ خدا پر افتراء کریں اور خدا کی بھیجی ہوئی وحی میں بعض افترایات ملا دیں تو خدا فرماتا ہے ہم آپ کی قطع وتین کردیں۔

(محمدیہ پاکٹ بک، ص:۳۰۲)

پہلی دفعہ بات تو یہ کہ قطعاً ممکن نہیں تھا کہ آپ ﷺ وحی الٰہی میں کچھ کوئی چیز اپنی طرف سے شامل کرتے۔ دوسری بات یہ کہ وحی نازل ہو رہی تھی، اُمت کا آپ کی نبوت پر مکمل ایمان تھا اور وحی الٰہی پر بھی مکمل یقین تھا، لہٰذا فرض بالمحال اگر آپ ﷺ سے کوئی ایسی چیز سرزد ہوجاتی تو لوگ اسے بھی وحی الٰہی سمجھتے۔ تیسری بات یہ کہ یہ بات اللہ تعالیٰ نے صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرکین اور معاندین کو خاموش کرانے کے لیے فرمائی تھی۔

ایک بڑے مغالطے کا ازالہ:

قرآن مجید سے یہی بات سامنے آتی ہے، کیونکہ ذات باری تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والون کو بسا اوقات دنیا میں فوائد حاصل ہوتے ہیں البتہ اُخروی کامیابی ان کے نصیب میں نہیں۔ اکثر گمراہ لوگوں کو دنیوی فوائد ملنے کی بنا پر یہ مغالطہ ہو جاتا رہا ہے کہ اللہ ہم سے خوش ہے جو ہمیں یہ انعامات نصیب ہو رہے ہیں۔ آیئے ذرا قرآن مجید کا مطالعہ فرمایئے۔ فرمایا:

﴿قُلۡ مَنۡ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا﴾ (مریم: 75)

''کہہ دیجئے کہ جو گمراہی میں ہوتا ہے اللہ رحمان اس کو خوب لمبی مہلت دیتا ہے۔''

ثابت ہوا گمراہ انسان کا فی الفور پکڑا جانا لازمی نہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ قَالَ اُوۡحِيَ اِلَيَّ وَلَمۡ يُوۡحَ اِلَيۡهِ شَيۡءٌ وَّمَنۡ قَالَ سَاُنۡزِلُ مِثۡلَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَوۡ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ فِيۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوۡۤا اَيۡدِيۡهِمۡ اَخۡرِجُوۡۤا اَنۡفُسَكُمُ اَلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡهُوۡنِ بِمَا كُنۡتُمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ غَيۡرَ الۡحَقِّ وَكُنۡتُمۡ عَنۡ اٰيٰتِهٖ تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴾ (الانعام: 93)

''اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے، یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی، اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو، آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ﴾ (العنکبوت : 68)

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افتراء کرے یا جب حق اس کے پاس آجائے وہ اسے ناحق بتلائے؟ کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہ ہوگا؟''

ان دونوں آیات میں مفتری علی اللہ کو مرنے کے بعد سزا ملنے کا تذکرہ ہے۔فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ○مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○﴾ (النحل : 116-117)

''سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں، انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔''

اس آیت میں مفتری علی اللہ کو ''متاع قلیل'' ملنے کی وضاحت ہے اور قرآن مجید بتاتا ہے کہ دنیوی فوائد وثمرات کا نام متاع قلیل ہے۔فرمایا:

﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى﴾ (النساء : 77)

''آپ کہہ دیجئے کہ دنیا کی سودمندی تو بہت ہی کم ہے اور پرہیزگاروں کے لیے تو آخرت ہی بہتر ہے۔''

دوسرے مقام پر فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ﴾ (التوبة : 38)

''نہیں ہے دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلے میں مگر تھوڑا سا۔''

مطلب یہ کہ دنیا کا سامان آخرت کے مقابلے میں بہرصورت ''متاعِ قلیل'' ہی ہے۔

ایک جگہ پر فرمایا:

﴿مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ﴾ (آل عمران : 197)

''یہ تو بہت تھوڑا فائدہ ہے۔اس کے بعد ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے اور وہ بُری جگہ ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ان آیات سے معلوم ہوا کہ متاع قلیل سے مراد دنیوی عیش وعشرت اور فوائد ہیں۔ البتہ اُخروی فلاح وکامیابی مفتری علی اللہ کو نہیں ملے گی۔

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ Oمَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ O﴾ (یونس: 69-70)

''آپ کہہ دیجئے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ افتراء کرتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ یہ دنیا میں تھوڑا سا عیش ہے، پھر ہمارے پاس ان کو آنا ہے، پھر ہم ان کو ان کے کفر کے بدلے سخت سزا چکھائیں گے۔''

اس آیت کا تو ذات باری تعالیٰ کی نسبت جھوٹ گھڑنے والوں کے لیے واضح دنیوی فوائد وثمرات ملنے کا تذکرہ ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ کامیابی نہ ملنے کا تعلق روز قیامت سے ہے دنیا سے نہیں۔

سورۂ یونس کی اس آیت کی مزید توضیح حسب ذیل آیت سے بھی ہوتی ہے:

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ﴾ (الاعراف: 37)

''سو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا بتلائے؟ ان لوگوں کے نصیب کا جو کچھ مقدر میں ہے ان کو مل جائے گا، یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی جان قبض کرنے آئیں گے تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم سے سب غائب ہو گئے اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کریں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور فرمائیں آیت ہذا میں ایسے لوگوں کو ان کے مقدر کا رزق اور عمر وغیرہ ملنے کی وضاحت ہے جس سے معلوم ہوا کہ مفتری علی اللہ کو طبعی چیزیں، عمر، رزق کی فراوانی، پیروکاروں کی چھوٹی، بڑی جماعت اور اس طرح کے اور دنیوی فوائد وکامیابیاں مل سکتی ہیں۔

خلاصۂ کلام:

خلاصہ یہ ہوا کہ ان آیات اور جھوٹے مدعیان مثلاً صالح بن حریف، اس کی اولاد، بہاء اللہ وغیرہ اور بذات خود مرزا قادیانی کے حالات مدنظر رکھ کر یہی ثابت ہوتا ہے کہ سورۃ الحاقہ کی زیر بحث آیات میں خاص آنحضرت ﷺ مخاطب ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عام قانون بیان نہیں کیا۔ اور مدعیانِ نبوت کا ذبہ کو چند روزہ دنیوی فوائد وثمرات اور عزت واقتدار سے کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور مغالطہ میں نہ رہنا چاہیے کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو اللہ ہمیں کیوں نہیں پکڑ لیتا؟ اور بجائے پکڑنے کے وہ رنگا رنگ انعامات سے ہمیں سرخرو کیوں کرتا؟ بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں کو ایک مہلت دے رکھی ہے۔ انجام کار وہ خوفناک عذاب سے دو چار ہو کر رہیں گے۔ کیونکہ وہ ہدایت کی طرف آتے نہیں۔ اور جو گمراہی ہی چاہتے ہیں بھلا انہیں ہدایت کب ملتی ہے؟

❀❀❀

حجت نہ پیش کیجئے فضول میں
ہم انتہاپسند ہیں محبت رسول ﷺ میں
بعد از خدا، بزرگ توئی، قصہ مختصر
کوئی مزاکرہ نہ لچک اس اصول میں
اک رات کائنات دکھائی گئی ہمیں
سدرہ تک حضور کے قدموں کی دھول میں
اشعار نے وضو کیا ہو گا درود سے
تاخیر اس لیے ہوئی ہو گی نزول میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء اور مرزا قادیانی کی وراثت میں فرق

حدیث رسول ﷺ ہے:

((حدثنا القعنبی عن مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عاشة أنها قالت إن أزواج النبی (ﷺ) حین توفی رسول الله (ﷺ) أردن أن یبعثن عثمان بن عفان إلی أبی بکر الصدیق فیسألنه ثمنهن من النبی (ﷺ) فقالت لهن عاشة ألیس قد قال رسول الله (ﷺ) لا نورث ما ترکنا فهو صدقة.))

(سنن ابوداؤد، جلد دوم، حدیث نمبر: 1209)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ (ﷺ) کی وفات ہوگئی تو آپ کی ازواج نے چاہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا آٹھواں حصہ طلب کرنے کے لیے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھیجیں جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کو بطور میراث پہنچتا تھا تو حضرت عائشہ نے ان سے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ) نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو مال چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

ایک اور حدیث ہے:

((نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث (بخاری کتاب خمس—فضاهل اصحاب النبی—مغازی فرائض، مسند احمد بن حنبل(بحواله مرزائی پاکٹ بك) قسطلانی، الاحتجاج للشیخ الطبرسی ج:1 ص97، تاریخ مدینة دمشق ج:30 ص311 ح، شرح نهج البلاغة ج: 16 ص: 251، 6442)

''ہم انبیاء کا گروہ ہیں نہ ہم کسی کے (مال میں) وارث ہیں نہ ہماری کوئی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وراثت (مالی) ہے۔"

ایک اور صحیح حدیث ہے:

((ان العلماء ورثة الانبياء، ان الانبياء لم يورثوا دينا را ولا درهما انما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر.))

(ابن ماجه ص 20 باب فضل العلماء)

علماء انبیا کے وارث ہیں، انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں بلکہ ان کا علم ہوتا ہے"جس نے اس میں کچھ پا لیا اس نے وافر پا لیا۔"

احادیث سے معلوم ہوتا ہے انبیاء کے مال کی کوئی وراثت نہیں ہوتی نہ ہی ان کی اولادیں اس کا مالک ہوتی ہیں بلکہ انبیاء کی وراثت ان کا علم ہوتا ہے۔ یہی وجہ تھی جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے استدعا کی کہ رسالت مآب ﷺ کے اس ترکہ میں سے جو اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم ﷺ کو بطور فیئ عنایت فرمایا تھا ان کا میراثی حصہ ان کو دے دیں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ فرما گئے ہیں کہ ہمارے مال میں عمل میراث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔

اسی بات کی تائید کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جس کے دستاویز سے حضرت صدیق اکبر نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو آنحضرت ﷺ کے خالص مال سے ورثہ نہ دیا باوجودیکہ انہوں نے مطالبہ بھی کیا اور آنحضرت ﷺ نے بیٹی بیٹے وغیرہ وارثوں کو اس حالت میں محروم الارث ٹھہرایا ہے جب کہ وہ اپنے مورث کو قتل کر دیں یا وارث و مورث کے مذہب میں اختلاف ہو جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان احادیث کو قبول فرمایا اور ان پر عمل کیا اور ان احادیث سے مستغنی ہو کر آیت میراث کے عمل پر اکتفا نہ کیا۔"

(روحانی خزائن، کمپیوٹرائزڈ: جلد۔4، الحق لدھیانہ: صفحہ 60)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ شبہات کا ازالہ:

یہاں کچھ شبہات پیدا ہوتے ہیں بلکہ کہا جائے پیدا کیا جاتے ہیں۔ آئیں دیکھتے ہیں وہ کیا ہیں اور ان کا جواب کیا ہے۔

(1) یہ حدیث صرف حضور ﷺ کے لیے خاص تھی:

مرزائیہ پاکٹ بک میں ہے:

"یرید بذالك نفسه"(بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر جلد 3 صفحہ 11) ''یعنی آنحضرت ﷺ کی اس مراد صرف اپنا وجود تھا۔ باقی انبیاء کی وراثت کے متعلق بیان کرنا مقصود نہ تھا۔'' (پاکٹ بک صفحہ 699)

جواب:...... حدیث میں لفظ ہے ''الانبیاء'' جو کہ جمع ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے اس سے مراد سب انبیاء کرام تھے۔ مرزا قادیانی کی عبارت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ یہاں انبیاء سے مراد گروہ انبیاء ہے یعنی سارے نبی "یرید رسول نفسه" کا یہ مطلب ہے کہ اس حکایت کرنے سے محض انبیاء سابقین کے حالات کو بیان کرنا مقصود نہیں تھا۔ بلکہ اس واقعہ کو ذکر کر کے یہ ظاہر کرنا تھا کہ جملہ انبیاء کی طرح میرے ترکہ میں بھی وراثت جاری نہ کی جائے۔ چنانچہ قسطلانی اس خصوصیت کی نفی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:"یرید رسول الله نفسه و کذا غیره من الانبیاء بدلیل قوله فی الروایة الاخری انا معاشر الانبیاء فلیس خاصا به علیه السلام" (قسطلانی مطبوعه نو الکشور ج۵ ص 157) "کذا نفیا بقوله فی الحدیث الآخر انا معاشر الانبیاء لانورث فلیس ذالك من الخصائص" (قسطلانی مطبوعه نو الکشور ج 9 ص342)

جس طرح بخاری کی حدیث "لعن الله الیهود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء هم مساجدا یحذر ما صنعوا" (بخاری ج 1 ص62، مشکوٰۃ ص 69، باب المساجد) اور دوسری روایت "عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله علیه السلام لعن الله الیهود اتخدوا قبور انبیائهم مساجد قالت فلولا ذالك لابرز قبره انه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خشی ان یتخذ و امسجداً" (مسلم ج 1ص 201 باب النهی عن بناء المسجد علی القبور) میں "یحذر ماصنعوا اورانه خشی ان یتخذ مسجد" سے آنحضرت علیہ السلام کی خصوصیت ظاہر نہیں ہوتی۔اسی طرح "یرید رسول الله" سے حضور علیہ السلام کی خصوصیت سمجھنا درست نہیں ہے۔

(2) قرآن کریم میں ہے:

﴿وَ اِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّ رَآءِ یۡ وَ کَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا فَہَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّاo یَّرِثُنِیۡ وَ یَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ وَ اجۡعَلۡہُ رَبِّ رَضِیًّاo﴾ (مریم : 5، 6)

''اور میں ڈرتا ہوں اپنے پیچھے اپنے رشتہ داروں سے اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو اے میرے مالک! مجھے اپنے یہاں سے ایک ایسا جانشین عطا فرما دے۔ جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب کے خاندان کا بھی اور اے میرے رب اس کو ایک پسندیدہ انسان بنا۔''

اگر غور کیا جائے تو یہاں پر دو قرینے ایسے پائے جاتے ہیں جن سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ یہاں پر وراثت سے مراد مالی وراثت نہیں۔جیسا کہ اہل زیغ وضلال کا کہنا ہے۔ کیونکہ اگر یہاں مالی اور نسبی میراث مراد ہوتی تو پھر یَـرِثُـنِیْ "جو کہ وارث ہو میرا" کی دعاء کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔کیونکہ مالی میراث تو خود بخود انسان کی اولاد کو ملتی ہے۔اسی طرح وَیـرِثُ مِـنْ آلِ یَعْقُوْبَ کا ارشاد یہ معنی لینے کے خلاف ہے کہ آلِ یعقوب کی مالی وراثت کے مستحق تو پہلے ہی سے موجود تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے کے آلِ یعقوب علیہ السلام کا دنیاوی میراث کے اعتبار سے وارث بننے کے کوئی معنی ہی نہیں تھے۔پھر یہ خیال کرنا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو اپنے مال و دولت کی فکر تھی کہ کہیں میرے گھر سے نکل کر بنی اعمام اور دوسرے رشتہ داروں میں نہ پہنچ جائے،نہایت پست اور ادنیٰ خیال ہے۔

(3) قرآن کریم میں اللہ کا فرمان عالی شان ہے:

﴿وَوَرِثَ سُلَيۡمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمۡنَا مَنۡطِقَ الطَّيۡرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُo﴾ (النمل : 16)

''اور سلیمان علیہ السلام کو ہم نے داؤد علیہ السلام کا جانشین بنایا اور اس نے کہا اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کی چیزیں عطا ہوئی ہیں بلاشبہ یہ کھلا فضل ہے۔''

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ وراثت کا لفظ کسی کے بعد آنے والے پر بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً:

﴿وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا﴾

(الاحزاب : 27)

''اور خدا نے تمہیں وارث بنا دیا ان (یہودیوں) کی زمین کا ان کے گھروں کا ان کے مالوں کا اور (اس علاوہ) ایسی زمین کا بھی جس پر تم نے ابھی تک قدم بھی نہیں رکھے۔''

یہاں اورثکم سے وراثت عرفی اور اصطلاحی وراثت ہرگز مراد نہیں ہے بلکہ یہاں مسلمانوں کے یہودیوں کی املاک پر قبضہ دیے جانے کو وراثت کا نام دیا گیا ہے۔ اسی طرح سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے وارث کہنے کا یہی مطلب ہے کہ ان کو علم و حکمت داؤد علیہ السلام کے بعد عطا فرمائی گئی۔

یہاں وراثت سے مراد وراثت مالی نہیں بلکہ وراثت علمی ہے کی دلیل اسی قول کے فوراً بعد يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ کے الفاظ بھی ہیں۔ قرآن کریم کی اس آیت کی تشریح میں جمہور مفسرین نے یہی کہا ہے۔ دیکھیں (ابن کثیر، روح، مراغی، صفوۃ، خازن اور مدارک وغیرہ) اس کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ حضرت داؤد کے روایات کے مطابق اٹھارہ بیٹے تھے (بعض کے مطابق بارہ اور بعض کے مطابق انیس)، اگر یہاں مال و دولت کی وراثت مراد ہوتی تو آپ علیہ السلام کے دوسرے بیٹوں کا بھی ذکر ہوتا نہ کہ صرف حضرت سلیمان علیہ السلام کا کہ اس میراث کا حصہ سب کو برابر ملتا نہ کہ اکیلے کسی ایک بیٹے کو۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ صرف حضرت سلیمان علیہ السلام تو وارث بن جائیں اور باقی بیٹے محروم رہ جائیں۔ پھر وراثت ذاتی املاک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہوا کرتی ہے۔حکومت میں وراثت جاری نہیں ہوتی وہ ایک قومی امانت ہے۔جس میں امیر کو قوم اور مالک کی مرضی کے بغیر کسی قسم کے تصرف کرنے کا حق نہیں ہوتا۔حدیث مرفوع ہے:

((عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اسْتَعْمِلْنِي ، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ ، إِلا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا ، وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا.)) (صحيح مسلم ، جلد سوم ، حديث نمبر 222 ، السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 18596)

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آپ ﷺ مجھے عامل نہ بنائیں گے تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے کندھے پر مار کر فرمایا: اے ابوذر! تو کمزور ہے اور یہ امارت امانت ہے اور یہ قیامت کے دن کی رسوائی اور شرمندگی ہے سوائے اس کے جس نے اس کے حقوق پورے کئے اور اس بارے میں جو اس کی ذمہ داری تھی اس کو ادا کیا۔''

لہٰذا سلیمان علیہ السلام کے وارث ہونے کے یہ معنے ہیں کہ وہ اپنے والد ماجد کے بعد حکومت کے تخت پر متمکن اور جلوہ افروز ہوئے نہ یہ کہ انھیں یہ میراث ملی۔ یہاں ایک دلچسپ بات عرض کرتا چلوں مصنفہ مرزائی پاکٹ بک نے طبع 1932ء میں اہل تشیع حضرات کو جواب دیتے ہوے لکھا تھا:

''يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ والی آیت میں جو استثناء ہے وہ آپ ﷺ کی ایک صحیح حدیث کی وجہ سے ہے جو بخاری ومسلم بلکہ تمام صحاح میں مذکور ہے اور وہ نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنبياءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ ہے اگر کہا جائے کہ یہ حدیث (نحن معاشر الانبياء) اس لیے صحیح نہیں کہ قرآن شریف کے خلاف ہے۔کیونکہ قرآن کریم میں ﴿وَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ﴾ (النمل) ﴿فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ﴾ (مریم) آیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان آیات میں روحانی ورثہ مراد ہے نہ کہ مالی ورثہ۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(احمدیہ پاکٹ بک صفحہ 245، طبعہ 1932ء)

مگر جب مولانا عبداللہ معمار صاحب نے مرزا صاحب کی وراثت پر مرزا جی کو جھوٹا ثابت کیا تو اگلے ایڈیشنز میں تحریف کر دی گئی۔ مؤلف مرزائی پاکٹ بک نے بعد کی اشاعت میں "اگر کہا جائے کہ یہ حدیث صحیح نہیں" سے ماقبل کی عبارت کو تو رہنے دیا ہے لیکن مابعد کی عبارت کو نکال دیا۔

مصنف مرزائی پاکٹ بک نے اس کے علاوہ امام رازی رحمہ اللہ کی کچھ تشریحات لکھ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ انبیاء کو وراثت ملی۔ پہلی بات یہ ہے کہ احادیث صحیحہ اور کثیر احادیث سے جب یہ بات ثابت ہے انبیاء کی وراثت علمی ہوتی ہے اس کے بعد اگر امام رازی رحمہ اللہ نے بھی کچھ ایسی بات لکھی جو اس کے مخالف ہے تو وہ بات ہرگز ہرگز حدیث رسول ﷺ کے آگے حجت نہیں ہوسکتی۔

پھر امام رازی رحمہ اللہ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"أما قوله تعالى : (وورث سليمان داود) فقد اختلفوا فيه ، فقال الحسن: المال ؛ لأن النبوة عطية مبتدأة ولا تورث ، وقال غيره : بل النبوة ، وقال آخرون : بل الملك والسياسة ، ولو تأمل الحسن لعلم أن المال إذا ورثه الولد فهو أيضا عطية مبتدأة من الله تعالى ، ولذلك يرث الولد إذا كان مؤمنا ولا يرث إذا كان كافرا أو قاتلا ، لكن الله تعالى جعل سبب الإرث فيمن يرث الموت على شرائط ، وليس كذلك النبوة لأن الموت لا يكون سببا لنبوة الولد فمن هذا الوجه يفترقان، وذلك لا يمنع من أن يوصف بأنه ورث النبوة لما قام به عند موته ، كما يرث الولد المال إذا قام به عند موته ؛ ومما يبين ما قلناه أنه تعالى لو فصل فقال : وورث سليمان داود ماله لم يكن لقوله : (وقال يا أيها الناس علمنا منطق الطير) معنى ، وإذا قلنا وورث مقامه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من النبوة والملك حسن ذلك لأن تعليم منطق الطير يكون داخلا في جملة ما ورثه، وكذلك قوله تعالى: (وأوتينا من كل شيء) لأن وارث الملك يجمع ذلك ووارث المال لا يجمعه وقوله: (إن هذا لهو الفضل المبين) لا يليق أيضا إلا بما ذكرنا دون المال الذي قد يحصل للكامل والناقص، وما ذكره الله تعالى من جنود سليمان بعده لا يليق إلا بما ذكرناه، فبطل بما ذكرنا قول من زعم أنه لم يرث إلا المال، فأما إذا قيل: ورث المال والملك معا فهذا لا يبطل بالوجوه التي ذكرناها، بل بظاهر قوله عليه السلام: نحن معاشر الأنبياء لا نورث"

(تفسیر رازی جلد 24 صفحہ 186)

"اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ﴾ "اور داود کے وارث سلیمان ہوئے" اس کی تفسیر میں اختلاف ہے، حسن بصری فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مال ہے کیونکہ نبوت محض عطائی ہوتی ہے وراثت میں نہیں ملتی، اوروں نے کہا بلکہ اس سے مراد نبوت ہے بعض نے کہا اس سے مراد حکومت اور سیاست ہے، حسن بصری غور فرماتے تو جان لیتے کہ اگر اولاد مال کی وارث بنتی ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی عطا ہوتی ہے اسی لیے اولاد اگر مسلمان ہو تو وارث بنتی ہے، کافر یا قاتل ہو تو وارث نہیں بنتی، مگر اللہ تعالیٰ نے موت کے سبب وارث بننے کو کچھ باتوں سے مشروط کر دیا جبکہ نبوت کا معاملہ ایسا نہیں کیونکہ موت اولاد کی نبوت کا سبب نہیں بنتی اس لحاظ سے دونوں میں فرق ہوا، مگر جب بیٹا والد کی موت کے بعد اس کے قائم مقام ہو تو پھر یہ کہنے مین کوئی ممانعت نہیں کہ وہ نبوت کا وارث بنا جیسا کہ اولاد مال کی وارث بنتی ہے جب وہ موت کے وقت اس کی ذمہ دار بنتی ہے۔ ہمارے دعوے کی مزید وضاحت اس سے ہوتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو بیان کرتے ہوئے فرماتے "وورث سلیمان داود مالہ" کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سلیمان مال میں داود کے وارث بنے'' تو پھر یہ بات بے معنی ہوتی کہ ''وَقَالَ یَاأَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ'' ''اور کہنے لگے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے'' مگر اگر یہ کہا جائے کہ مقامِ نبوت اور حکومت مین وارث بنے تو یہ مناسب معنی ہوتا کیونکہ پرندوں کی بولی سیکھنا بھی اس میں شامل ہوتا جوان کو وراثت میں ملا، اسی کے مثل اللہ کا فرمان ''وَأُوتِینَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ'' ''اور ہمیں ہر چیز عطا فرمائی گئی ہے'' ہے۔ کیونکہ وارثِ حکومت کو یہ سب کچھ حاصل ہے جبکہ وارثِ مال کو نہیں اور اللہ کا فرمان ''إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِینُ﴾.... ''بلاشبہ یہ کھلا ہوا فضل ہے۔'' بھی اسی کے مناسب ہے جو ہم نے بیان کیا نہ کہ مال جو کسی بھی کامل یا ناقص کو حاصل ہوسکتا ہے، پس اس توضیح سے محض وراثتِ مال کے دعویدار کا قول باطل ثابت ہوا، ہاں اگر یہ کہا جائے کہ مال وسلطنت دونوں کے وارث بنے تو یہ ان وجوہات کی بنا پر تو باطل نہ ہوگا جو ہم نے بیان کیں مگر یہ حدیث ''ہم انبیاء کی جماعت کا کوئی وارث نہیں ہوتا'' کے ظاہری مفہوم کی بنا پر باطل ہے۔''

یہ قول ''مگر جب بیٹا والد کی موت کے بعد اس کے قائم مقام ہو تو پھر یہ کہنے میں کوئی ممانعت نہیں کہ وہ نبوت کا وارث بنا جیسا کہ اولاد مال کی وارث بنتی ہے جب وہ موت کے وقت اس کی ذمہ دار بنتی ہے''

اسی لیے بعض تراجم میں ورث کا معنی قائم مقام بنے ہے، علامہ رازی کی مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہو کہ بیٹا نبوت اور سلطنت میں والد کا قائم مقام بنے گا تو پھر اس طرح کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس کا وارث بنا جیسا کہ اولاد والد کی موت کے بعد مال میں اس کے قائم مقام ہوتی ہے۔ جیسا کہ سورہ مریم کی آیت ''یرثنی ویرث من آل یعقوب'' کی تفسیر میں علامہ رازی نے زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔

اسی آیت کی تفصیل میں پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ یہاں وراثت کا لفظ قبضہ میں آنے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہ ملکیت میں آنے کے معنوں میں آیا ہے اور اسی بات کو امام رازی رحمہ اللہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں یہ بات "نحن معاشر الأنبياء لا نورث" کے بظاہر ہے مگر غلط نہیں۔

کیا مرزا قادیانی کو وراثت مالی ملی؟ اور کیا اس کی اولاد اس کے مال کی وارث بنی؟

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں اور میری نسبت شک رکھتے ہیں کیوں اس زمانہ کے کسی پادری سے میرا مقابلہ نہیں کراتے۔ کسی پادری یا پنڈت کو کہہ دیں کہ یہ شخص درحقیقت مفتری ہے اس کے ساتھ مقابلہ کرنے میں کچھ نقصان نہیں ہم ذمہ وار ہیں پھر خدا تعالیٰ خود فیصلہ کر دے گا۔ میں اس بات پر راضی ہوں کہ جس قدر دنیا کی جائیداد یعنی اراضی وغیرہ بطور وراثت میرے قبضہ میں آئی ہے بحالت دروغ گو نکلنے کے وہ سب اس پادری یا پنڈت کو دے دوں گا۔''

(روحانی خزائن، کمپیوٹرائزڈ: جلد 5، آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 348)

تحریر کی کسی تشریح کی ضرورت نہیں مرزا قادیانی نے خود کھلے الفاظ میں قبول کیا ہے کہ اس کو وراثت مالی، املاک میں سے حصہ ملا۔

مرزا قادیانی کی طرح مرزا قادیانی کی اولاد بھی اس کی وارث ہوئی۔

(دیکھیں خادم گجراتی یہ تحریر)

''تمہارا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود (جعلی) کی بیٹیوں کو ورثہ نہیں ملا سفید جھوٹ ہے۔ کاغذات مال اس امر کے گواہ ہیں کہ حضرت اقدس (لعنۃ اللہ علیہ) کی دونوں بیٹیوں کو شریعت اسلام کے عین مطابق پورا پورا حصہ دیا گیا اور وہ اپنے اپنے حصوں پر قابض ہیں۔'' (مرزائیہ پاکٹ بک صفحہ 700)

پس انبیاء کی وراثت علم اور حکمت ہوتی ہے مگر انگریز کے خود کاشتہ ''نبی'' کی وراثت جائیدادیں ہوتی ہیں۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اور قادیانی...... دو الگ اُمتیں

تحریر: مولانا سید محمد داؤد غزنوی نور اللہ مرقدہ

قادیانی گروہ، ایک طرف حضور خاتم النّبیین ﷺ کے بعد مرزا غلام احمد کو نبی اللہ تسلیم کرتا ہے (لاہوری مرزائی بھی ۱۹۱۴ء تک بابانگ دہل یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ ازاں بعد مرزا محمود سے شدید اختلافات کے باعث وہ ربوی جماعت سے علیحدہ ہوئے تو انہوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے مرزا غلام احمد کی نبوت سے بظاہر انکار کر دیا۔ لیکن وہ اس کی نبوت کے تمام تقاضوں پر اب بھی ایمان رکھتے ہیں) اور اسی کے ساتھ ان کا اصرار یہ ہے کہ انہیں مسلمان بھی قرار دیا جائے۔ اس موضوع پر برصغیر کے عظیم المرتبت دینی مفکر و قائد حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی نور اللہ مرقدہٗ کا ایک اہم مقالہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ (ادارہ)

اسلام اور قادیانیت کا مسئلہ، اسلامی دنیا میں اپنی قسم کا بالکل نیا مسئلہ ہے، یہ ایک فتنہ ہے لیکن یہ فتنہ ہر اعتبار سے پہلے فتنوں سے زیادہ اہم، زیادہ وسیع، زیادہ منظّم اور حکومت کی پشت پناہی کے ساتھ خود کاشتہ پودے کی طرح پرورش پا رہا ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلام کی سیزدہ صد سالہ زندگی میں اس سے قبل کبھی بھی اُمتِ مسلمہ کو اس قسم کے فتنہ سے سابقہ نہیں پڑا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نئے مذہب کی بنیاد اس ''غلام آباد'' میں اس وقت رکھی جب کہ ہندوستان کے مسلمان اپنی محکومی اور غلامی کی وجہ سے مذہبی اور سیاسی پستی کے انتہاء کو پہنچ چکے تھے اور بظاہر اس رقابت اور تعبد (فلاحی) سے نکلنے اور حریت و آزادی کے لیے سر اُٹھانے کی کوئی اُمید نہ رہی تھی اس وقت بانی فرقہ نے مسلمانوں کی درماندگی اور ذلت کا یقین رکھتے ہوئے اور مسلمانوں کی پستی کو ابدی زوال خیال کرتے ہوئے مجددیت، مہدویت، مسیحیت اور نبوت کے دعاوی کو بتدریج پیش کیا۔ جوں جوں حکومت وقت کی آئینی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرفت اس بدقسمت ملک کے رہنے والوں پر قوی تر ہوتی گئی بانی فرقہ اپنے دعاوی کو پہلے سے بلند وارفع کرتا چلا گیا۔حتی کہ وہ وقت آ گیا جب کہ بانی فرقہ کو یقین آ گیا کہ حکومت کا دیا ہوا امن و امان جہاں اس کے دعاوی کی بلاخطر اشاعت اور آزادانہ تبلیغ کا حصہ ہے، وہاں حکومت کی قوت وسطوت ملک پر وہ سکہ بٹھا چکی ہے کہ دعاوی کو اگر انتہائی منزل تک پہنچا کر بالکل نئے مذہب اور نئی اُمت کی بنیاد رکھ دی جائے، تو مسلمانوں کی کوئی قوت مزاحم نہ ہو سکے گی۔ بلکہ بہت ممکن اور قریب قیاس ہے کہ نئی اُمت کی تجویز حکومتِ وقت کے منشاء کے مطابق ہو اور اس کے حاکمانہ اغراض کو زیادہ مستحکم کرنے والی ثابت ہو۔

نئی اُمت کی تشریح:

وہ مسلمان جو اس خطرناک غلطی پر ہیں کہ قادیانی گروہ اسلام کا ایک فرقہ ہے اور اسے اسلام اور اُمت مسلمہ سے الگ ایک نیا فرقہ یا نئی اُمت کہنے کو اور اس کے خلاف کفر کے فتوے صادر کرنے کو تنگ خیالی اور اتحاد اور اسلام کے منافی سمجھتے ہیں ان کے لیے اس سلسلہ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ بانی فرقہ اور اس کے خلفاء و جانشینوں کے اقوال کا یہاں مختصر ذکر کروں، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب تبلیغ اسلام کی آڑ میں اپنی پیری مریدی کا حلقہ کافی وسیع کر لیا اور مختلف پیشگوئیوں اور ان کی عجیب وغریب تشریحات کو شائع کر کے مریدوں کی عقیدت مندی کو وقتاً فوقتاً امتحان لے کر پرکھ کر مجددیت، مسیحیت اور نبوت کی منزلیں جب بتدریج طے کر لیں تو کس طرح اس نے ایک نئے مذہب اور نئی اُمت کے قیام کا اعلان کیا۔ اور اپنے نہ ماننے والے کے تمام مسلمانوں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کیا اور اس کے سوا اس کے لیے کوئی چارہ کار نہ تھا کہ اپنی جماعت کو ایک علیحدہ نظام اور الگ اُمت بنانے کے لیے ہر اس فرد بشر کو جو اسی کی نبوت کا قائل نہ ہو، کافر قرار دے اور ان سے قطع تعلق کا اعلان کرے۔

دعویٰ نبوت بدرجۂ کمال:

مختلف دعاوی بتدریج اپنے مریدوں سے منوانے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوائے نبوت کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور ایک نبی، اور ایک اُمت، اس کی شریعت اور اس کی کتاب اور اس کی ارض حرم غرض پوری نقالی کے واسطے یہ اعلان وقتاً فوقتاً کرتا رہا:

”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی لکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے، جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔“

(تتمہ حقیقت الوحی،ص: ۶۸ وروحانی: ۲۲/۵۰۳)

”خدا نے میرے ہزار نشانوں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت ہی کم نبی گزرے ہیں جن کی تائید کی گئی۔ لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں، وہ خدا کے نشانوں سے کچھ فائدہ بھی نہیں اُٹھاتے۔“

نبوت کی تشریح:

مرزا غلام احمد کی نبوت کے متعلق کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے۔ اس کے خلیفہ دوم اور اس کے بیٹے میاں محمود کی بعض عبارات نقل کرتا ہوں، جس سے معلوم ہوجائے گا کہ یہ لوگ مرزا کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح حقیقی نبی مانتے ہیں۔

”میں حضرت مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق لکھ آیا ہوں کہ نبوت کے حقوق کے لحاظ سے وہ ایسی ہی نبوت ہے جیسے اور نبیوں کی۔ صرف نبوت کے حاصل کرنے کے طریقوں میں فرق ہے۔“

(القول الفصل،ص: ۲۳)

پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے اس معنی سے مرزا صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی کے دعویدار ہیں۔

صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ:

صرف دعوائے نبوت پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا دیکھئے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند اوامر بیان کیے اور اپنی اُمت کے لیے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔
اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
﴿إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولٰى ۝ صُحُفِ إِبْرٰهِيمَ وَمُوسٰى ۝﴾
''یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔''

(اربعین نمبر:۴،ص:۴ وروحانی خزائن: ۱۷/ ۴۳۵)

صاحب امر ونہی اور صاحب شریعت کے ادعا کے ساتھ یہ بھی دعویٰ کر دیا کہ حضرت محمد ﷺ کے وقت میں جو احکام تھے ان میں سے بعض کی تنسیخ مسیح موعود کے وقت میں کر دی گئی۔

عبارت ملاحظہ ہو:

''جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت اس قدر شدت تھی کہ شیر خوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل ممنوع کیا گیا......اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔''

(اربعین نمبر۴ص:۱۵)

دعویٰ نبوت سے پہلے جب کہ آپ کو محدث اور ملہم ہونے کا دعویٰ تھا اس وقت مرزا نے یہ نکتہ اپنے مریدوں کو بتایا:

''یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے سوا اور جس قدر محدث ہیں گو وہ کیسے ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعتِ مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔''

(تریاق القلوب،ص:۱۳۱، روحانی: ۴۳۲/۱۵)

مرزا غلام احمد کا یہ اعلان لاہوری جماعت کی ان تمام تاویلات کی جڑ کاٹ دیتا ہے جس سے وہ عوام مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں اور فریب کارانہ طریق پر مرزا کے دعاوی کو پیش کرتے ہیں کیونکہ یہ تو الم نشرح ہے کہ مرزا نے اپنے منکرین کو جہنمی اور کافر بارہا کہا ہے۔

فتویٰ کفر کی تدریجی رفتار:

''جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حَکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے، اور وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے۔''

(تحفۃ الندوہ،ص:۴، روحانی: ۹۵/۱۹)

ہاں تو صرف اتنا ہی کہا کہ وہ آسمان پر قابل مؤاخذہ ہے اس کے بعد فتویٰ فسق ملتا ہے۔

''جس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے قرآن شریف میں اور احکام دیئے ہیں اسی طرح آخری زمانہ میں ایک آخری خلیفہ کے آنے کی پیشگوئی بھی بڑے زور سے بیان فرمائی ہے اور اس کے نہ ماننے والوں اور اس سے انحراف کرنے والوں کا نام فاسق رکھا ہے۔''

(حجۃ اللہ تقریر لاہور مرزا قادیانی منقول از النبوۃ فی الاسلام مؤلف مولوی محمد علی لاہوری)

فتویٰ فسق کے بعد ترقی کرتے ہوئے اسلام سے محرومی کا فتویٰ دیا ہے:

''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔''

(تزکرہ طبع دوم صفحہ ۶۰۰)

اس طرح میدان تیار کر لینے کے بعد صاف وصریح طور پر کفر کا فتویٰ صادر کیا ہے:

''کفر دو قسم پر ہے۔ ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے دوسرا یہ کفر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے
......اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی،ص:۷۹، اور روحانی:۲۲/۱۸۵)

فتویٰ کفر صادر کر دینے کے بعد جنت کے ٹھیکیدار بن کر تمام مسلمانوں کو جہنمی قرار دیتے ہوئے ایک اشتہار ''معیار الاخیار'' میں اعلان کرتا ہے:

''مجھے الہام ہوا جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا، وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 394 دو جلدوں والا ایڈیشن جلد سوم صفحہ 275 ایڈیشن 1989)

قادیانیوں کا شوق تکفیر جس کے لیے وہ علماء اسلام کو مطعون کرتے ہیں، یہیں پر ختم نہیں ہوتا بلکہ ترقی کرتے ہوئے اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے:

''خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعث اول و ثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کے کافر کفر میں بعث اول کے کافروں سے بہت بڑھ کر ہیں۔''

(الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

اس امر میں کیا شبہ باقی رہ گیا کہ مرزا غلام احمد کو نبی اللہ نہ ماننے والے تمام دنیا کے مسلمان مرزائیوں کے نزدیک ابوجہل، ابولہب اور دوسرے معاندین اسلام سے کفر میں کہیں بڑھ کر ہیں اور اس ملک میں بسنے والی غیر مسلم اقوام جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے منکرین ہیں ان کے کفر کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد کی نبوت کے منکر یعنی مسلمان مرزائیوں کے نزدیک بہت بڑے کافر ہیں۔ معاذ اللہ۔

پس ایسی حالت میں اگر مسلمان حکومت سے یہ مطالبہ کریں کہ مرزائیوں کو مسلمان سے الگ ایک اقلیت قرار دیا جائے تو یہ کون سی غلط بات ہے۔ بلکہ یہ تو مرزا غلام احمد کی تعلیمات کے مطابق ان کی عین منشاء کے موافق ہے اور اسی مقصد کی تکمیل کے لیے تو اس نے اپنی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''وحی'' کو قرآن کریم کی طرح قطعی، یقینی اور لاریب بیان کیا اور صاحب کتاب، صاحبِ شریعت اور صاحب اُمت ہونے کا دعویٰ کر کے عام مسلمانوں سے قطع تعلق کا حکم دیا۔

قادیانی ''کلام اللہ'':

مرزا غلام احمد نے نبوت کا جال بچھانے کے بعد یہ ضروری سمجھا کہ نئی اُمت کی بنیاد ڈالنے کے لیے صاحب کتاب ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا جائے۔ اس لیے اس نے صاحب وحی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور کہا کہ جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے وہ بغیر ایک ذرہ کے فرق کے قرآنِ کریم کی طرح اللہ کا کلام ہے۔ جیسا کہ ذیل کی عبارات سے ظاہر ہوتا ہے:

''اور میں جیسا کہ قرآنِ مجید کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی ......اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، وہ اس خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ،ص:۶ مصنفہ مرزا غلام احمد روحانی:۱۸/۲۱۰)

اور اس تمام خرافات کو جسے مرزا غلام احمد الہامات اور وحی الٰہی سے تعبیر کرتا ہے، اس کے مجموعہ کو بیس پاروں کے برابر قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

''اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہ ہوگا۔''

(حقیقۃ الوحی،ص:۳۹۱، روحانی:۲۲/۴۰۷)

اس لحاظ سے عام مسلمانوں کا قرآن تو تیس پاروں کا ہے لیکن مرزائیوں کا قرآن قدیم اور جدید قرآن کلام الٰہی کا مجموعہ گویا پچاس پاروں کا ہوگا۔ (معاذ اللہ من ذالک)

نئی اُمت کا اعلان:

نبوت اور کتاب اللہ کا یقین دلانے کے بعد مرزا غلام احمد نے ان الفاظ سے ایک نئی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اُمت کی بنیاد ڈالی۔

''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اس دعوے میں ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سنا دے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پر نازل ہوا ہے اور ایک اُمت بنا دے جو اس کو نبی سمجھتی ہو اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 344 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 344)

اب اس نئے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات دیکھتے جائیے۔ اس کے مطالعہ سے اس امر کے فیصلے کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ خود مرزا غلام احمد اور اس کے خلفاء کے اعلانات اور ہدایات وغیرہ میرزائیوں کو تمام مسلمانوں سے الگ اُمت اور علیحدہ جماعت قرار دینے میں کس قدر مؤید ہیں۔

قادیانی دین:

''اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانہ میں نمودار کیا اور حضرت مسیح موعود کو اس اہم کام کے لیے منتخب فرمایا۔ اور فرمایا میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا۔ زور آور حملوں سے تیری تائید کروں گا۔ اور جو دین تو لے کر آیا ہے اسے تمام دیگر ادیان پر بذریعہ دلائل و براہین غالب کروں گا۔''

(الفضل قادیان ۳ فروری ۱۹۳۵ء)

مسلمانوں سے قطع تعلق:

نئی اُمت، نئی کتاب اور نئی شریعت، مریدوں سے منوانے کے بعد مرزا غلام احمد نے اس سلسلہ کو مضبوط کرنے کے لیے تمام مسلمانوں سے مرزائیوں کو قطع تعلق کا حکم دیا۔ اس حکم کو ان الفاظ کے ساتھ اپنے مریدوں کے ذہن نشین کراتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ جو ہم نے دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے، اول تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا، نہ اپنی طرف سے۔ اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے اور ان لوگوں کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسے ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔''

(تشحیذ الاذہان قادیان جلد:٦، نمبر:٨)

تمام اسلامی فرقوں کے کلی متارکہ کے لیے تاکیدی حکم مرزا غلام احمد نے یوں دیا:

''تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوائے اسلام کرتے ہیں بہ کلی ترک کرنا پڑے گا۔''

(حاشیہ تحفہ گولڑیہ ص:١٧، روحانی:٤٦/١٧)

اسلامی اداروں سے بے تعلقی:

مرزا غلام احمد کا عام اسلامی اداروں کے متعلق جو رویہ تھا وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ شخص ساری عمر نہ کسی اسلامی انجمن کا رکن بنا اور نہ کسی انجمن کو چندہ دیا۔ البتہ خود مسلمانوں سے چندہ مانگتا رہا اور خوب وصول کرتا رہا۔ سرور شاہ قادیانی اس مضمون پر اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''حتی کہ ایک دفعہ علی گڑھ میں قرآنِ مجید کی اشاعت کی غرض سے ایک انجمن بنائی گئی اور وہاں کے سیکرٹری نے ایک خط بھیجا کہ ہماری اس انجمن میں آپ صاحبان میں سے بھی کچھ شریک ہوں۔ مگر باوجود ......مولوی عبدالکریم ......کی کوشش کے حضور (مرزا) نے انکار ہی فرمایا۔ پھر سرسید صاحب کے مدرسہ میں چندہ مانگنے کا واقعہ تو مشہور ہی ہے یہاں تک کہ وہ ایک روپیہ تک بھی مانگتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے۔لیکن حضور (مرزا) نے شرکت سے انکار ہی فرمایا۔ حالانکہ اپنا خود مدرسہ انگریزی جاری کیا ہوا تھا۔"

(کشف الاختلاف:۴۲)

نماز علیحدہ پڑھو:

مذکورہ بالا افتراق اور انقطاع کے بعد یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر اپنے امتیوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دے اس لیے مرزا نے بہ تاکید کہا:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جس سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔ میں تم کو بتانے کے بعد منع کرتا ہوں کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔"

(الحکم ۷فروری ۱۹۰۳ء ملفوظات مرزا:۴۲/۳)

اور اس حکم کو زیادہ وسعت دیتے ہوئے کہتا ہے:

"پس یادرکھو، جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو......تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوائے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،ص:۱۷، وروحانی:۶۴/۱۷)

حکیم نورالدین کا فتویٰ:

میاں محمود حج کے واسطے گیا تو اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ

"پہلے ہی دن طواف کے وقت مغرب کی نماز کا وقت آ گیا تو اس نے ہر چند ٹلنے کی کوشش کی مگر راستے رک گئے تھے اور نماز شروع ہوگئی تھی تو اس کے نانا نے جو اس کے ہمراہ تھا، کہا کہ حکیم نورالدین (خلیفہ اول متنبّی قادیان) کا حکم ہے کہ مکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ چنانچہ انہوں نے مغرب اور اس کے بعد عشاء کی نماز بھی پڑھ لی۔ لیکن حرم سے فارغ ہونے کے بعد جب گھر گئے۔ تو دونوں نمازیں دہرالیں۔ جب وطن واپس آئے تو کسی نے حکیم نورالدین کے پاس اس کا ذکر کر دیا۔ اس نے جواب میں کہا:

''ہم نے ایسا کوئی فتویٰ نہیں دیا۔ ہماری یہ اجازت تو ان لوگوں کے لیے ہے جو ڈرتے ہیں اور جن کے ابتلاء کا ڈر ہے۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں کہ اگر کسی جگہ گھر گئے ہوں تو غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھ لیں اور پھر آ کر دہرالیں۔

(آئینہ صداقت، ص: ۹۱، میاں محمود خلیفہ قادیان)

مسلمانوں کا جنازہ نہ پڑھو:

مسلمانوں سے کامل علیحدگی اور مکمل انقطاع تعلق کرنے اور سچ مچ ایک الگ اُمت بنانے کے لیے مسلمانوں کی میت اگرچہ چھوٹے معصوم بچے کی ہو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کر دیا گیا:

''غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔''

(انوار خلافت ص: ۹۲ مصنفہ محمود)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۹۱ پر میاں محمود احمد اپنے باپ مرزا غلام احمد کے متعلق ایک واقعہ لکھتا ہے:

''آپ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق کرتا تھا۔ جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے کہ آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہیں کی تھی بلکہ میرا فرماں بردار ہی رہا......اور یہ بھی فرماتے کہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھایا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس مذہب کے بانی کا اپنے فرمانبردار بیٹے کے ساتھ یہ سلوک ہے تو کوئی مسلمان اس گروہ سے کسی ہمدردی یا کسی سلوک کی کیا اُمید رکھ سکتا ہے؟

مسلمانوں سے نکاح حرام:

تا کہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہ رہ جائے جس سے اُمت مرزائیہ کا اُمت مسلمہ کے ساتھ تعلق باقی رہے۔ اس لیے نکاح کے متعلق یہ حکم سنایا گیا:

''حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو لڑکی نہ دے۔''

(برکات خلافت، ص: ۷۵)

میاں محمود احمد ایک دوسری کتاب میں مسلمانوں کے ساتھ نکاح کو ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ نکاح کے مماثل قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

''جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا غیر احمدیوں میں کوئی ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے؟ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو لڑکی دیتے ہو۔''

(ملائکۃ اللہ، ص: ۴۶)

حکیم نور الدین کا مسلم مقاطعہ:

میاں محمود اپنے باپ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدی کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا۔ اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی باوجود یہ کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔

(انوار خلافت،ص:۹۴)

اقتصادی مقاطعہ:

مرزائیوں سے اتحاد کے متمنی مسلمان اس حقیقت کو نہ معلوم کیوں نظر انداز کر دیتے ہیں کہ جس مذہب کی بنیاد ان تعلیمات پر ہے جس کا ذکر اوپر کر چکا ہوں کہ وہ ہر معاملہ میں مسلمانوں کے ساتھ علیحدگی اور افتراق کو اپنی حیات کے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ تمام غیر مسلم اقوام کے کفر کے مقابلہ میں مسلمانوں کو بہت بڑے کافر سمجھتے ہوں۔ کاش وہ چشم بصیرت سے ان مصائب کا مطالعہ کرتے جو قادیان میں رہنے والے مسلمانوں پر خلیفہ قادیاں اور اس کی جماعت کی طرف سے نازل کیے جاتے رہے ہیں۔ اگر ان کو مباہلہ والوں کی دردناک داستان سننے کی فرصت نہیں ملی۔ اگر ان کو شہید محمد حسین کے پسماندگان سے ان کی زہرہ گداز تکالیف معلوم کرنے کے لیے وقت میسر نہیں ہوا، اگر اسی کو وحشت انگیزی کی خبریں ان کے کانوں تک نہیں پہنچیں جو مرزائی رضا کار قادیان میں وقتاً فوقتاً پھیلاتے رہتے ہیں، کم از کم مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ پڑھنے کی فرصت تو مل گئی ہوگی جس میں ان کو نظر آیا ہوگا:

> ''انہوں نے اپنے دلائل دوسروں سے منوانے اور اپنی جماعت کو ترقی دینے کے لیے ایسے حربوں کا استعمال شروع کیا جنہیں ناپسندیدہ کہا جائے گا۔ جن لوگوں نے قادیانیوں کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا انہیں قادیاں سے اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی مکروہ تر مصائب کی دھمکیاں دے دے کر دہشت انگیزی کی فضا پیدا کی۔ بلکہ بسا اوقات انہوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنی جماعت کے استحکام کی کوشش کی۔''

(فیصلہ مسٹر کھوسلہ)

جو جماعت مذہبی لحاظ سے مسلمانوں کو کافر سمجھتی ہو بلکہ اقتصادی طور پر بھی مسلمانوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بدترین سلوک روا رکھتی ہو اس سے نیکی کی کیا توقع ہو سکتی ہے؟ یہاں پر مرزائی سرکلر کی نقل شائع کرتا ہوں شاید ہمارے نکتہ چین احباب کی تسکین خاطر کا سامان مہیا ہو سکے۔

مرزائیوں کا اقتصادی اقرار نامہ:

''قادیان کی احمدیہ جماعت نے جو معاہدہ ترقی تجارت تجویز کیا ہے منظور ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ ضروریات جماعت قادیان کا خیال گا اور قادیانی مدیر تجارت جو حکم کسی چیز کے بہم پہنچانے کا دیں گے اس کی تعمیل کروں گا۔ اور جو حکم ناظر امور عامہ دیں گے اس کی بلا چون و چرا تعمیل کروں گا...... ہر قسم کا سودا احمدیوں سے خریدوں گا۔ معاہدہ کی خلاف ورزی کی صورت میں ۲۰ روپے سے لے کر ۱۰۰ روپے تک جرمانہ ادا کروں گا۔''

یہ ہے وہ جماعت جس کے ساتھ ہمیں بعض مسلم جرائد بعض سیاسی رہنما اتحاد اور اتفاق کی دعوت دیتے ہیں اور مرزائیوں کے اختلاف کو فروعی اختلاف قرار دیتے ہیں، مگر ان کے پاس چشم بصیرت موجود ہے تو اس سے ضرور سبق حاصل کریں گے۔

مرزائیوں کے مسلم ہمدرد:

مرزائیوں سے ہمدردی رکھنے والے مسلمان اگر ہماری معروضات کو درخورِ اعتنا نہ سمجھیں تو کیا وہ مرزا محمود کی اس تقریر سے بھی سبق حاصل نہیں کریں گے؟

''ساری دنیا ہماری دشمن ہے بعض لوگوں کو ہم سے مطلب ہوتا ہے تو ہمیں وہ شاباش کہتے ہیں جس سے بعض احمدی یہ خیال کر لیتے ہیں کہ وہ ہمارے دوست ہیں۔ حالانکہ جب تک ایک شخص خواہ وہ ہم سے کتنی ہمدردی کرنے والا ہو، پورے طور پر احمدی نہیں ہو جاتا ہمارا دشمن ہے۔

(تقریر میاں محمود ۲۵/ اپریل ۱۹۳۰ء)

اسلامی سلطنت کی تباہی پر خوشی:

جنگ عظیم کا وہ الم انگیز زمانہ جب کہ حجاز، عراق، فلسطین اور شرق اردن پر اسلامی عظمت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کا علَم واپس لینے میں مصروف تھی اور مشرق سے مغرب تک ہر مسلم کا گھرانہ ماتم کدہ بنا ہوا تھا، عین اس زمانہ میں مرزائی اسلام کی شکست پر اپنے مرکز قادیاں میں جشن شادمانی منا رہے تھے۔ الفضل قادیان ۱۶ نومبر ۱۹۱۸ء کے سرورق پر ''قادیاں میں جشن مسرت'' کے عنوان سے یہ اعلان شائع کیا گیا:

''۱۳/ تاریخ جس وقت جرمن کے شرائط منظور کر لینے اور التوائے جنگ کے کاغذ پر دستخط ہوجانے کی اطلاع قادیان پہنچی تو خوشی اور انبساط کی ایک لہر برقی سرعت کے ساتھ تمام لوگوں کے قلوب میں سرایت کرگئی، اور جس نے اس خبر کو سنا نہایت شاداں وفرحاں ہوا......حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے مبارک باد کے تار بھیجے گئے۔ حضور نے پانچ سو روپیہ اظہار مسرت کے طور پر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کی خدمت میں بھجوایا کہ آپ جہاں پسند فرمائیں خرچ کریں۔

پیشتر ازیں چند روز ہوئے ترکی کے ہتھیار ڈالنے کی خوشی میں حضور نے پانچ ہزار روپے جنگی اغراض کے لیے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بھجوایا تھا۔''

ان تمام تفصیلات کے بعد کون سنگدل مسلمان ہے جو مرزائیوں کے رویہ سے متاثر نہ ہو۔ اور خود انہی کی تعلیمات اور ان کے طرز عمل کی بناء پر اس مطالبہ کی ہم نوائی میں تأمل کرے کہ مرزائی جماعت مسلمانوں سے بالکل الگ ایک جماعت ہے اور اپنی ہی تحریروں کی بناء پر اس کی مستحق ہے کہ اسے مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دیا جائے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ: حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کی آواز کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا۔ اور مرزائی قانون پاکستان کے مطابق غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ اب نہ وہ پاکستان میں تبلیغ کر سکتے ہیں، نہ اسلامی اصطلاحات استعمال کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزور حکومت کو بھی استقامت عطا فرمائے۔ (ادارہ)

❀❀❀

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا دعویٰ مسیحیت و نبوت (حقائق کے آئینہ میں)

تحریر: مولانا ابو صہیب محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ

قرآن و حدیث کی تصریحات اور اُمت مرحومہ کے اجماع سے یہ مسئلہ ثابت ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قتل و صلیب سے بچا کر اپنی طرف اُٹھالیا اور آخری زمانہ میں ان کا نزول ہوگا۔ آپ ﷺ دجال اور خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ دنیا میں امن و امان قائم کریں گے، آخر ان کا انتقال ہوگا اور مدینہ منورہ میں روضہ نبوی میں دفن کر دیے جائیں گے۔

اُمت مرحومہ کا یہ اتفاق و اتحاد اور اجماع اتنا مضبوط و مستحکم اور شرعی دلائل پر مبنی ہے کہ مرزا بھی دعویٰ مسیحیت سے پہلے ان پر ایمان رکھتا تھا۔

مرزا کا دعویٰ مسیحیت:

مگر برا ہو شیطان کا، اس نے مرزا کو دھوکا اور فریب دے کر دعویٰ مسیحیت کروایا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا نے دعویٰ مسیحیت قرآن کی کسی آیت یا حدیث نبوی کی بنا پر نہ کیا تھا، بلکہ محض اپنے نفس امارہ کی خواہش پر کیا تھا، یہ محض الزام نہیں بلکہ حقیقت واقعہ ہے، اور اس پر متعدد شواہد ہیں۔ اگر قادیانی قائدین آنکھوں سے اندھی عقیدت و محبت کی عینک اُتار کر تحقیق حق کریں گے تو ہمارے اس بیان کی تصدیق کریں گے، مرزا دعویٰ مسیحیت سے پہلے حیات مسیح کا قائل تھا۔ پھر خود مرزا نے دعویٰ مسیحیت کر دیا، تو مرزا پر اعتراض ہوا کہ دعویٰ سے پہلے تمہاری ''براہین احمدیہ'' میں عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا اقرار موجود ہے۔ مرزا نے اس کا یہ جواب دیا:

> ''اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو؟ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں، اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں؟ جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت ''براہین احمدیہ'' میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا، میں نے بے حد کمال یقین کے ساتھ جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا، اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی ''براہین احمدیہ'' میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے ''خاتم الخلفاء'' ٹھہرایا گیا تھا، اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ:

﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ (التوبة : 33)

''وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے دنیا بھر کے ادیان (مذاہب) پر غلبہ عطا کر دے۔''

تاہم یہ الہام جو ''براہین احمدیہ'' میں کھلے کھلے طور پر درج تھا، خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجود یہ کہ میں ''براہین احمدیہ'' میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا، مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذھول (بھول جانے) کے جو میرے دل پر ڈالا گیا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ ''براہین احمدیہ'' میں لکھ دیا، پس میری کمال سادگی اور ذھول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ ''براہین احمدیہ'' تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی، مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو ''براہین احمدیہ'' میں لکھ دیا، میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بتاتی تھی کیوں کر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا؟ پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دراز ہے، بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدّ ومدّ سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا، جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔''

(اعجاز احمدی ص:۶، ۷، روحانی خزائن، ص:۱۱۳، ج:۱۹)

قارئین کرام! ہم نے نقل عبارت میں بخل سے کام نہیں لیا، اسے پڑھئے۔ ضرور پڑھیے اس عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ:

الف:......گو الہام مندرجہ ''براہین احمدیہ'' مجھے مسیح موعود قرار دیتے تھے مگر میں سادگی و ذھول سے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔

ب:......بالآخر بارہ برس کے بعد تواتر سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات ہونے لگے کہ آنے والا مسیح موعود تُو ہی ہے۔

دعویٰ مسیحیت اور الہام کی تاریخ:

گو مرزا نے تحریری طور پر مسیحیت کا دعویٰ رسالہ ''فتح اسلام'' ص:۱۱ پر کیا تھا جو ۱۸۹۰ء کے آخر میں لکھا گیا اور ۱۸۹۱ء کی پہلی سہ ماہی میں شائع ہوا۔ جیسا کہ تمام قادیانی مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے، اور مرزا کے سوانح نگار ڈاکٹر بشارت علی، دوست محمد شاہد، عبدالقادر سوداگر اور مرزا بشیر احمد کی تحریرات سے ثابت ہے۔

بلاشبہ مرزا نے تحریری طور پر مسیحیت کا دعویٰ رسالہ ''فتح اسلام'' میں کیا تھا۔ لیکن ''فتح اسلام'' کی تصنیف (آخری سہ ماہی ۱۸۹۰ء) واشاعت (پہلی سہ ماہی ۱۸۹۱ء) سے قبل زبانی طور پر اپنے قریبی اور دست راست حضرات میں دعویٰ مسیحیت کر چکا تھا اور عوام وخواص کی طرف سے اس کا ردّ عمل بھی ''فتح اسلام'' کی اشاعت سے پہلے ہو چکا تھا، چنانچہ مرزا قادیانی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۱۸ جولائی ۱۸۹۰ء کو حکیم نور دین کو ایک پرائیویٹ خط میں لکھتا ہے:

''مولوی محمد حسین بٹالوی نے مخالفت کا پختہ ارادہ کرلیا ہے اور ضال بھی کہا ہے اور عقلی طور پر مسیح کا آسمان سے اُترنا ثابت کرنے کو بھی کہا ہے، غزنوی اور لکھوکے میں مولوی محی الدین نے ضال و جہنمی کہا ہے، ایک شخص محمد علی نام شاید گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے، مولوی تو نہیں مگر خوش الحان واعظ ہے، اس نے سنا ہے کہ بٹالہ میں بڑی بدزبانی شروع کی ہے۔''

(مکتوبات احمد: ۹۳،۹۴ ج:۲ طبع جدید)

مرزا کے اس نجی لیٹر سے ثابت ہوا کہ وسط جولائی ۱۸۹۰ء میں علمائے اہل حدیث کی طرف سے مرزا کو ضال و کافر اور جہنمی زبانی طور پر کہا جانے لگا تھا اور میاں نذیر احمد حسین محدث دہلوی کے معروف شاگرد مولوی محمد علی واعظ (جو گوجرانوالہ کے قریب گاؤں بوپڑا کلاں کے رہنے والے تھے) نے بٹالہ میں مرزا کے رد میں نہایت مؤثر تقریر کی تھی، اختلاف کا سبب مرزا کا دعویٰ مسیحیت تھا جیسا کہ مولانا بٹالوی کے الفاظ سے ثابت ہو رہا ہے، الغرض مرزا جی وسط ۱۸۹۰ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر چکا تھا۔ مرزا بشیر لکھتا ہے:

''گو یہ درست ہے کہ ویسے زبانی طور پر اور خطوط کے ذریعہ اعلان ۱۸۹۰ء میں ہو گیا تھا۔''

(سیرۃ المہدی، ص: ۲۰۰، ج:۳)

مرزا کا تاریخی جھوٹ:

ہمارا دعویٰ ہے اور اس پر ہم بفضلہ تعالیٰ دلائل رکھتے ہیں کہ مرزا کو کوئی ایسا الہام نہیں ہوا تھا جس کی بنا پر اس نے سابقہ رسمی عقیدہ حیات عیسیٰ کو تبدیل کر کے خود مسیحیت کا دعویٰ کیا تھا، متواتر الہامات تو کجا رہے صرف ایک الہام بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ ہم ثابت کر آئے ہیں کہ مرزا نے مسیحیت کا دعویٰ وسط ۱۸۹۰ء میں کیا تھا، لہٰذا اسی دور میں الہام کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت درکار ہے،لیکن قادیانی لٹریچر اور خود مرزا کی تحریرات میں اس دور کا کوئی الہام موجود نہیں، چنانچہ مرزا کے الہامات کا مجموعہ پہلی دفعہ قادیان سے ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا اور وسط ۱۸۹۰ء کا کوئی الہام درج نہیں۔ ملاحظہ ہو، تذکرہ،ص: ۱۷۴طبع قادیان ۱۹۳۵ء، وتذکرہ ص:۱۷۵طبع دوم ربوہ ۱۹۵۶ء، وتذکرہ ص:۱۷۰طبع سوم ربوہ ۱۹۶۹ء وتذکرہ ص:۱۳۶طبع چہارم ربوہ ۲۰۰۴ء۔

ہاں ! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا نے ''ازالہ اوہام'' میں ایک الہام درج کیا ہے لیکن یہ الہام ۱۸۹۱ء کا ہے، جیسا کہ تذکرہ کے تمام ایڈیشنوں میں اس کی صراحت ہے، اور آخری ایڈیشن کے صفحہ ۱۴۸ میں بھی اس کی صراحت ہے، گویا الہام دعویٰ سے تقریباً دو سال بعد کا ہے، اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ مرزا کا دعویٰ مسیحیت محض نفس امارہ کی پیروی اور شیطان لعین کے گمراہ کرنے پر ہوا تھا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے کوئی الہام یا وحی نہ ہوئی تھی۔

مرزا کا دعویٰ نبوت:

مرزا کے دعاوی میں سے ایک دعویٰ نبوت ورسالت بھی ہے، یہ دعویٰ بھی مرزا نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہ کیا تھا، بلکہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کیا تھا۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ:

جب مرزا نے مسیحیت کا دعویٰ کیا تو ساتھ ساتھ ایک مرتب اسکیم اور خاکے کے ماتحت نبوت ورسالت پر بھی بحث کی، زبان وقلم سے صاف صاف نبوت و نبی کا لفظ کہے بغیر صفات نبوت اور خصائص نبوت پر گفتگو کرتے ہوئے خود کو ان صفات کا حامل قرار دیا، اس منطق کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ گو مرزا نے لفظ نبوت و نبی کو استعمال نہیں کیا لیکن اس سے مراد بہر حال مرزا کا مقصود دعویٰ نبوت ہی ہے، چنانچہ شیخ الکل السید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنے فتویٰ میں فرماتے ہیں کہ:

''اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ عذر پیش کریں کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوے سے محدثیت کا دعویٰ مراد ہے نہ کہ حقیقتاً اور معناً نبی ہونے کا دعویٰ......جواب یہ ہے کہ اگرچہ مرزائی قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا، اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اسی محدثیت کے معنی سے نبوت کا وہ مدعی ہے، مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی ایسے بیان کیے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہوسکتا۔''

(پاک و ہند کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ، ص: ۷۸ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ)

محدث دہلوی کی عبارت پر قارئین کرام غور کریں۔ وہ صاف شفاف ہے، کسی حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں، ان کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ گو مرزا نے دعویٰ نبوت سے انکار کر کے محدثیت کا دعویٰ کیا لیکن محدثیت کی ایسی تشریح کی ہے جو نبوت کی ہے، حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے فتویٰ کے جواب میں مرزا نے کئی ایک اشتہار اور کتابیں شائع کیں، جس میں میاں صاحب کے استدلال کو کمزور قرار دیتے ہوئے ان کے متعلق دریدہ ذہنی سے کام لیتے ہوئے مرزا لکھتا ہے:

''میاں نذیر حسین صاحب کی حالت نہایت ہی قابل افسوس ہے کہ اس پیرانہ سالی میں کہ گور میں پیر لٹکا رہے ہیں اپنی عاقبت کی کچھ پروا نہ کی اور اس عاجز کو کافر ٹھہرانے کے لیے دیانت اور تقویٰ کو بالکل ہاتھ سے چھوڑ دیا اور موت کے کنارہ تک پہنچ کر اپنے اندرون کا نہایت ہی برا نمونہ دکھایا......واضح ہو کہ میاں نذیر حسین نے تقویٰ اور دیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا، میں نے دہلی میں تین اشتہار جاری کیے اور اپنے اشتہارات میں بار بار ظاہر کیا کہ میں مسلمان ہوں اور عقیدہ اسلام رکھتا ہوں ......اور چند خط بھی لکھے اور نہایت انکساری اور فروتنی سے ظاہر کیا کہ میں کافر نہیں ہوں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ مدعی (نبوت) کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

(آسمانی فیصلہ، ص:۲،۳ وروحانی خزائن، ص:۳۱۲۔۳۱۳، ج:۴)

حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے فتویٰ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''میاں صاحب موصوف اب ارذل عمر میں ہیں اور بجز زیادت غضب اور طیش اور غصہ کے اور کوئی عمدہ قوت غور اور خوض کی ان میں باقی نہیں رہی۔ بلکہ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو میری رائے میں اب ....فرتوت ہو جانے کے ان کے حواص بھی کسی قدر قریب الاختلال ہیں، ماسوا اس کے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتدا سے ہی ایک سطحی خیالات کے آدمی ہیں اور ان کی فطرت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ حقائق عالیہ اور معارف دقیقہ سے ان کی طبیعت کو کچھ مناسبت نہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام، ص:۳۱)

مرزا کے جواب سے ثابت ہو رہا ہے کہ میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کا مرزا جی کو مدعی نبوت قرار دینا سراسر بہتان تھا اور اس بہتان کا سبب یہ تھا کہ میاں صاحب کو مرنا اور قبر یاد نہ تھی اور یہ کہ بوجہ پیر فرتوت ہونے کے ان کی عقل میں فتور آ گیا تھا اور بحالت صحت میں بھی وہ علم میں رسوخ نہ رکھتے تھے، صرف سطحی خیالات کے ایک عام آدمی تھے۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے، وہ یہ کہ مفتری کون تھا، میاں نذیر حسین محدث دہلوی یا خود مرزا قادیانی، اس سوال کا جواب دینے کے لیے آئیے ہماری معروضات کو ٹھنڈے دل سے بغور ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی منہ مانگی موت ہیضہ سے لاہور میں دم توڑ گیا، حکیم نور الدین مرزا کا پہلا جانشین منتخب ہوا، مارچ ۱۹۱۴ء کو نور الدین کی وفات پر مرزائیوں نے مرزا محمود کو جو مرزا قادیانی کا دوسری بیوی سے سب سے بڑا بیٹا تھا، مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کا دوسرا جانشین منتخب کیا، انتخاب جانشینی میں مرزا محمود نے ڈنڈی ماری تو مرزائیوں میں دو گروپ ہو گئے، مرزا محمود نے خلافت مرزا پر قبضہ جمانے کے لیے بعض مسائل کو بھی ہوا دی جس میں سرفہرست مرزا کا دعویٰ نبوت تھا، جبکہ دوسرے فریق کو اس سے انکار تھا، فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف لٹریچر شائع کیا، دونوں فریقوں میں مرزا کے قدیم دوست اور مرزائی عالم تھے، ہر دو فریق مرزا کی بعض عبارات کو اپنی تائید میں پیش کرتا۔ مولوی محمد علی اینڈ کمپنی کی طرف سے مرزا کی ایسی عبارات جس میں دعویٰ نبوت کی نفی تھی، کے جواب میں مرزا محمود احمد نے ایک مبسوط کتاب ''حقیقت النبوۃ'' کے نام سے لکھی جو مارچ ۱۹۱۵ء کو پہلی بار شائع ہوئی، اس میں وہ لاہوری فریق کے جواب میں لکھتا ہے:

''خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) چونکہ ابتداءً نبی کی تعریف یہ خیال فرماتے تھے کہ نبی وہ ہے جو نئی شریعت لائے یا بعض حکم منسوخ کرے یا بلاواسطہ نبی ہو، اس لیے باوجود اس کے کہ وہ سب شرائط جو نبی کے لیے واقع میں ضروری ہیں آپ میں پائی جاتی تھیں، آپ نبی کا نام اختیار کرنے سے انکار کرتے تھے، اور گو ان ساری باتوں کا دعویٰ کرتے رہے جس کے پائے جانے سے کوئی شخص نبی ہو جاتا لیکن چونکہ آپ ان شرائط کو نبی کی شرائط نہیں خیال کرتے تھے بلکہ محدث کی شرائط سمجھتے تھے، اس لیے اپنے آپ کو محدث کہتے رہے اور نہیں جانتے تھے کہ میں دعویٰ کی کیفیت تو وہ بیان کرتا ہوں جو نبیوں کے سوا اور کسی میں پائی نہیں جاتی اور نبی ہونے سے انکار کرتا ہوں۔''

(حقیقۃ النبوۃ،ص:۱۲۴، انوار العلوم (مجموعہ کتب مرزا محمود،ص:۴۴۵، ۴۴۶، ج:۲)

اس عبارت کا میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کی عبارت سے تقابل کریں تو دونوں عبارتوں کا مفہوم ایک ہی ہے، اب قادیانی بتائیں کہ درست کس نے سمجھا تھا، مرزا قادیانی نے یا محدث دہلوی رحمہ اللہ نے؟

قارئین کرام! غور کریں مرزا کیسا مفتری تھا جسے اپنی نبوت کا علم نہ ہوا۔ اور نفی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسمیں کھاتا رہا اور مخالف کو نالائق قرار دے کر اس کا افتراء بتاتا رہا، جبکہ درست وہی تھا جو مخالف کہہ رہا تھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ مرزا مفتری و کذاب تھا، اس کا دعویٰ نبوت محض فراڈ تھا، وہ کسی مناسب وقت پر دعویٰ کرنے کا پروگرام بنا چکا تھا جسے میاں نذیر حسین محدث دہلوی کی فراست نے بھانپ لیا تو مرزا جھوٹی قسمیں کھا کھا کر کہنے لگا کہ

"میں مدعی نبوت کو (۱) دائرہ اسلام سے خارج۔ (۲) بدبخت۔ (۳) مفتری۔ (۴) قرآن کا منکر۔ (۵) دجال۔ (۶) مسیلمہ کذاب کا بھائی۔ (۷) خبیث۔ (۸) کافر۔ (۹) کاذب۔ (۱۰) بے ایمان جانتا ہوں۔"

(ملاحظ ہو، مجموعہ اشتہارات، ص: ۲۳۱، ج: ۱ ملفوظات مرزا، ص: ۴۴۷، ج: ۵، حمامۃ البشریٰ، ص: ۷۹،۹ و انجام آتھم، ص: ۲۸،۲۷)

بالآخر مرزا نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کر دیا تو اپنی سابقہ کارروائی کو دھونے اور جاہل حواریوں کو مطمئن کرنے کے لیے مرزا نے لکھا کہ:

"آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ جب آپ پر فرشتہ جبرائیل ظاہر ہوا تو آپ نے فی الفور یقین نہ کیا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے بلکہ حضرت خدیجہ کے پاس ڈرتے آئے اور فرمایا کہ ((خَشِيتُ عَلٰى نَفسِي)) یعنی مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہوا ہے کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔"

(تتمہ حقیقت الوحی، ص: ۱۴۰ اور روحانی خزائن، ص: ۵۷۸، ج: ۲۲)

یہ سیاہ کالا جھوٹ ہے کہ کسی حدیث میں یہ الفاظ نہیں کہ "مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہوا ہے کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔" یہ مرزا کی منصب نبوت سے جہالت اور نبی مکرم ﷺ کی سخت توہین ہے، مرزا جس طرح عصمت انبیاء علیہم السلام کو سمجھنے سے قاصر تھا ویسے ہی علوم اسلامیہ میں بھی کورا تھا۔ لفظ، خشیت، کے حرف، یا پر تشدید لگانا مرزا کا ہی کمال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام:

یہ کہ مرزا اپنے دعویٰ مسیحیت پر مفتر تھا۔ وہ اس کے ثبوت میں قرآن و حدیث تو الگ رہا اپنا الہام بھی پیش نہ کر سکا، اسی طرح وہ نبوت کے مسئلہ کو کبھی پوری زندگی نہ سمجھ سکا۔

خلط مبحث کا دوسرا نام قادیانیت ہے:

قادیانی تحریک کا اگر آپ گہری نظر سے مطالعہ کریں اور ان کے امتیازی مسائل اور ان پر ان کے ائمہ کے دلائل کا نچوڑ نکالیں تو آپ ہماری اس بات کی تصدیق کریں گے کہ ’’خلط مبحث‘‘ اور ’’قادیانیت‘‘ دو مترادف الفاظ ہیں، آپ ٹھنڈے دل سے ہماری معروضات کو ملاحظہ کریں۔

مرزا جی کے بے شمار دعوؤں میں سے دو دعوے مسیحیت و نبوت بنیادی ہیں۔ پوری قادیانت ان دو مسئلوں پر استوار ہے، باقی مسائل یا تو ثانوی ہیں یا ان دعوؤں کے پیدا کردہ ہیں۔

لیکن کمال ہے کہ قرآن و حدیث میں سے قطعی طور پر مرزا کے مسیح موعود یا نبی ہونے کا ثبوت نہیں ملتا بلکہ خود مرزا کے دعویٰ پر اس کا کوئی الہام موجود نہیں، لیکن جب بھی آپ مرزائیوں سے بات کریں۔ تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ آیئے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور اجرائے نبوت پر بحث کرلیں۔ پھر ان مباحث میں بھی وہ ہمیشہ ڈنڈی مارتے ہیں، پہلا مسئلہ وفات و حیات مسیح کا ہے، ہر مرزائی اس کی الٹی سیدھی دلیلیں بھی جانتے ہیں۔ قارئین کرام! مسلمانوں اور قادیانیوں کے موقف کو بغور ملاحظہ کریں تو فریقین سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر متفق ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ وفات کسی آئندہ زمانہ میں پائیں گے جبکہ قادیانیوں کے نزدیک وہ گذشتہ زمانہ میں انتقال فرما چکے ہیں، گویا وفات سے اختلاف نہیں، بلکہ وقوعہ وفات پر اختلاف ہے، اس بات کو ذہن نشین کرلیں اور قادیانی کتب کا مطالعہ کریں۔ وفات مسیح کی ایک ایک دلیل کی جانچ پرکھ کریں تو کہیں بھی دعویٰ کے موافق دلیل نہ پائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے، تمام کی تمام دلیلوں کا ماحاصل وعدہ وفات ہوگا، قرآن کی کسی آیت یا حدیث نبوی میں ماضی کے صیغہ سے مسیح کی وفات کا ذکر نہ ہوگا۔مگر برا ہو شیطان کا اس نے مرزائیوں کو ورغایا ہے کہ وہ وعدہ سے وقوع وفات ثابت کرنے کے درپے ہیں۔

دوسرا مسئلہ ختم نبوت ہے اس کی تفصیل بھی سنئے ،مسلمانوں او قادیانیوں کے نزدیک سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں ، کیونکہ اس صفت کے ساتھ قرآن نے نبی ﷺ کو منصف کیا ہے ۔مگر برا ہو شیطان کا اس نے مرزائیوں کو ایسا ورغلایا ہے کہ وہ وعدہ سے وقوع وفات ثابت کرنے کے درپے ہیں دوسرا مسئلہ ختم نبوت ہے اس کی تفصیل بھی سنئے مسلمانوں اور قادیانیوں کے نزدیک سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں ،کیونکہ اس صفت کے ساتھ قرآن نے نبی علیہ السلام کو متصف کیا ہے ، پھر اس کا معنی آخری نبی بھی فریقین کے نزدیک مسلّم ہے، اختلاف صرف اس بات پر ہے اس سے مراد کیا ہے؟ قادیانی حضرات نبوت کو دو قسموں پر تقسیم کرتے ہیں ۔

الف:......صاحبِ شریعت نبی

ب:......امتی اور غیر صاحب شریعت نبی

قادیانی کہتے ہیں کہ پہلی قسم کے نبی نہیں آسکتے جبکہ دوسری قسم کے آسکتے ہیں ، اس اختلاف کو مدنظر رکھئے ، پھر قادیانی آئمہ کفر کی تحریرات کا مطالعہ کریں کوئی ایک دلیل بھی آپ کو ایسی نظر نہ آئے گی جو ان کے دعویٰ پر تقریب تام ہو کہ

''محمد ﷺ کے بعد امتی نبی آسکتا ہے۔''

خلاصہ کلام یہ کہ مرزا قادیانی نہ کوئی الہام آیا ، نہ وحی یہ سب اس کے خلل دماغ کا نتیجہ ہے ۔ بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں ۔آپ ﷺ کے بعد نہ ظلی نبی آ سکتا ہے نہ بروزی۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیات سیدنا مسیح علیہ السلام

تحریر: ابو حمزہ پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی، فاضل مدینہ یونیورسٹی

[مسیح ہدایت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اُٹھائے جانے اور قیامت کے قریب ان کے زمین پر نزول فرما ہونے کی تحقیق و تفصیل]

اُمت مسلمہ کا مسلمہ عقیدہ:

اُمت مسلمہ کے بنیادی عقائد میں سے ایک مسلمہ عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو جسد عنصری کے ساتھ زندہ حالت میں آسمانوں کی طرف اُٹھا لیا تھا۔ وہ چوتھے آسمان پر اسی حالت و کیفیت میں موجود ہیں۔ قیامت سے پہلے جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا آپ علیہ السلام زمین پر ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔

پس منظر:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اُٹھائے جانے کی وجہ معلوم کرنے کے لیے ہمیں بالاختصار ان کی زندگی کا جائزہ لینا ہوگا۔ تاکہ ساری بات خوب ذہن نشین ہو سکے۔

مختصر احوال:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر اور اولوالعزم رسولوں میں سے ہیں۔ جس طرح ہمارے رسول محمد ﷺ پوری انسانیت کے لیے خاتم النّبیین ہیں اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام انبیائے بنی اسرائیل کے خاتم النّبیین یعنی آخری نبی ہیں۔

خصوصیت:

آپ کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے معجزانہ طور پر آپ کو والد کے بغیر صرف بطن مادر سے پیدا فرمایا۔

حلیہ مبارک:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ معراج کے موقعہ پر میری عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا قد درمیانہ اور رنگت سرخ وسفید تھی۔ بدن اس قدر صاف اور اجلا تھا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی نہا کر فارغ ہوئے ہیں۔آپ کی زلفیں کندھوں تک دراز تھیں۔

دین کی تبلیغ واشاعت میں انہماک:

آپ نے نہ شادی کی اور نہ بود و ماند کے لیے گھر بنایا۔قریہ قریہ، گاؤں گاؤں گھومتے پھرتے، اللہ تعالیٰ کا دین پھیلاتے اور دین حق کی دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے۔ جہاں رات ہوجاتی وہیں کسی سامانِ راحت کے بغیر شب بسر کر لیتے۔

چونکہ ذات اقدس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جسمانی وروحانی شفایابی ہوتی تھی۔ اس لیے آپ جدھر جاتے لوگوں کا انبوہ عقیدت سے جمع ہو جاتا اور وہ والہانہ محبت کے ساتھ پرنثار ہونے کو تیار رہتا۔

یہود کی عداوت اور سازش:

یہود کو اس دعوت حق کے ساتھ جو عناد تھا اس نے آپ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو انتہائی حسد اور سخت خطرے کی نگاہ سے دیکھا۔

جب ان کے مسخ شدہ قلوب کسی بھی طرح اسے برداشت نہ کر سکے تو ان کے سرداروں اور مذہبی پیشواؤں نے ان کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ طے پایا کہ ان کے خلاف جیسے بھی ممکن ہو کامیابی حاصل کی جائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بادشاہِ وقت کو ان کے خلاف مشتعل کر کے ان کو تختہ دار پر لٹکایا جائے۔

چنانچہ انہوں نے بادشاہ کے حضور شکایت کی کہ عالی جاہ!

یہ شخص نہ صرف ہمارے مذہب کے لیے بلکہ آپ کی حکومت و اقتدار کے لیے بھی خطرے کا نشان ہے۔انہوں نے بہت سی باتیں بنا کر بادشاہ کو آمادہ کرلیا کہ مسیح علیہ السلام کو گرفتار کر کے شاہی دربار میں مجرم کی حیثیت سے پیش کیا جائے۔

اب وہ کسی ایسے مناسب موقع کی تاک میں رہنے لگے کہ ان کو کسی خلوت وتنہائی کے ایسے موقع پر گرفتار کیا جائے کہ عام لوگوں میں ہیجان پیدا نہ ہو۔ادھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخالفت اور ریشہ دوانیوں کا احساس ہوا اور انہیں یقین ہوگیا کہ اب بنی اسرائیل کے کفر وعناد اور مخالفت کی سرگرمیاں اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ وہ قتل کے درپے ہیں۔ تو انہوں نے اپنے حواریوں کو ایک مکان میں جمع کیا اور ساری صورت حال ان کے سامنے رکھی اور ان کو بتلایا کہ امتحان کی گھڑی سر پر ہے۔ کڑی آزمائش کا وقت ہے۔ حق کو مٹانے کی سازشیں عروج پر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب میں تمہارے درمیان زیادہ عرصہ نہیں رہ سکوں گا۔

اس لیے میرے بعد دین حق پر استقامت، اس کی نشر واشاعت اور نصرت کی ذمہ داری تم لوگوں کے ساتھ وابستہ ہونے والی ہے۔ بتلاؤ کہ اللہ کی راہ میں تم میں سے کون کون وفادار مددگار رہے۔ سب حواریوں نے ایمانی جوش وصداقت سے جواب دیا کہ ہم سب اللہ کے دین کے وفادار و مددگار ہیں۔ ہم دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اپنی ایمانی صداقت پر آپ کو گواہ ٹھہراتے ہیں اور یہ کہنے کے بعد اپنی بات کو یہیں ختم نہیں کر دیا بلکہ اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کی کہ یا اللہ! ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں تو ہمیں اس پر استقامت عطا فرما، اور ہمیں اپنے دین کے مددگاروں میں شامل کر لے۔ انہی حالات کی طرف قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں اشارہ کیا گیا ہے:

﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ O رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَO﴾

(آل عمران: 52-53)

جب عیسیٰ علیہ السلام نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر وانکار پر آمادہ ہیں تو انہوں نے کہا اللہ کی راہ میں کون میرا مددگار ہوگا؟ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم ہیں اللہ کے دین کے مددگار۔ ہم اللہ پر ایمان لئے۔ آپ گواہ رہیں کہ ہم اللہ کے آگے سر جھکانے والے ہیں اے ہمارے رب! تو نے جو فرمان نازل کیا ہم نے اسے مان لیا اور رسول کی پیروی کی۔ تو ہمارے نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز ارشاد ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآىٕفَةٌ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ﴾ (الصف: 14)

''ایمان والو! اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ جس طرح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے اپنے حواریوں سے کہا تھا: کون ہے اللہ کی طرف بلانے میں میرا مددگار؟ حواریوں نے جواب دیا تھا ہم ہیں اللہ کے دین کے مددگار۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور دوسرے گروہ نے انکار کر دیا تھا۔ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمن کے مقابلے میں مدد کی اور وہی غالب رہے۔''

اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ جب یہ لوگ اپنی خفیہ تدبیروں میں سرگرم عمل تھے تب ہم نے بھی اپنی قدرت کاملہ سے فیصلہ کرلیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان مخالفین کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہونے دی جائے گی۔

جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ﴾ (آل عمران: 54)

اور بنی اسرائیل نے عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف خفیہ تدبیریں کیں۔ ان کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر کی اور ایسی تدبیروں میں اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر ہے۔

آخر بنی اسرائیل کے کاہنوں اور سرداروں نے عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بند مکان میں محاصرہ کرلیا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بشارت دی کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں میں آپ کو پوری طرح اپنی حفاظت میں لے لوں گا۔ اور آپ پوری عمر پائیں گے اور یہ لوگ آپ کو قتل نہیں کرسکیں گے اور میں آپ کو کافروں (بنی اسرائیل) کے شر سے محفوظ رکھوں گا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی پیروی کرنے والوں کو آپ کے معاندین ومخالفین پر قیامت تک کے لیے غلبہ دوں گا پھر سب کو میری طرف ہی آنا ہے۔ پھر میں ان سب باتوں کے بارے میں فیصلے کردوں گا جن میں آج تم جھگڑ رہے ہو۔

جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَ رَافِعُكَ إِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ جَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ﴾ (آل عمران: 55)

اور جب اللہ تعالیٰ نے کہا اے عیسیٰ! میں آپ کو پوری طرح اپنی حفاظت میں لینے والا اور اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں اور جن لوگوں نے آپ کا انکار کیا ہے میں آپ کو ان کی معیت اور ان کے گندے ماحول سے آپ کو پاک کرنے والا ہوں۔ اور آپ کی پیروی کرنے والوں کو قیامت تک ان لوگوں پر بالا دست رکھوں گا جنہوں نے آپ کا انکار کیا ہے پھر آخر کار تم سب نے میری طرف ہی آنا ہے اس وقت میں ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جن کے متعلق تمہارے درمیان اختلاف رہا۔

حواریین عیسیٰ علیہ السلام کے ان پیروکاروں کو کہا جاتا ہے جو ان پر ایمان لائے اور ان کے ساتھی اور مددگار بنے۔ ان کی تعداد ۱۲ بیان کی جاتی ہے۔ (احسن البیان، ص:۳۳۶)

یہود کی سازش، اس کی ناکامی اور اللہ تعالیٰ کی خفیہ حفاظتی تدبیر:

جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کی سازش کا پتہ چلا تو انہوں نے اپنے حواریوں کو جن کی تعداد ۱۲ یا سترہ تھی جمع کیا اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی میری جگہ قتل ہونے کے لیے تیار ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی شکل وصورت مجھ جیسی بنا دی جائے۔ ایک نوجوان اس کے لیے تیار ہو گیا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں سے اُٹھا لیا گیا۔ بعد میں یہودی آئے اور انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل اس نوجوان کو لے جا کر سولی پر چڑھا دیا۔

یہودی یہ سمجھتے رہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا ہے۔ دراں حال یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام وہاں موجود ہی نہ تھے۔ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اُٹھا لیے گئے۔ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر فتح القدیر، تفسیر احسن البیان، ص:۲۷۲، حاشیہ:۲)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَّ قَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوۡهُ وَ مَا صَلَبُوۡهُ وَ لٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۙ ○ بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ○ وَ اِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ○﴾

(النساء: 157-159)

”(اور ہم نے بنی اسرائیل پر اس لیے بھی لعنت کی کہ) انہوں نے کہا کہ ہم نے مسیح، اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو قتل کر دیا ہے۔ حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ تو اس کو قتل کیا اور نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے ان کے بارے میں اختلاف کیا وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں۔ اس کے بارے میں ان کے پاس کوئی حتمی علم نہیں ہے بلکہ وہ محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ یقیناً انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اُٹھالیا۔ اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور صاحب حکمت ہے اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو اس کی یعنی مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے گا اور وہ (مسیح) قیامت کے دن ان لوگوں کے خلاف گواہ ہوگا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مولانا مودودی صاحب رقم طراز ہیں:

کہ ان آیات میں اختلاف کرنے والوں سے عیسائی مراد ہیں۔ ان میں مسیح علیہ السلام کے مصلوب ہونے پر کوئی ایک متفق علیہ قول نہیں ہے بلکہ بیسیوں اقوال ہیں۔ جن کی کثرت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اصل حقیقت ان کے لیے مشتبہ ہی رہی۔

ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ صلیب پر جسے چڑھایا گیا وہ مسیح نہ تھا بلکہ مسیح کی شکل میں کوئی اور تھا جسے یہودی اور رومی سپاہی ذلت کے ساتھ صلیب دے رہے تھے اور مسیح وہیں کہیں کھڑا ان کی حماقت پر ہنس رہا تھا۔

کوئی کہتا ہے کہ صلیب پر چڑھایا تو مسیح ہی کو گیا تھ امگر ان کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی بلکہ ان کو صلیب سے اُتارے جانے کے بعد ان میں جان باقی تھی۔

کوئی کہتا ہے کہ انہوں نے صلیب پر وفات پائی۔ پھر وہ جی اُٹھے اور کم و بیش دس مرتبہ اپنے مختلف حواریوں سے ملے اور باتیں کیں۔

کوئی کہتا ہے کہ صلیب والی موت مسیح کے جسم پر واقع ہوئی اور وہ دفن ہوا مگر الوہیت کی روح جو اس میں تھی وہ اُٹھالی گئی۔

کوئی کہتا ہے کہ مرنے کے بعد مسیح علیہ السلام جسم سمیت زندہ ہوئے اور جسم سمیت اُٹھا لیے گئے۔ ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے پاس حقیقت کا علم ہوتا تو اتنی مختلف باتیں ان میں مشہور نہ ہوتیں۔ (تفہیم القرآن سورۃ النساء، حاشیہ نمبر:۱۹۴)

حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل کو قتل کرنے کے بعد ایک گروہ تو یہ کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا جب کہ دوسرا گروہ جیسے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ مصلوب شخص عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ کوئی اور ہے۔ وہ ان کے قتل اور مصلوب ہونے کا انکار کرتا رہا۔''

بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اوپر جاتے ہوئے دیکھا بھی تھا۔

بعض کہتے ہیں کہ ان کے اس اختلاف سے وہ اختلاف مراد ہے جو خود عیسائیوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسطورۃ فرقے نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام جسم کے لحاظ سے تو سولی دے دیئے گئے لیکن لاہوتی (خدائی) اعتبار سے نہیں۔

ملکانیہ فرقے نے کہا کہ یہ قتل وصلب، ناسوت (انسانی اور جسمانی) اور لاہوت (خدائی) دونوں اعتبار سے مکمل ہوا ہے۔ (فتح القدیر) بہر حال وہ لوگ اختلاف، تردّد اور شک کے شکار رہے۔ (احسن البیان، ص:۲۷۲، حاشیہ:۳)

اس ساری تفصیل سے واضح ہو گیا کہ یہودی، عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے یا سولی چڑھانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ (احسن البیان، ص:۲۷۲ حاشیہ:۱)

یہ آیات نص صریح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ حالت میں آسمان پر اُٹھالیا تھا۔ (احسن البیان، ص:۲۷۲، حاشیہ:۴)

ابورجاء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حسن رحمہ اللہ نے: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ﴾.....الخ۔

کی تفسیر میں فرمایا کہ: ''عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں (آسمانوں پر) زندہ موجود ہیں۔ جب وہ زمین پر نازل فرما ہوں گے تو سب لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے۔'' (تفسیر ابن کثیر، جلد:۱، ص:۵۷۶)

ایک شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ﴾.....الخ۔ کی تفسیر کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اُٹھالیا تھا وہ قیامت سے پہلے ان کو زمین پر بھیجے گا اور پھر سب مومن وفاجران پر ایمان لے آئیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد:۱، ص:۵۷۶)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ اگر کسی یہودی پر تلوار کا وار بھی کیا گیا تو جب تک وہ ایمان نہ لائے گا اس کی روح نہ نکلے گی۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد:۱، ص:۵۷۶)

نیز سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے جو انعامات کیے ان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے یہ بھی فرمائے گا:

﴿ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا ﴾

تو لوگوں سے گہوارے میں بھی بات کرتا تھا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی۔

گہوارے میں آپ کا لوگوں سے بات کرنا خرق عادت اور آپ کا معجزہ تھا۔کسی کا بڑی عمر میں بات کرنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔عیسیٰ علیہ السلام کا بڑی عمر میں لوگوں سے ہم کلام ہونا اور باتیں کرنا اسی صورت میں مختلف ہوسکتا ہے کہ آپ مدت مدید کے بعد تشریف لا کر لوگوں سے باتیں کریں۔

عیسیٰ علیہ السلام پر کیے گئے انعامات کے ضمن میں ہی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے یہ بھی فرمائے گا:

﴿وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (المائدۃ: 110)

”اور یاد کرو جب میں نے بنی اسرائیل کے شر سے اور بُرے ارادوں سے آپ کو محفوظ رکھا جب آپ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تھے تو ان میں سے منکرین حق نے کہا تھا کہ یہ سب جادوگری کے سوا کچھ نہیں۔“

خلاصۃ المرام ایں کہ اس پوری تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہود نے اللہ کے جلیل القدر رسول، روح اللہ نبی، المسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اپنے رسول کو زندہ حالت میں جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر ان کو بچالیا اور ان کے دشمن ناکام ونامراد رہے۔عیسیٰ علیہ السلام سے متعلقہ مذکورۃ الصدر آیات کے مندرجہ ذیل فقرات قابل ملاحظہ ہیں۔

(۱)﴿مَكَرُوا وَمَكَرُ اللّٰهِ﴾......لوگوں نے ان کے خلاف سازشیں کیں اور ان کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر کی۔

(۲)﴿اِنِّي مُتَوَفِّيْكَ﴾ ......اے عیسیٰ میں آپ کو پوری طرح اپنی حفاظت میں لینے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

والا ہوں۔

(۳)﴿وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾......اور آپ کو اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔

(۴)﴿ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾......آپ کو ان لوگوں کی معیت او ران کے گندے ماحول سے پاک کرنے والا ہوں۔

(۵)﴿وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾

(اور ہم نے بنی اسرائیل پر اس لیے بھی لعنت کی کہ) انہوں نے کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح، عیسیٰ بن مریم، کوقتل کر دیا ہے حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ ان کوقتل کیا اور نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا تھا۔

(۶)﴿وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا....بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾

ان لوگوں نے یقیناً ان کوقتل نہیں کیا بلکہ ان کو تو اللہ نے اپنی طرف اُٹھا لیا تھا۔

(۷)﴿وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾......اور اللہ زبردست غالب حکمت والا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد ان الفاظ کا ذکر کرنا واضح ثبوت ہے کہ اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ اور حکمت بالغہ کا غیر معمولی ظہور ہوا۔

(۸)﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ﴾......الخ

اور تمام اہل کتاب مسیح کی وفات سے پہلے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

(۹)﴿ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا﴾......تو لوگوں سے گہوارے میں اور بڑی عمر میں پہنچ کر بھی باتیں کرتا تھا۔

(۱۰)﴿وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ﴾......اور یاد کرو جب میں نے آپ کو بنی اسرائیل کے شر سے بچایا۔

نیز قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(الزخرف: 61)

اور یقیناً عیسیٰ علیہ السلام (کا نزول فرماہونا) علاماتِ قیامت میں سے ہے تم اس (قیامت) کے بارے میں تردد نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا (صحیح) راستہ ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک اس کا مطلب ہے کہ قیامت کے قریب ان کا آسمان سے نزول ہوگا۔ جیسا کہ صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ ان کا یہ نزول اس بات کی علامت ہوگا کہ اب قیامت قریب ہے۔ (احسن البیان، ص:۱۳۹، حاشیہ:۱)

قرآن کریم کی یہ تمام آیات نص صریح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ حالت میں آسمان پر اُٹھالیا تھا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کے احوال میں مناسبت و مشابہت

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام:

(۱) عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان کی مخالفت اور تکذیب کی۔

(۲) عیسیٰ علیہ السلام کے معاندین نے ان کو قتل کرنے کی سازش کی اور مکان کا محاصرہ کیا۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھا۔

(۴) عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین سے آسمان کی طرف ہجرت کر گئے۔

(۵) عیسیٰ علیہ السلام اپنی دعوت دنیا تک پہنچا چکے تھے۔ اس لیے ان کو ہجرت ارضی کے بجائے سماوی ہجرت پیش آئی۔

(۶) عیسیٰ علیہ السلام اپنے دور کے مسیح ضلالت (دجال) کو قتل کریں گے۔

(۷) عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اسی شہر دمشق میں ہوگا جہاں سے اپنی قوم کی سازشوں کے نتیجے میں ان کو سماوی ہجرت پیش آئی تھی۔

محمد رسول اللہ ﷺ:

(۱) محمد ﷺ کی قوم نے بھی ان کی تکذیب کی اور مخالفت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) محمد ﷺ کے ساتھ بھی بعینہ یہی صورت حال پیش آئی۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی بھی مکمل حفاظت فرمائی۔

(۴) محمد ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

(۵) آپ ﷺ کی بعث عامہ تھی۔ دین کی تبلیغ کے سلسلہ میں آپ کا کام ابھی باقی تھا اور کرۂ ارض پر آپ کا قیام ضروری تھا اس لیے آپ کو مدینہ منورہ کی طرف ارضی ہجرت پیش آئی۔

(۶) آپ نے اپنے مخالف امیہ بن خلف کو اپنے نیزے کے وار سے جہنم رسید کیا۔

(۷) محمد ﷺ کو بھی ہجرت کے بعد فتح مکہ کی صورت میں اپنے وطن پر قدرت و غلبہ عطا فرمایا گیا تھا۔

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام، احادیث کی روشنی میں:

(۱) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عنقریب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل حکمران کی حیثیت سے نزول فرما ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ کر (اس کا خاتمہ کر) ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اور مال و دولت کی اس قدر ریل پیل ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے کو تیار نہ ہوگا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو:

﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾ (النساء : 159)

''اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو اس کی یعنی مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے گا اور وہ (مسیح) قیامت کے دن ان لوگوں کے خلاف گواہ ہوگا۔'' (صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، حدیث: ۳۴۴۸، باب نزول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ بن مریم، صحیح مسلم، باب بیان نزول عیسیٰ بن مریم حاکما)

(۲) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) ایک عادل حکمران کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ وہ صلیب کو توڑ کر اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے، جزیہ کا خاتمہ کر دیں گے۔ اونٹوں کا استعمال متروک ہو جائے گا، اور ان پر سواری یا بار برداری نہ ہوگی، لوگوں کا آپس میں غصہ، ناراضگی اور بغض و عناد بالکل ختم ہو جائے گا۔ وہ مال و دولت کے لیے لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے تو دولت کی کثرت کی وجہ سے کوئی آدمی دولت لینے کے لیے آمادہ نہ ہوگا۔''
(صحیح مسلم، باب بیان نزول عیسیٰ بن مریم حاکما)

(۳) سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم آپس میں قیامت کے متعلق گفتگو کر رہے تھے کہ نبی ﷺ تشریف لائے آپ نے دریافت فرمایا: کیسا مذاکرہ ہو رہا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم قیامت کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک بپا نہ ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس بڑی بڑی نشانیاں نہ دیکھ لو گے۔ آپ نے ان میں سے ایک نشانی ''نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام'' بیان فرمائی۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن)

(۴) سیدنا نواس ابن سمعان رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ دجال کا فتنہ ظہور پذیر ہو چکا ہوگا اور وہ لوگوں کو شعبدے دکھا دکھا کر اپنی طرف مائل اور کفر میں لے جا رہا ہوگا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ پر نزول فرما ہوں گے، زرد رنگ کے دو کپڑوں (چادروں) میں ملبوس ہوں گے، اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوں گے۔ سر کو جھکائیں گے تو پانی کے قطرے گریں گے۔ اور جب سر کو اوپر کی طرف اُٹھائیں گے تو اس سے صاف شفاف پانی کے قطرے سفید موتیوں کی طرح نظر آئیں گے۔ ان کی سانس جس کافر تک جائے گی وہ مرتا چلا جائے گا اور ان کی سانس کی ہوا وہاں تک جائے گا جہاں تک ان کی نگاہ جائے گی۔ وہ دجال کا پیچھا کرتے ہوئے اسے (دمشق کی فصیل کے) ''بابِ لُدّ'' کے قریب جا کر قابو کر کے اسے قتل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کر ڈالیں گے۔ (صحیح مسلم، باب ذکر الدجال)

(۵) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے پہلے دجال کا ظہور ہوگا۔ وہ چالیس (سال، مہینے یا دن کا وضاحت نہیں) کا عرصہ گزارے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا۔ ان کا حلیہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا سا ہوگا۔ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اس (دجال) کا پیچھا کر کے سے قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد لوگ سات سال کا عرصہ اس قدر خوشی سے گزاریں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان بغض وعداوت نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم، باب ذکر الدجال)

(۶) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ''فج الروحاء '' کے مقام پر حج (افراد) یا عمرہ یا دونوں (یعنی حج تمتع) کا تلبیہ پکاریں گے۔ (صحیح مسلم، الحج، باب جواز التمتع فی الحج والقران)

(۷) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس وقت کس حال میں ہوگے جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان (آسمان) سے نزول فرما ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے (یعنی اسی اُمت کا ایک فرد) ہوگا۔ (صحیح مسلم، باب بیان نزول عیسیٰ بن مریم حاکما)

(۸) سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری اُمت میں قیامت تک ایک ایسا گروہ موجود رہے گا جو حق کی خاطر قتال کرتا رہے گا۔ قیامت تک غالب رہے گا۔ تا آنکہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام (آسمان سے) نزول فرما ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر (امام مہدی) ان سے کہے گا کہ آئیں نماز پڑھائیں۔ تو وہ فرمائیں گے کہ نہیں۔ تم ہی میں سے کوئی لوگوں پر امیر (امام) ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کو اعزاز دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم، بیان نزول عیسیٰ بن مریم حاکماً)

(۹) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے (کہ قیامت سے پہلے ایک ایسا وقت آئے گا) کہ لوگ نماز کی صفیں درست کر رہے ہوں گے۔ نماز کے لیے اقامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہی جائے گی۔ اسی دوران عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نزول فرما ہوں گے۔ اس وقت اُمت محمدیہ (ﷺ) کے ایک فرد (امام مہدی) نماز پڑھائے گا اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اُمت کی قیادت فرمائیں گے۔ انہی دنوں دجال کا ظہور ہوگا۔ اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اسے یونہی چھوڑ دیں گے تب بھی وہ ہلاک ہوجائے گا۔ تاہم اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کو قتل کرائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن)

(۱۰) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین پر نزول فرما ہوں گے، نکاح کریں گے، ان کے ہاں اولاد ہوگی وہ (کل) پینتالیس سال عمر پائیں گے۔ بعد ازاں ان کی وفات ہوگی۔ اور وہ میرے ساتھ میری قبر میں مدفون ہوں گے۔ قیامت کے دن میں اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی قبر سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے درمیان اُٹھیں گے۔ (الوفاء لابن الجوزی۔ مشکوۃ المصابیح، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام۔ حدیث نمبر: ۵۵۰۸)

(۱۱) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عرض کیا اللہ کے رسول (ﷺ)! میرا خیال ہے کہ میں آپ کے بعد کچھ عرصہ زندہ رہوں گی تو کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ مجھے آپ کے پہلو میں دفن کر دیا جائے؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہوں۔ وہاں تو میری، ابوبکر، عمر، عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی قبور ہی کی جگہ ہوگی۔ (منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد جلد:۶ ص:۵۷)

(۱۲) سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ تورات میں محمد ﷺ کی صفات کے ضمن میں یہ بھی مکتوب ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے قریب مدفون ہوں گے۔

ابومودود (راوی) نے بیان کیا کہ بیت عائشہ رضی اللہ عنہا میں ایک قبر کی جگہ اب بھی باقی ہے۔

(جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، جلد:۴، ص: ۲۹۵، کتاب المناقب، باب:۳)

(۱۳) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: انبیاء ان بھائیوں کی طرح ہیں جن کے باپ ایک اور مائیں مختلف ہوں۔ بنیادی طور پر ان سب کا دین ایک ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ میں باقی لوگوں کی نسبت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے قریب تر ہوں۔ کیونکہ ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ وہ (دوبارہ) دنیا میں آنے والے ہیں۔ تم انہیں دیکھتے ہی پہچان لوگے۔ ان کا قد درمیانہ، رنگ سرخی مائل گورا ہوگا، وہ زرد لباس میں ملبوس ہوں گے، یوں محسوس ہوگا کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے ہیں اگرچہ اسے پانی نہ لگا ہوگا، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کا خاتمہ کر دیں گے اور لوگوں کو حقیقی دین اسلام کی طرف بلائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں (ان ہی کے ہاتھوں) دجال کا خاتمہ کرے گا۔ زمین پر مکمل امن، سکون ہوگا اور اس قدر آسودگی کہ شیر اور اونٹ، چیتے اور گائے، بھیڑ اور بکریاں بے خوف وخطر اکٹھے چرتے ہوں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلتے ہوں گے اور سانپ ان کو کچھ بھی نہ کہیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس برس گزاریں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی، مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے اور پھر ان کی تدفین عمل میں آئے گی۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد:۱،ص: ۵۷۸۔ سنن ابی داؤد، الفتح الربانی ترتیب مسند احمد، جلد: ۱۹،ص: ۱۴۳، مسند احمد جلد: ۲،ص: ۴۳۷)

خلاصہ:

علامات قیامت میں سے ایک بڑی علامت مسیح ہدایت سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام کا ملأ اعلیٰ سے نزول جس کی تفصیلات یہ ہیں۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان سخت معرکہ جنگ بپا ہوگا۔ مسلمانوں کی قیادت و امامت رسول اللہ ﷺ کی اُمت میں سے محمد بن عبداللہ نامی ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں ہوگی جس کا لقب (مہدی) ہوگا۔ اس معرکہ آرائی کے دوران ہی مسیح ضلالت (دجال) کا خروج ہوگا۔ یہ نسلاً یہودی اور شکلاً ایک چشم ہوگا۔ کرشمۂ قدرت سے اس کی پیشانی پر ''ک ف ر'' یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا جسے اہل ایمان اپنی ایمانی فراست سے پڑھیں گے اور اس کے دجل وفریب سے آگاہ ہو کر اس سے محتاط رہیں گے۔ وہ اوّلاً خدائی کا دعویٰ کرے گا اور شعبدہ بازوں کی طرح شعبدے دکھا کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا مگر اس سلسلہ کو کامیاب نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر کچھ عرصہ بعد مسیح ہدایت (عیسیٰ علیہ السلام) ہونے کا مدعی ہوگا۔ یہ دیکھ کر یہودی تو بکثرت بلکہ قومی حیثیت سے اس کے پیروکار ہو جائیں گے۔ اور اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہودی مسیح ہدایت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرکے ان کے قتل کا ادعا کر چکے ہیں اور مسیح ہدایت کی آمد کے آج تک منتظر ہیں۔ اسی حالت میں ایک روز دمشق (شام) کی جامع مسجد میں مسلمان منہ اندھیرے یعنی نماز فجر کے وقت نماز کے لیے جمع ہوں گے، نماز کی اقامت ہو رہی ہوگی۔ اور امام مہدی موعود امامت کے لیے مصلّیٰ پر پہنچ چکے ہوں گے کہ اچانک ایک آواز سب کو اپنی طرف متوجہ کرے گی۔ مسلمان دیکھیں گے سفید بادل چھایا ہوا نظر آئے گا اور عیسیٰ علیہ السلام دو زرد چادروں میں ملبوس فرشتوں کے بازوؤں پر سہارا دیئے ہوئے ملأ اعلیٰ (آسمان) سے اُترتے نظر آئیں گے۔ فرشتے ان کو مسجد کے شرقی منارہ پر اُتار کر واپس چلے جائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام کا اس زمین کے ساتھ تعلق دوبارہ قائم ہو جائے گا۔ وہ مینار سے مسجد کے صحن میں اُترنے کے لیے سیڑھی طلب فرمائیں گے۔ تعمیل ہوگی اور وہ مسلمانوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہوں گے۔

مسلمانوں کا امام (مہدی) از راہ تعظیم پیچھے ہٹ کر ان سے امامت کی درخواست کرے گا۔ آپ فرمائیں گے کہ یہ اقامت آپ کے لیے کہی گئی ہے اس لیے آپ ہی نماز پڑھائیں۔ اس کے بعد مسلمانوں کی سیاسی قیادت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ آجائے گی اور وہ ہتھیار لے کر مسیح ضلالت (دجال) کا پیچھا کریں گے اور شہر کی فصیل کے باہر باب لد (لدگیٹ) پر اسے مقابل پائیں گے۔ دجال سمجھ جائے گا کہ اس کے دجل وفریب اور زندگی کے خاتمہ کا وقت آپہنچا۔ اس لیے خوف سے وہ رانگ (قلعی) کی طرح گھلنے لگے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اسے قتل کر دیں گے اور پھر جو جو دجال کی رفاقت میں قتل سے بچ جائیں گے وہ، اور سب عیسائی اسلام قبول کر لیں اور مسیح ہدایت (عیسیٰ علیہ السلام) کی سچی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے نظر آئیں گے۔ ان کا اثر مشرک جماعتوں پر بھی پڑے گا اور اس طرح روئے زمین پر اسلام کے سوا دوسرا کوئی مذہب باقی نہیں رہے گا۔ ان واقعات کے کچھ عرصہ بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنہ سے محفوظ رکھیں گے۔ مسیح علیہ السلام کا دورِ حکومت چالیس سال رہے گا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ ان کا دورِ حکومت سات سال رہے گا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ان دو مختلف روایات میں تطبیق یوں دی ہے کہ جب ان کا رفعِ سماوی ہوا اس وقت ان کی عمر ۳۳ سال تھی۔ اور آسمان سے نزول کے بعد وہ سات سال مزید بقید حیات رہیں گے۔ اس طرح زمین پر ان کی کل عمر چالیس برس ہو جائے گی۔ واللہ اعلم۔ بہر حال وہ اس دوران ازدواجی زندگی بسر کریں گے اور ان کے دورِ حکومت میں خوش حالی، عدل و انصاف اور خیر و برکت کا عالم یہ ہوگا کہ بکری اور شیر ایک گھاٹ پر بے خوف و خطر پانی پئیں گے۔ چالیس سالہ دور پورا ہونے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اس دار فانی سے رخصت ہو کر نبی ﷺ کے پہلو میں مدفون ہوں گے۔

☆......☆......☆

حدیث ہے لا نبـــــــــی بـــــــعـــــــدی
نبی نہیں میرے بعد کوئی
نبی اول ، نبی آخر
صلاۃ و تسلیم بر محمد ﷺ
فاتح مرزائیت ہیں مولانا امرتسری و بٹالوی رحمۃ اللہ علیہم
شیر ختمی مرتبت ہیں مولانا امرتسری و بٹالوی رحمۃ اللہ علیہم
قادیانیت کو تارے دن میں دکھلاتے رہے
باکرامت شخصیات تھیں مولانا امرتسری و بٹالوی رحمۃ اللہ علیہم
جھکایا قادیانیت کا سر جنہوں نے
وہ مجاہد ختم نبوت مولانا امرتسری و بٹالوی رحمۃ اللہ علیہم
آج بھی ہیں قادیانیت و الحاد سے برسرِ پیکار
فرزندانِ روحانی مولانا امرتسری و بٹالوی رحمۃ اللہ علیہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنہ قادیانیت، آئین و قانون کی نظر میں

تحریر: محمد متین خالد

حضور ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے اور وہ اسے اپنے لیے باعث فخر اور باعث نجات سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں پیدا فرمایا۔ حضور ﷺ کا مقام بے حد ارفع و اعلیٰ ہے۔ کائنات میں جہاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے وہاں آپ ﷺ کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو اپنا حبیب بنایا ہے۔ میں نے آج تک ایسی کوئی چیز پیدا نہیں کی جو آپ ﷺ سے زیادہ میرے نزدیک مقرب ہو۔ میں نے دنیا اور اس کے رہنے والوں کو اس لیے پیدا کیا کہ میں آپ ﷺ کی عظمت اور مقام ارفع سے ان کو آگاہ کروں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو ایک مرتبہ بھی نام لے کر نہیں پکارا بلکہ تعظیم و تکریم پر مبنی خوبصورت اور بہترین القابات پر مشتمل ناموں سے ہی آپ ﷺ کو پکارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور اپنی محبوبیت کو پانے کا واحد ذریعہ بھی آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا قرار دیا۔ آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ اور فضائل و کمالات کا اظہار ممکن ہی نہیں کیونکہ مخلوق میں کوئی بھی نہ آپ ﷺ جیسا علم رکھتا ہے اور نہ مرتبہ۔ اس لیے آپ ﷺ کی تعریف کا حق صرف اللہ تعالیٰ ہی ادا کر سکتے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ ﷺ کی سب سے بڑی عظمت اور فضیلت آپ ﷺ کا سید المرسلین اور خاتم النّبیین ہونا ہے۔ ختم نبوت کے حقیقی معنی تکمیل نبوت کے ہیں کہ نبوت اپنی انتہاء کو پہنچ کر حد کمال تک پہنچ گئی۔ اب کسی اور نئے نبی کے آنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس لیے کہ نبوت کے جتنے کمالات تھے وہ سب آپ ﷺ کی ذات برکات میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ دین مکمل ہو گیا اور شریعت پر تکمیل کی مہر لگ گئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر نبوت کاملہ کا نزول فرما کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا۔

متحدہ ہندوستان میں انگریز جب مسلمانوں کے قلوب کو مغلوب نہ کر سکا تو اس نے ایک کمیشن قائم کیا جس نے ہندوستان کا سروے کر کے برطانوی پارلیمنٹ میں ایک رپورٹ پیش کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد مٹانے کے لیے ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جائے جو جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دے۔ گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں کا رہنے والا مرزا غلام احمد قادیانی ان دنوں سیالکوٹ ڈی سی آفس میں معمولی درجہ کا کلرک تھا۔ اردو، عربی اور فارسی اپنے گھر میں پڑھی تھی۔ مختاری کا امتحان دیا مگر ناکام ہو گیا۔ غرض یہ کہ اس کی تعلیم دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے ناقص تھی۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے انگریز ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن نے مرزا قادیانی کا انتخاب کیا کیونکہ مرزا کا خاندان جدی پشتی انگریز کا نمک خوار خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ مرزا قادیانی نے مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، خدائی، مثیل مسیح، ظلی نبی، مستقل نبی حتیٰ کہ ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا قادیانی کے ''محمد رسول اللہ'' ہونے کے دعوے پر اس کے بیٹے نے کہا کہ ہمیں کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں کیونکہ اب کلمہ محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ مرزا قادیانی کی تحریروں اور کفریہ عقائد پر پوری اُمت اسلامیہ نے متفقہ طور پر فیصلہ دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے سب ماننے والے کافر، مرتد، زندیق اور گستاخ رسول ہیں۔

قادیانی آنجہانی مرزا قادیانی کو ''محمد رسول اللہ''، اس کی بیوی کو ''ام المؤمنین''، اس کی بیٹی کو ''سیدۃ النساء''، اس کے خاندان کو ''اہل بیت''، اس کے مریدوں کو ''صحابہ کرام''، اس کی نام نہاد وحی والہامات کو ''قرآن مجید''، اس کی گفتگو کو ''احادیث رسول''، اس کے شہر قادیان کو ''مکہ''، ربوہ کو ''مدینہ''، اور اس کے قبرستان کو ''جنت البقیع'' قرار دیتے ہیں۔ یقیناً یہ سب باتیں ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بلکہ فاسق و فاجر مسلمان کے لیے بھی ناقابل برداشت ہیں اور اس کرۂ ارض پر کوئی بے حمیت مسلمان ایسا نہیں جو کسی سے ایسی گستاخانہ باتیں سننا گوارا کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ اقبال نے فرمایا تھا: ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔''

لاہور ہائی کورٹ نے قادیانیوں کے خلاف اپنے ایک فیصلہ میں لکھا:

''مرزا قادیانی نے ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا دعویٰ کیا اور ان تمام لوگوں کے خلاف بے حد غلیظ زبان استعمال کی جنہوں نے اس کے نبوت کے دعویٰ کو مسترد کیا اور اس (مرزا قادیانی) نے خود اعلان کیا کہ وہ برطانوی سامراج کی پیداوار یعنی اس کا ''خود کاشتہ پودا'' ہے۔ لہٰذا جب وہ اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خود ''محمد رسول اللہ'' ہے اور اس کے پیروکار اس کو ایسا ہی مانتے ہیں، تو اس صورت میں وہ رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کی شدید توہین اور تحقیر کے مرتکب ہوتے ہیں۔'' (پی ایل ڈی ۱۹۸۷ء، لاہور ۴۵۸)

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء:

۱۹۷۰ء کے الیکشن میں چند سیٹوں پر مرزائی منتخب ہو گئے۔ اقتدار کے نشہ میں اور ایک سیاسی پارٹی سے سیاسی وابستگی نے انہیں دیوانہ کر دیا۔ وہ حالات کو اپنے لیے ساز گار پا کر انقلاب کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کی اسکیمیں بنانے لگے۔ قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اس نشہ میں دھت ہو کر انھوں نے ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعہ سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں تحریک چلی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی دعوت پر اُمت کے تمام طبقات جمع ہوئے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں اپوزیشن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہوگئی۔ تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی نے مرزائیوں کے خلاف قرار داد پیش کی اور برسر اقتدار جماعت پیپلز پارٹی یعنی حکومت کی طرف سے دوسری قرار داد جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی جو ان دنوں وزیر قانون تھے اور قومی اسمبلی میں قادیانی کفریہ عقائد پر بحث شروع ہوگئی۔

قومی اسمبلی میں قادیانی اور لاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا مؤقف پیش کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا جواب اور اُمت مسلمہ کا مؤقف مولانا مفتی محمود نے پیش کیا۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو قومی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرنے اور سوالات کے جوابات اور جرح کے لیے بلایا گیا تھا۔ یہ تاریخ کا واحد واقعہ ہے کہ حکومت نے فیصلہ کرنے سے پہلے مرزا ناصر کو پارلیمنٹ کے سامنے اپنا نکتہ نظر پیش کرنے کے لیے بلایا۔ اس وقت کے اٹارنی جنرل پاکستان یحییٰ بختیار نے اس پر جرح کی۔ گیارہ روز جرح ہوئی اور ۲ دن لاہوری گروپ والوں سے جرح ہوئی اور قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آ گئی۔ نوے روز کی شب و روز محنت اور کاوش کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا۔ اس طرح آئین کے آرٹیکل (۳) ۱۰۶ اور (۳) ۲۶۰ میں ترمیم کے ذریعہ متفقہ طور پر قادیانی مرزائی جماعتوں کے دونوں گروپ (ربوہ اور لاہوری) آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ قادیانی پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلہ کو تسلیم کرنے سے یکسر انکاری ہیں اور وہ اُلٹا ان مسلمانوں کو کافر اور خود کو مسلمان کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس طرح اپنے کفریہ عقائد و نظریات کی بھرپور تبلیغ و تشہیر اور شعائر اسلامی کا کھلم کھلا استعمال کرتے ہیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء (امتناع قادیانیت آرڈیننس):

فروری ۱۹۸۳ء کو مولانا اسلم قریشی مبلغ تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کو مرزائی سربراہ مرزا طاہر کے حکم پر مرزائیوں نے اغواء کیا۔ جس کے ردّ عمل میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی قیادت میں تحریک پھر منظّم ہوئی جس کے نتیجہ میں ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس صدر پاکستان کے ہاتھوں جاری ہوا جس کی رُو سے قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور اپنے مذہب کے لیے اسلامی شعائر و اصطلاحات بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات 298/B اور 298/C کا اضافہ کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 298/B:

بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لیے مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال۔

(۱) قادیانی گروپ یالاہوری گروپ (جو خود کو ''احمدی'' یا کسی کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعہ خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے۔

(الف) حضرت محمد ﷺ کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی کو امیر المؤمنین، خلیفۃ المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(ب) حضرت محمد ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المؤمنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(ج) حضرت محمد ﷺ کے خاندان (اہل بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو اہل بیت کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے۔

(د) اپنی عبادت گاہ کو ''مسجد'' کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے۔

تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۲) قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب میں عبادت کے لیے بلانے کے طریقہ یا صورت کو اذان کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 298/C:

قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے۔

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلا واسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعہ خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعہ اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے، کو کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

یہ جرم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت ہوگا۔ نیز اس آرڈیننس نے قانون فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۹۹-اے میں بھی ترمیم کر دی ہے جس کی رُو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ ایسے اخبار، کتاب اور دیگر دستاویز کو جو تعزیراتِ پاکستان میں اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شائع کی گئی، کو ضبط کرسکتی ہے۔ اس آرڈیننس کے تحت پاکستان پریس اینڈ پبلی کیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ میں بھی ترمیم کر دی گئی ہے جس کی رُو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ ایسے پریس کو بند کر دے جو تعزیرات پاکستان کی اس نئی اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی کتاب یا اخبار چھاپتا ہے۔ اس اخبار کا ڈیکلیریشن منسوخ کر دے جو متذکرہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ہر اس کتاب یا اخبار پر قبضہ کرلے جس کی چھپائی یا اشاعت پر اس دفعہ کی رُو سے پابندی ہے۔

یہ آرڈیننس، قادیانیت کے خلاف انتہائی اور آخری اقدام نہیں، بلکہ اسے ہلکے سے ہلکا اور کم سے کم درجہ کا اقدام قرار دیا جا سکتا ہے۔ ورنہ اسلامی فقہ کی رُو سے کسی اسلامی مملکت میں کسی مدعی نبوت یا اس کے ماننے والوں کا وجود سرے سے قابل برداشت ہی نہیں۔ یہ لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی اصطلاح میں زندیق کہلاتے ہیں۔ پورے اسلامی تاریخ میں اس کی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی کہ کسی مدعی نبوت یا اس کے پیروکاروں کے وجود کو غیر مسلم شہری کی حیثیت سے برداشت کیا گیا ہو۔ الغرض تمام فقہائے اُمت اس پر متفق ہیں کہ اسلامی مملکت میں ایک مرتد اور زندیق غیر مسلم شہری کی حیثیت سے رہ سکتا ہو۔ اس لیے اسلامی پاکستان میں قادیانی زندیقوں کے وجود کو برداشت کرتے ہوئے ان کے خلاف اسلامی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنا ان کے ساتھ انتہائی درجہ کی رعایت ہے۔

تحریک ختم نبوت اور عدلیہ:

قادیانیوں نے ان پابندیوں کو وفاقی شرعی عدالت، لاہور ہائی کورٹ، کوئٹہ ہائی کورٹ وغیرہ میں چیلنج کیا جہاں انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بالآخر قادیانیوں نے پوری تیاری کے ساتھ سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کی کہ یہ انھیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ جو جناب جسٹس عبدالقدیر چودہری، جناب جسٹس شفیع الرحمٰن، جناب جسٹس محمد افضل لون، جناب جسٹس سلیم اختر، جناب جسٹس ولی محمد خان پر مشتمل تھا، نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔ دونوں اطراف سے دلائل و براہین دیے گئے۔ اصل کتابوں سے متنازع ترین حوالہ جات پیش کیے گئے۔ فاضل جج صاحبان نے جب قادیانی عقائد پر نظر دوڑائی تو وہ لرز کر رہ گئے۔ فاضل جج صاحبان کا کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جب کہ دھوکہ دینا کسی کا بنیادی حق نہیں ہے اور نہ دھوکہ باز کو روکنے سے اس کے حقوق سلب ہوتے ہیں۔ خود سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اپنے نافذ العمل فیصلہ میں لکھا:

''ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر شئے سے بڑھ کر پیار کرے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب حب رسول من الایمان)

کیا ایسی صورت میں کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرایا جا سکتا ہے اگر وہ ایسا توہین آمیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟ صد سالہ تقریبات کے موقعہ پر عوام کے احمدیوں کے ساتھ برتاؤ میں ہمیں اسی پس منظر کو ذہن میں رکھنا چاہیے اور اس ردّعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہوسکتا ہے۔ اس لیے اگر کسی احمدی کو انتظامیہ یا قانون شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے کی اجازت دے تو یہ اقدام اس احمدی کی شکل میں ایک اور رشدی تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ مزید برآں اگر قادیانیوں کو گلیوں یا جائے عام پر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آرائی نہیں، حقیقتاً ماضی میں بار ہا ایسا ہو چکا ہے اور بھاری مالی اور جانی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا۔ (تفصیلات کے لیے منیر رپورٹ دیکھی جاسکتی ہے)۔ صورت حال یہ ہے کہ جب کوئی احمدی یا قادیانی سرے عام کسی پلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے، یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا ہے یا انھیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرم ﷺ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کے اسماء گرامی کی توہین کے ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اُونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہوسکتا ہے۔ ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر اہل مذہب کے بھی تو اپنے رسومات کے لیے جداگانہ القاب وخطاب ہیں۔'' (ظہیر الدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718)

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ ظہیر الدین بنام سرکار(1993 SCMR 1718) کی رُو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ کر سکتا ہے۔اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا مذاق اُڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تمسخر اُڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے ہیں۔ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن، خلاف قانون اور انتہائی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال خراب ہوجاتی ہے۔حکومت اگر پارلیمنٹ اور قانون کی بالادستی پر یقین نہیں رکھتی ہے تو وہ قادیانیوں کو آئین، قانون اور عدالتی فیصلوں کا پابند کرے تاکہ کہیں کوئی لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال خراب نہ ہو۔

❀❀❀

منصف مزاج قادیانیوں سے ایک سوال

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتا ہے کہ

> ”خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل نازل ہوتی ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 576، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 411)

قادیانی حضرات! مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریر کے مطابق قرآن کریم کی رو سے رسول مطیع اور محکوم نہیں ہوتا جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی کامل اطاعت کی بنا پر نبوت و رسالت ملنے کا دعوی ہے اب یا تو اس کا دعوی رسالت باطل قرار پاتا ہے یا پھر اس تحریر میں قرآن کریم پر اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ اور افتراء ثابت ہوتا ہے اب آپ سے سوال ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کس بات کو درست قرار دیں گے دعوی رسالت کو یا نبی ﷺ کی کامل اطاعت کے دعوے کو فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۷ ستمبر ۱۹۷۴ قادیانیوں پر ظلم ہوا یا ان کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا گیا؟

تحریر: ابن عبداللطیف

نوٹ: اس مقالے میں قادیانی کتب و اخبارات کے جتنے بھی حوالہ جات دئے گئے ہیں سو فیصد تصدیق شدہ ہیں اگر کسی بھی شخص کو کسی حوالے کا سکین درکار ہو تو بندہ ناچیز عبیداللہ لطیف سے وٹس ایپ نمبر یا ای میل ایڈریس پر رابطہ کر سکتا ہے

WhatsApp No : 03046265209

Email : ubaidullahlatif@gmail.com

وطن عزیز اس وقت ایک کٹھن دور سے گزر رہا ہے ایک طرف داعش اور تحریک طالبان پاکستان جیسے تکفیری گروہ ہر ایک پر کفر کے فتوے لگا کر جہاد کے نام پر دہشتگردی کو پروان چڑھا رہے ہیں تو دوسری طرف بعض لوگ ان کی اس دہشت گردی کو اسلام اور اسلامی قوانین کے ساتھ منسلک کر کے اسلام اور اسلامی تعلیمات کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہیں درحقیقت یہ دونوں گروہ افراط وتفریط کا شکار ہیں دوسرے گروہ سے متاثر ہو کر ہی کبھی رانا ثناء اللہ جیسے سینئر سیاستدان یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قادیانیوں اور ہمارے درمیان ختم نبوت کے مسئلے پر معمولی اختلاف ہے تو کبھی حمزہ عباسی جیسے اینکر اور اداکار پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے خلاف آواز اٹھاتے نظر آتے ہیں اور یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی کو کافر قرار دے؟ یاد رہے کہ امت مسلمہ اور قادیانیوں کے درمیان صرف عقیدہ ختم نبوت میں ہی فرق نہیں بلکہ قادیانیت حقیقی اسلام کے نام پر اسلام کے مقابل یہود ونصاری کا پروان چڑھایا وہ پودا ہے جس کی ایک ایک چیز اسلام کے خلاف ہے یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بیٹا اور قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ بشیر الدین محمود لکھتا ہے کہ

”حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان 21 اگست 1917ء جلد 5 نمبر 15 صفحہ 8)

''حضرت مسیح موعود (مرزا کادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریمؐ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔''

(خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین، مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان، مورخہ 30 جولائی 1931ء)

اب جہاں تک سوال ہے کہ کیا پارلیمنٹ کو یہ حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو کافر قرار دے درحقیقت یہ سوال ہی محض کم علمی اور جہالت کا نتیجہ ہے کیونکہ پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا اور نہ ہی امت سے باہر نکالا ہے بلکہ پارلیمنٹ نے تو قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے جبکہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنے آپ کو اور اپنے متبعین کو امت سے باہر نکالا ہے۔ پاکستانی پارلیمنٹ نے تو متفقہ طور پر متنبّی قادیاں مرزا قادیانی کے فیصلے کی نہ صرف توثیق کی ہے۔ بلکہ قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ بھی پورا کیا ہے۔

قارئین کرام! پہلے میں آپ کو مرزا قادیانی کو بذات خود اپنے آپ کو اور اپنی جماعت کو امت سے باہر نکالنے کے دلائل پیش کروں گا پھر واضح کروں گا کہ قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ کیسے پورا ہوا اب مرزا قادیانی کا اپنے آپ کو اور اپنی جماعت کو امت سے نکالنے کے دلائل ملاحظہ کریں چنانچہ ایک مشہور روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

((موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بہتر ۷۲ فرقے تھے اور میری قوم میں تہتر ۷۳ فرقے ہوں گے اور ان میں سے فقط ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ گروہ کونسا ہوگا؟ تو نبی رحمت علیہ السلام نے فرمایا جو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلے گا۔))

(رواہُ عبداللہ ابن عمر t عنہ سنن ابو داؤد، جامع ترمذی)

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ امت صرف اور صرف تہتر فرقوں پر مشتمل ہوگی جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی تمام تہتر فرقوں کو پلید اور جہنمی قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے ہ

''درمیانی زمانہ جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے بلکہ تمام خیر القرون کے زمانہ سے بعد میں ہے اور مسیح موعود کے زمانہ سے پہلے ہے یہ زمانہ فیج اعوج کا زمانہ ہے یعنی ٹیڑھے گروہ کا زمانہ جس میں خیر نہیں مگر شاذ و نادر۔ یہی فیج اعوج کا زمانہ ہے جس کی نسبت آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث ہے لیسوا منی ولست منہم۔ یعنی نہ یہ لوگ مجھ میں سے ہیں اور نہ میں ان میں سے ہوں یعنی مجھے ان سے کچھ بھی تعلق نہیں یہی زمانہ ہے جس میں ہزار ہا بدعات اور بے شمار ناپاک رسومات اور ہر قسم کے شرک خدا کی ذات اور صفات اور افعال میں گروہ در گروہ پلید مذہب جو تہتر تک پہنچ گئے پیدا ہو گئے۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 140 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 17 صفحہ 226)

انگریز لیفٹیننٹ گورنر کے نام درخواست میں آنجہانی مرزا قادیانی اپنا اور اپنی جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم (مرزا قادیانی) ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں پھیلتا جاتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 188 طبع جدید)

محترم قارئین! اب دیکھئے کہ فرمان نبوی کے مطابق تو امت صرف تہتر فرقوں پر مشتمل ہے اور مرزا قادیانی تمام تہتر فرقوں کو نہ صرف پلید قرار دے رہا ہے بلکہ ایک نئے چوہترویں فرقے کی بنیاد رکھ رہا ہے جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایک اور جگہ پر اپنی جماعت کو فرقہ جدیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور تیسرا امر جو قابل گزارش ہے وہ یہ ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلح کاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی۔۔۔۔۔۔ اور میری جماعت جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور علوم مروجہ کے حاصل کرنے والے اور سرکاری معزز عہدوں پر سرفراز ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے چال چلن اور اخلاق فاضلہ میں بڑی ترقی کی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اوّل درجہ کے خیر خواہ پاوے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔''

(اشتہار ''بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ'' مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 195 تا 197)

قارئین کرام! امت مسلمہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو یہ کہے کہ اسے مکہ اور مدینہ میں امن اور سکون نہیں ملتا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ۚ وَ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سورہ آلعمران: ۹۷،۹۸)

ترجمہ از تفسیر صغیر: سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجب) ہدایت ہے اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو امن میں آجاتا ہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً

(سورہ النحل: ۱۱۳)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اللہ (تمہیں سمجھانے کے لئے) ایک بستی کا حال بیان کرتا ہے۔ جسے (ہر طرح سے) امن حاصل ہے (اور) اطمینان نصیب ہے۔

محترم قارئین! اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مرزا بشیر الدین لکھتا ہے کہ

''اس جگہ بستی سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مکہ شہر کی قسم اٹھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ (سورہ التین: ۴)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اس امن والے شہر (مکہ) کو بھی

(نوٹ) محترم قارئین! مکہ مکرمہ کی حرمت اور امن والا شہر ہونے کے بارے میں جو بھی آیات پیش کی گئی ہیں ان کے نمبر تفسیر صغیر کے اعتبار سے دیئے گئے ہیں کیونکہ اس میں ہر سورۃ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بھی بطور آیت پیش کر کے ایک آیت کا اضافہ کیا گیا ہے۔

لیکن مرزا قادیانی اس کے برعکس لکھتا ہے کہ

''میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت (برطانیہ) کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ مکہ معظّمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔''

(تریاق القلوب صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156)

محترم قارئین! جس طرح اسلام کے دو حصے ہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی اپنے مذہب کے دو حصے بیان کیے ہیں چنانچہ مرزا قادیانی اپنے مذہب کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں، دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو۔سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔''

(شہادت القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد (ﷺ) کو نہیں مانتا اور یا محمد (ﷺ) کو تو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 110 از بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

اسی طرح قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے کہ

''غیر احمدیوں کی ہمارے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو قرآن کریم ایک مومن کے مقابلہ میں اہل کتاب کی قرار دے کر تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن اہل کتاب عورت کو بیاہ لاسکتا ہے مگر مومنہ عورت کو اہل کتاب سے نہیں بیاہ سکتا۔اسی طرح ایک احمدی غیر احمدی عورت کو اپنے حبالہ عقد میں لاسکتا ہے، مگر احمدی عورت شریعت اسلام کے مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جا سکتی۔۔۔۔

حضور (مرزا صاحب) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے، کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے، بلکہ اس میں فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔اپنی لڑکی غیر احمدی کو نہ دینی چاہئے۔اگر ملے تو لے لو، بے شک لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۲۰ء)۔''

(اخبار الفضل قادیاں مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۰ء)

مزید قادیانی اخبار الفضل مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ میاں بشیر الدین محمود کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''ایک شخص کے سوالات کے۔۔۔۔حضرت میاں محمود احمد صاحب نے مندرجہ ذیل جوابات لکھے۔

سوال: کیا جو شخص احمدی کہلاتا ہے، چندہ بھی دیتا ہے،تبلیغ بھی کرتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود کے حکم صریحی کے خلاف کہ غیر احمدی کو اپنی لڑکی دینا جائز نہیں۔اپنی لڑکی کا نکاح کر دیتا ہے۔ وہ ایک ہی حکم کے توڑنے سے مسیح موعود کے منکروں میں سے ہوسکتا ہے؟

جواب: جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں،کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔

سوال: جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھاوے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتوی دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے۔جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

سوال: کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے دوسرے احمدیوں کی شادی میں مدعو ہوسکتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔

(ڈائری میاں محمود احمد خلیفہ قادیاں مندرجہ الفضل قادیاں مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء)

محترم قارئین! یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیانیوں شروع سے ہی خود کو امت مسلمہ سے الگ قرار دیا ہے اور اپنا الگ تشخص پیش کرنے کی کوشش کی ہے یہی وجہ ہے کہ برطانوی فوج میں بھی قادیانیوں نے مسلمانوں سے الگ اپنا تشخص برقرار رکھا جنگ سے قبل قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے قادیانیوں کو تیار کیا کہ وہ عسکری تربیت حاصل کریں۔اسی تناظر میں بشیر الدین محمود کا قادیانیوں کے آفیشل اخبار الفضل میں شائع ہونے والا بیان قابل غور ہے لہذا وہ ملاحظہ فرمائیں

''پنجاب کے احمدیوں کو ایک ذمہ داری ادا کرنا ہے کیونکہ وہ پنجاب میں نسبتاً اکثریت میں ہیں دوسرے پنجاب برطانوی فوج کو افرادی قوت فراہم کرتا ہے اور احمدیت ان خاندانوں تک پہنچ چکی ہے جو فوج میں بھرتی کے لئے آدمی فراہم کرتے ہیں مزید برآں احمدیت کا گڑھ پنجاب میں ہے اور پنجاب میں اس کے کئی مراکز ہیں۔ جماعت کو چاہئے کہ اس علاقائی فوج میں شمولیت اختیار کرے جو حکومت نے امن و امان کے قیام کے لئے قائم کی ہے پنجاب رجمنٹ علاقائی فوج ۱۱ اور ۱۵ میں اس کے قیام سے لے کر ایک احمدیہ کمپنی موجود رہی۔''

(الفضل 13 ستمبر 1939ء)

قارئین کرام! ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ میں چار کمپنیاں شامل تھیں جو (۱) پنجابی مسلمان (۲) جاٹ (۳) عیسائی (۴) قادیانیوں پر مشتمل احمدیہ کمپنی تھیں۔ جنگ کے دوران ایک اور رجمنٹ ۸/۱۵ بھی تیار کی گئی۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ قادیانی شروع سے ہی اپنے الگ تشخص میں دلچسپی رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ وہ پنجابی مسلمانوں کی کمپنی میں شامل نہ ہوئے اور گورنمنٹ برطانیہ نے ان کے لئے ایک الگ کمپنی ''احمدیہ کمپنی'' کے نام سے تشکیل دی اور بھرتی ہونے والے تمام قادیانی اسی کمپنی کا حصہ ہوتے تھے۔ مرزا شریف احمد کو اس کمپنی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کپتان مقرر کیا گیا اس کے بیٹے مرزا داؤد احمد کو احمدیہ کمپنی خیبر ایجنسیمیں ۴۲-۱۹۴۱ء میں کرنل کے طور پر مقرر کیا گیا ۱۹۴۲ء میں وہ چار باغ قلعہ خیبر ایجنسی کا کپتان، انچارج مقرر کیا گیا۔

محترم قارئین! ایک طرف جنگ عظیم میں مسلم لیگ کی طرف سے گورنمنٹ برطانیہ کی مشروط حمایت کا اعلان کیا جارہا تھا تو دوسری طرف گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کو فرض عین قرار دے رہا تھا۔ اٹھارہ ستمبر ۱۹۳۹ء کو مسلم لیگ کی طرف سے ایک قرارداد منظور کی گئی کہ **''مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت''** مسلم لیگکی منظوری کے بغیر ہندوستان میں کوئی آئینی اصلاح نہیں کی جائے گی۔ صرف اس شرط پر حکومت کی مدد کی جائے گی جبکہ مرزا بشیر الدین محمود دسمبر ۱۹۳۹ء میں اپنی کادیانی خلافت کے پچیس سال پورے ہونے پر ''خلافت جوبلی تقریبات'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

''یہ کوئی معمولی جنگ نہیں ہے ہماری جماعت اس سے متاثر ہوگی انہیں برطانیہ کو ہر ممکن مدد فراہم کرنی چاہئے۔ ہر احمدی جماعت سے ایک ناظم مقرر کیا جارہا ہے جس کا کام جنگ سے متعلقہ مرکز (قادیان) کی ہدایات پہنچانا اور احمدیوں کو اس کی مدد کے لئے تیار کرنا ہوگا۔ اسلام اور احمدیت کے لئے یہ مدد فرض عین ہے۔''

قارئین کرام! قادیانیوں نے مسلمانوں سے الگ اپنی شناخت باونڈری کمشن کے سامنے ۱۹۴۶ میں بھی کی جس کی بنیاد پر ضلع گورداسپور انڈیا کا حصہ بنا اور کشمیر کو انڈیا سے ملانے کے لیے انڈیا کو واحد زمینی راستہ ملا اس کی تفصیل پیش کرنے سے پہلے آپ کے سامنے تحریک پاکستان میں قادیانیوں کے کردار پر چند حوالہ جات پیش کرنا چاہتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔ قادیانیوں کا دوسرے خلیفہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے بیٹے بشیر الدین محمود کا ایک بیان ان کے آفیشل اخبار الفضل میں ۱۹۴۴ کو کچھ یوں شائع ہوا کہ

''پس مسیح موعود کا ایک الہام ہے آریوں کا بادشاہ۔ اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ تو حضرت مسیح موعود کا یہ الہام کس طرح پورا ہوسکتا ہے پس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں اگر ہندوستان نے الگ الگ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا تھا تو حضرت مسیح موعود پاکستان کے بادشاہ کہلاتے آریوں کے بادشاہ نہ کہلاتے اس لیے بے شک مسلمان زور لگاتے رہیں جس مادی قسم کا پاکستان وہ۔چاہتے۔ہیں کبھی نہیں بن سکتا۔''

(بیان بشیرالدین محمودالفضل 8 جون 1944)

آیئے مزید آگے بڑھتے ہیں قادیانی اخبار الفضل ۱۶ مئی ۱۹۴۷ کے ایک اور شمارے میں بشیرالدین محمود کا ایک اور بیان کچھ اس طرح شائع ہوا کہ

''میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالی کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے بسا اوقات عضو ماوف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا مشورہ بھی دیتے ہیں لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اس وقت ہوتا ہے جب کوئی چارہ نہ ہو اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماوف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لیے کوشش نہیں کرے گا۔اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔''

(الفضل 16 مئی 1947 صفحہ 2)

قارئین کرام! اب آپ باونڈری کمشن کے سامنے پارسیوں کی طرح قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں سے الگ شناخت کے مطالبے کا ثبوت بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ کے الفضل میں قادیانیوں کے اس وقت کے خلیفہ بشیرالدین محمود کا بیان کچھ یوں شائع ہوتا ہے کہ

''گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ہم سے بھی مشورہ لے اور ہمارے حقوق کا بھی خیال رکھے ہماری جماعت ہندوستان میں سات آٹھ لاکھ کے قریب ہے مگر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہماری جماعت کے افراد اس طرح پھیلے ہوئے ہیں ان کی آواز کی کوئی قیمت نہیں سمجھی جاتی لیگ ہمیں اپنے اندر شامل نہیں کرنا چاہتی اور کانگریس میں ہم شامل نہیں ہونا چاہتے اس کے مقابلہ میں پارسی ہندوستان میں تین لاکھ کے قریب ہیں لیکن حکومت کی طرف سے ایک پارسی وزیر سنٹر میں مقرر کر دیا گیا ہے اور ان کی جماعت کو قانونی جماعت تسلیم کر لیا گیا ہے حالانکہ ہماری جماعت ان سے دگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے میں نے دہلی میں ایک انگریز افسر کو کہلا بھیجا کہ ہم شکوہ نہیں کرتے لیکن حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے وہ نہایت غیر منصفانہ ہے انہوں نے پارسیوں کا قانونی وجود تسلیم کیا مگر احمدیوں کا نہیں حالانکہ تم ایک ایک پارسی لاو میں اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا چلا جاوں گا صرف اس لیے کہ ہماری جماعت بولتی نہیں اور ہماری جماعت دوسروں کی طرح لڑتی نہیں ہمارے حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس نے کہا ہم آپ کی جماعت کو ایک مذہبی جماعت سمجھتے ہیں۔ میرے نمائندے نے اس کو جواب دیا بے شک ہم ایک مذہبی جماعت ہیں مگر کیا ہم نے ہندوستان میں رہنا ہے یا نہیں اور کیا ہندوستان کی سیاست کا اثر ہم پر نہیں پڑتا۔ دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ کیا پارسی مذہبی جماعت نہیں اور عیسائی مذہبی جماعت نہیں ان کے آدمی پارسی اور عیسائی کر کے لیے گئے ہیں یا کسی سیاسی جماعت کے نمائندے کر کے۔"

(الفضل 13 نومبر 1946)

قارئین کرام! یہ تھا قادیانیوں کا عیسائیوں اور پارسیوں کی طرح مسلمانوں سے الگ تشخص کا مطالبہ جسے ۱۹۷۴ میں پاکستانی پارلیمنٹ نے پورا کیا ویسے بھی کسی بھی مہذب ملک کی پارلیمنٹ اور دیگر ادارے کسی کو اپنے ملک کے کروڑوں لوگوں کو دھوکہ دینے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس حوالےسے تو تعذیرات پاکستان کی دفعہ ۴۱۹ اور ۴۲۰ بالکل واضح ہیں جن میں ہر طرح کے فراڈ اور دھوکہ دہی پر سزا مقرر کی گئی ہے دفع ۴۱۹ میں تو اس پر بھی سزا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی انسان اپنا آپ چھپا کر کسی دوسری شخصیت کے طور پر خود کو ظاہر کرے۔

قارئین کرام! آپ سوچتے ہوں گے کہ قادیانی لوگوں کو کیسے دھوکہ دیتے ہیں آیئے ہم آپ کو قادیانیوں کی دھوکہ دہی کا دیدار کرواتے ہیں۔

جو بھی قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعووں میں سچا جانتا ہے وہ اللہ تعالی کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کو بھی ''کن فیکون'' کی صفت کا حامل مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا دعوی ہے کہ اسے الہام ہوا کہ

اِنَّمَا اَمرُكَ اِذَا اَرَادتَ شَيئاً اَن تَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ

ترجمہ: ''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(تزکرہ صفحہ ۶۳۴)

مرزا جی اپنا یہ الہام سورۃ یسین کی آیت

اِنَّمَآ اَمرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيئاً اَن يَقُولَ لَه كُن فَيَكُون (یٰسین 82)

میں لفظی تحریف کرتے ہوئے تراشا ہے اسی طرح کوئی بھی قادیانی آپ کو نہیں بتائے گا کہ ان کے خدا کے نام یلاش، کالا اور کالو بھی ہیں اور ان کا خدا کھا جانے والی آگ بھی ہے۔ اور مرزا قادیانی کا خدا اس کے بقول چوروں کی طرح پوشیدہ آتا ہے۔ اور مرزا قادیانی کے بقول اس کے خدا نے چھ دنوں میں یہ کائنات تخلیق کی اور ساتویں دن آرام کیا۔

قارئین کرام! قادیانی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو کلمہ محمد رسول اللہ ﷺ سے مراد مرزا قادیانی کو بھی مانتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے بذات خود محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعوی بھی کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

''مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں، اور نہ ہی اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بار بار بتلا چکا ہوں، میں بموجب آیت وَآخَرِينَ مِنهُم لَمَّا يَلحَقُوا بِهِم وہی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں، پس اس طور سے خاتم النبین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ہی تک محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد ﷺ ہی نبی رہے اور نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے، میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

اسی طرح ایک اور جگہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لیے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لیے بلکہ اسی کے جلال کے لیے۔ اس لیے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔۔۔۔۔۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النبین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد (ثانی) (مرزا قادیانی) اسی محمد کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 تا 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 تا 209)

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا کہ صاروجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ھوالّذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیانِ باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچاوے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیاں میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105)

محترم قارئین! بعض لوگ قادیانیوں کے کلمہ پڑھنے سے بھی دھوکا میں آجاتے ہیں کہ دیکھیں جی یہ بھی تو کلمہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی مسلمان ہی ہیں۔ حالانکہ قادیانی گروہ کلمہ میں جب ''محمد رسول اللہ ﷺ'' کے الفاظ ادا کرتا ہے تو ان کے نزدیک اس سے مراد صرف نبی آخر الزمان علیہ السلام ہی نہیں ہوتے بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہوتا ہے، جیسا کہ ہم مندرجہ بالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریروں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ سے ثابت کر آئے ہیں۔

آیئے! مزید قادیانی کلمہ کی حقیقت جاننے کے لیے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی درج ذیل تحریر کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

''ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ صار وجودی وجوده نیزمن فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی ومارٰی اور یہ اس لیے ہے کہ حق تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ

''اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہ پہچانا ہے۔''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 16 صفحہ 259)

محترم قارئین! قادیانیوں کے اخبار الفضل ۲۶ فروری ۱۹۲۴ کے شمارے میں میثاق النبیین کے عنوان سے شائع ہونے والے ایک مضمون میں قصیدہ لکھا گیا جس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ نبی آخرالزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ اگر ان کی زندگی میں مرزا غلام احمد کادیانی بطور مسیح موعود آجائے تو ان سب کو بھی مرزا غلام احمد کادیانی پر ایمان لانا ہوگا۔

یہ اتنا بڑا کفر ہے کہ جس کی مثال ملنا محال ہے حالانکہ وہ عہد نبی کریم ﷺ کے بارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تمام انبیاء کرام سے لیا گیا ہے اور اسی عہد کی پاسداری کا عملی مظاہرہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے ہوگا لیکن امت مرزائیہ نے ان قرآنی آیات اور یثاق النبیین کا مصداق مرزا غلام احمد کادیانی کو قرار دیا ہے آیئے اب اس قصیدے کے اشعار بھی ملاحظہ کریں۔

لیا تھا جو یثاق سب انبیاء سے
وہی عہد لیا حق نے مصطفیٰؐ سے
وہ نوح و خلیل و کلیم و مسیحا
سبھی سے یہ پیمان محکم لیا تھا
مبارک وہ امت کا موعود آیا
وہ یثاق ملت کا مقصود آیا
کریں اہل اسلام اب عہد پورا
بنے آج ہر ایک عبدًا شکورا

محترم قارئین! قاضی ظہورالدین اکمل نامی شخص نہ صرف ایک شاعر تھا بلکہ مرزا غلام احمد کادیانی کا دست راست بھی جو مرزا غلام احمد کادیانی کی شان میں مدح سرائی بھی کرتا رہا اس نے ایک نظم لکھی جس کے چند اشعار یہ تھے

محمدؐ اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے کادیاں میں

ان کفریہ اشعار پر مبنی یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں اس کے سامنے پڑھی گئی جس پر سرزنش کرنے کی بجائے مرزا قادیانی نے جزاک اللہ کہا جب اسمبلی میں مرزا ناصر کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اس نے سرے سے ہی یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے پڑھے جانے سے انکار کر دیا حالانکہ یہ نظم ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ کے قادیانی اخبار بدر میں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شائع ہوئی اور ۲۲ اگست ۱۹۴۴ کے قادیانی اخبار الفضل میں قاضی ظہورالدین اکمل کا بیان موجود ہے کہ یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے پڑھی گئی اور اس نے سن کر جزاک اللہ کہا

محترم قارئین! قادیانیوں کے نزدیک جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا غلام احمد قادیانی میں فرق صرف استاد اور شاگرد کا ہے۔ نام، مقام اور کام کے اعتبار سے نبی ﷺ اور مرزا قادیانی کے مابین ایک ذرہ برابر فرق نہیں ہے یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ قادیانی اخبار الفضل میں ''مسیح موعود محمد است عین محمد است'' عبداللطیف قادیانی کے آخری الفاظ کے نام سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں لکھا ہے کہ

''حضرت مسیح موعود نام، کام اور مقام کے اعتبار سے گویا آنخضرت ﷺ کا ہی وجود ہیں اور آپ میں اور آنخضرت ﷺ میں ایک ذرہ برابر بھی فرق نہیں سوائے اس کے کہ مسیح موعود شاگرد اور آنخضرت ﷺ استاد ہیں۔ لیکن یہ فرق نام، کام اور مقام کے اعتبار سے نہیں بلکہ ذریعہ حصول نبوت کے اعتبار سے ہے۔ اب میں اس مضمون میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بصراحت اس امر کو لکھا ہے کہ مسیح موعود درحقیقت محمدی حقیقت کا مظہر تام اور آپ کے وجود کا آئینہ ہے اور جیسا کہ آنخضرت ﷺ اپنی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانیہ کے ساتھ اوّلین میں مبعوث ہوئے ہیں ایسا ہی وہ آخرین میں بھی اسی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانیہ کے ساتھ آخرین میں بھی مبعوث ہوئے ہیں اور جیسا کہ فیض آنخضرت ﷺ کا صحابہؓ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی فرق ایک ذرہ کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا۔ چنانچہ آپ (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں ''پس جب کہ یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جیسا کہ آنخضرت ﷺ کا فیض صحابہؓ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا تو اس صورت میں آنخضرت ﷺ کا ایک اور بعثت ماننا پڑا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ہزار ششم ہوگا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور اس تقریر سے یہ بات بپایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ حاشیہ صفحہ ۲۴۸،۲۴۹) اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت درحقیقت آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی ہی جماعت ہے اور جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا فیض صحابہؓ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے مسیح موعود کی جماعت پر بھی آنحضرت ﷺ کا فیض ہوا۔ پس یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کا عین صحابہؓ میں کی ایک جماعت ہونا۔اور آپ (مرزا قادیانی) کی جماعت عین بعین وہی آنحضرت ﷺ کا فیض جاری ہونا جو صحابہؓ پر ہوا تھا ۔اس امر کی پختہ دلیل ہے کہ مسیح موعود درحقیقت محمد اور عین محمد ہیں اور آپ میں اور آنحضرت ﷺ میں باعتبار نام،کام اور مقام کے کوئی دوئی یا مغائرت نہیں ۔''

(الفضل قادیاں یکم جنوری 1916 صفحہ 7)

محترم قارئین !الفضل کے مندرجہ بالا مضمون کی قسط ③ میں لکھا ہے کہ

''پس جب کہ خدا تعالی کے نزدیک حضرت مسیح موعود کا وجود خاص آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں مسیح موعود اور آنحضرت ﷺ آپس میں کوئی دوئی یا مغائرت نہیں رکھتے بلکہ ایک ہی شان ، ایک ہی مرتبہ ، ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں۔حضرت مسیح موعود کے عین محمد ہونے سے انکار کریں اور چونکہ حضرت مسیح موعود آنحضرت ﷺ کا بروزی وجود رکھتے ہیں اس لئے ممکن نہیں کہ حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ سے غیر یقین کیا جائے ۔جیسے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں ''اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کہ خود آنحضرت ﷺ کا وجود ہے کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں یہ طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروزی محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہی ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔"(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۵) الغرض مسیح موعود کی تحریروں سے یہ بات پختہ طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود یقیناً محمد ﷺ تھے اور آپ کو چونکہ آنحضرت ﷺ کا بروزی وجود عطا کیا گیا تھا اس لئے آپ عین محمد تھے ۔اور آپ میں جمیع کمالات محمدیہ کامل طور پر منعکس تھے پس اس لئے آپ مرزا قادیانی کے عین محمد ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اور ایسا ہونا قدیم سے مقدر تھا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایک بروز محمد جمیع کمالات محمدی کے ساتھ آخری زمانہ میں مبعوث ہوگا۔"

(الفضل قادیاں مورخہ 16 ستمبر 1915 صفحہ 7 کالم 2)

قارئین کرام! اب میں ۲۸ مئی ۱۹۲۶ کو اخبار الفضل میں شائع ہونے والے چند اشعار پیش کرتا ہوں جن سے مرزا قادیانی کے بارے میں قادیانی حضرات کا عقیدہ سمجھنے میں مزید آسانی ہوگی چنانچہ الفضل اخبار میں لکھا ہے کہ

بشر نور رب العلےٰ بن کے آیا
جہاں کے لئے رہنما بن کے آیا
صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدرالدجیٰ بن کے آیا
شب فیج اعوج نے جب طول پکڑا
تو آخر وہ شمس الہدیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفٰی میرزا بن کے آیا

(الفضل قادیاں 28 مئی 1926)

محترم قارئین ! اسی طرح ۱۴ اپریل ۱۹۳۱ کے اخبار الفضل میں ایک مرزا قادیانی کی شان میں ایک نظم شائع ہوئی جس کا عنوان تھا

وہ احمد محمد نما بن کے آیا

اس نظم میں بھی ناپاک جسارت کرتے ہوئے مرزا قادیانی کو کھلے لفظوں میں محمد رسول اللہ قرار دیا گیا ہے۔

قارئین کرام! اسی طرح مرزا قادیانی کے ساتھیوں کو نبی ﷺ کے صحابہ کا درجہ بھی دیتے ہیں اور قادیانیوں کے پہلے خلیفہ حکیم نور دین کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بشیر الدین محمود کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور مرزا قادیانی کی بیوی نصرت بیگم کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تشبیہ دیتے ہیں آیئے اب قادیانی لٹریچر سے ہی مزید حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

حکیم نوردین کو مرزا غلام احمد قادیانی خود صدیق قرار دیتے ہوئے اپنی کتاب حمامۃ البشری میں لکھتا ہے کہ

"فاشکر اللہ علی ما اعطانی کمثل ھذا الصدیق الصدوق۔ الفاضل، الجلیل الباقر، دقیق النظر، عمیق الفقر المجاھد للہ"

یعنی میں اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راست باز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس اور اللہ کے لیے مجاہدہ کرنے والا ہے۔

(حمامۃ البشری مترجم صفحہ 30,31)

اسی طرح قادیانیوں کے آفیشل اخبار الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۴۶ کے شمارے میں عبدالحمید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آصف قادیانی کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں وہ لکھتا ہے کہ

''مبارکہ بیگم نے ایک خواب دیکھا کہ حضرت مولوی نور دین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے ہیں ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں۔''

مزید آگے چل کر مضمون نگار لکھتا ہے کہ

''کتنی شاندار صداقت ہے کہ حضرت مسیح موعود کا آنا رسول کریم کا آنا ہے اور آپ کے بعد خلیفہ اول یعنی حضرت مولوی نور دین کا وجود نبی اکرم ﷺ کے بعد ابوبکر صدیقؓ کا وجود ہے حضرت مولوی صاحب کی وفات ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ کو ہوئی اس وقت جماعت ایک یتیم کی طرح رہ گئی مگر وہ خداتعالی جس نے یہ وعدہ کیا تھا کہ مومنین کی جماعت میں سے خلفاء چنتا رہے گا اس نے اپنے فضل سے اپنے وعدہ کو پورا کر کے دکھا دیا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فوت ہوئے تو اس نے ہمیں صدیق عطا فرمایا اور جب صدیق فوت ہوا تو اپنے فضل سے ہمیں عمر عطا فرمایا۔''

(الفضل 14 مارچ 1946)

قارئین کرام اندازہ اندازہ کیجیے کن بدکردار لوگوں کو معاذ اللہ استغفر اللہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم جیسی مقدس اور پاکباز ہستیوں سے تشبیح دی جا رہی ہے تشبیح ہی نہیں بلکہ ابوبکر و عمر قرار دیا جا رہا ہے۔ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کا کچھ تعارف تو پہلے کروا ہی چکا ہوں آیئے ذرا عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت و حمیت کا بھی تعارف کرواتا چلوں کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ جن کی خواہش پر پردے کا حکم نازل ہوا۔ صحیح البخاری میں ہے کہ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَعِيدٌ أَفْيَحُ، فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْجُبْ نِسَائَكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ

رسول اللہ ﷺ کی بیویاں رات میں مناصع کی طرف قضاء حاجت کے لیے جاتیں اور مناصع ایک کھلا میدان ہے۔تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ کرائیے۔مگر رسول اللہ ﷺ نے اس پر عمل نہیں کیا۔ ایک روز رات کوعشاء کے وقت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ جو دراز قد عورت تھیں، (باہر) گئیں۔عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آواز دی (اور کہا) ہم نے تمہیں پہچان لیا اور ان کی خواہش یہ تھی کہ پردہ (کا حکم) نازل ہو جائے۔ چنانچہ (اس کے بعد) اللہ نے پردہ (کا حکم) نازل فرما دیا۔

اسی طرح صحیح مسلم میں روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَائَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ

عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج جب رات کو قضائے حاجت کے لئے باہر نکلتیں تو المناصع کی طرف جاتی تھیں، وہ دور ایک کھلی، بڑی جگہ ہے۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کرتے رہتے تھے کہ آپ اپنی ازواج کو پردہ کرائیں، رسول اللہ ﷺ (کسی حکمت کی بنا پر) ایسا نہیں کرتے تھے، پھر ایک رات کو نبی کریم ﷺ کی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عشاء کے وقت (قضائے حاجت کے لئے) باہر نکلیں، وہ دراز قد خاتون تھیں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس حرص میں کہ حجاب نازل ہوجائے، پکار کر ان سے کہا: سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب نازل فرما دیا۔

قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی جسے قادیانیوں نے عمرؓ قرار دینے کی ناپاک جسارت کی ہے اس کی بدکرداری کے چرچے تو زبان زد عام تھے لوگوں کی الزام تراشیاں پیش کرنے کی بجائے بشیر الدین محمود کی اپنی زبان سے اس کی بدکرداری کا اعتراف پیش کرتے ہیں چنانچہ وہ اس نے اپنے ایک خطبے میں خود بتایا کہ

”جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں مگر قیام انگلستان کے دوران میں مجھے اس کا موقع نہ ملا واپسی پر جب ہم فرانس آئے، تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آ سکے (اور اسلام کی میں خدمت کرسکوں۔ناقل) (لیکن بدقسمتی سے) وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے، (واقف ہوتے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تھے اس سے بھی عریاں جگہ لے کر جاتے۔شاید جناب ہیرا منڈی جانا چاہتے تھے) جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا اور پیرا سینما کو کہتے ہیں (لو جی کر لو گل باپ تھیٹر میں اور بیٹا سینما میں ظاہر ہے جو باپ دیکھنے گیا تھا بیٹا بھی تو وہی دیکھنے جائے گا ناں) چودھری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے، میری نظر چونکہ کمزور ہے۔اسلئے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا (لیکن پاس جا کر دیکھ سکتا ہوں گویا پاس جانا چاہتے ہیں) تھوڑی دیر کے بعد میں نے (کافی محنت کے بعد) جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں میں نے چودھری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں اُنہوں نے بتایا کہ یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے کہ وہ ننگی معلوم ہوتی ہیں (شکر ہے ابھی نظر کمزور ملی ہے) تو یہ بھی ایک لباس ہے اسی طرح ان لوگوں کے شام کی دعوتوں کے گاؤن ہوتے ہیں نام تو اس کا بھی لباس ہے مگر اس میں جسم کا ہر حصہ بالکل ننگا نظر آتا ہے۔"

(خطبات محمود ج 1 ص 226، اخبار الفضل قادیان 24 جنوری 1934)

عزیز مسلمان ساتھیو! قادیانی گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی نصرت جہاں کو ام المومنین کہتا ہے چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب میں مرزا قادیانی کا ملفوظ کچھ اس طرح درج ہے کہ:

"ام المومنین کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں حضرت اقدس علیہ السلام نے سن کر فرمایا:

نبیوں کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانونِ قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا کیا اس کی بیوی کو ام المومنین کہو گے کہ نہیں؟''

(ملفوظات جلداوّل صفحہ 555 ایڈیشن 1988)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی اپنی بیوی نصرت بیگم کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تشبیہ دینے کی ناپاک جسارت کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''اشکر نعمتی رئیت خدیجتی براہین احمدیہ صفحہ ۸۵۵ ترجمہ:۔ میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا۔ یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کی طرف تھی۔ جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا جس سے بفضلہٖ تعالیٰ چار لڑکے پیدا ہوئے۔''

(نزول المسیح صفحہ 146 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 524 از مرزا غلام قادیانی)

محترم قارئین! اسی طرح قادیانیوں کے نزدیک مسجد اقصیٰ سے مراد قادیاں میں موجود ان کی عبادت گاہ ہے۔ اور قادیاں کا جلسہ ان کا ظلی حج ہے اور اس جلسے میں شریک ہونا نفلی حج سے بہتر ہے۔ یہ ساری باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ آپ کے سامنے قادیانی لٹریچر سے حوالہ جات پیش کرتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھتا ہے کہ

''مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک، ومبارک کل امر مبارک یجمل فیہ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا ہے، قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
(سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21)

پھر مزید لکھا کہ

"والمسجد الاقصی المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان۔"

یعنی مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود نے بنایا۔"

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 25)

مرزا قادیانی مزید وضاحت کے ساتھ لکھتا ہے کہ

"معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ وہی ہے، جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے۔ جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22)

اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۹۷ میں بیت اللہکے بارے میں ارشاد فرمایا: وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا جو اس میں داخل ہو گیا، اس کے لیے امن ہے۔ مرزا قادیانی اس آیت کو قادیان کی مسجد پہ چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

"اس مسجد مبارک کے بارے میں پانچ مرتبہ الہام ہوا منجملہ ان کے ایک عظیم الشّان الہام ہے--------فِيْهِ بَرَكَاتٌ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا۔"

(تذکرہ صفحہ 83، طبع چہارم)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! اس ضمن میں تو حوالہ جات اور بھی کافی سارے موجود ہیں لیکن آپ کے سامنے مرزا قادیانی کی شعروشاعری پر مبنی کتاب درثمین سے ایک حوالہ پیش کر کے بات آگے بڑھاتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی کا شعر ہے کہ

خدا کا ہم پہ بس لطف وکرم ہے وہ نعمت کون سی باقی جو کم ہے
زمین قادیاں اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درّثمین اردو صفحہ 56 از مرزا قادیانی)

محترم قارئین! ہم آپ کے سامنے قادیانیوں کی طرف سے خود کو امت سے علیحدگی کا مطالبہ اور قادیانی دھوکہ دہیاں پیش کر چکے ہیں اب ایک اور طریقے سے آپ پر واضح کرتے ہیں کہ قادیانی امت مسلمہ سے الگ کیسے ہوئے؟ حالانکہ قادیانی عموماً خود کو امت مسلمہ کا حصہ قرار دینے پر زور دیتے حالانکہ وہ خود مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کر کے امت سے باہر ہو چکے ہیں۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ کسی نئے نبی پر ایمان لانے سے سابقہ امت سے کیونکر الگ ہوا جا سکتا ہے؟ آئیے ہم آپ کو ایک مثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ قادیانی امت مسلمہ سے کیسے الگ ہوئے ہیں؟

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ عیسائیوں کا مذہب یہودیوں سے الگ ہو جانے کی وجہ بھی نئی نبوت اور نئی وحی ہی تھی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل پر یہودیوں کا ایک حصہ ایمان لایا جو مسیحی کہلایا۔ اور اس وقت کی یہودی اکثریت نے ایمان لانے سے انکار کر دیا جو یہودی ہی رہے۔ یہ جو تفریق ہوئی اور ایک مذہب کے اندر سے دوسرا مذہب الگ ہو گیا اس کا باعث نئی نبوت اور نئی وحی بنی۔ ایمان نہ لانے والے اپنے سابقہ مذہب کے پیروکار رہے اور ایمان لانے والے نئے مذہب کے پیروکار کہلائے۔

غلط یا صحیح کی بحث اپنی جگہ پر ہے لیکن تاریخی تناظر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو بنی اسرائیل کے ان انبیاء کرام پر قیاس نہیں کیا جا سکتا جن کے آنے سے مذہب تبدیل نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس کی حیثیت یہ ہے کہ ایک شخص نے نئی نبوت اور وحی کا دعویٰ کیا جسے قبول کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے امت مسلمہ نے مجموعی طور پر انکار کر دیا، جس کی وجہ سے وہ اور اس پر ایمان لانے والے پہلے مذہب کا حصہ رہنے کی بجائے نئے مذہب کے پیروکار کہلائے، اور ان کا مذہب ایک الگ اور مستقل مذہب کے طور پر متعارف ہوا۔

ہم قادیانیوں سے یہی بات کہہ رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نبوت اور وحی کے دعوے کو امت مسلمہ نے مجموعی طور پر قبول نہیں کیا اس لیے وہ امت مسلمہ کا حصہ نہیں رہے بلکہ ایک ایک الگ مذہب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہیں اس تاریخی اور معروضی حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ دلیل و منطق اور تاریخی تسلسل کے دائرے میں ان کے مسلمانوں کا حصہ شمار ہونے کے دعوے کو کسی بھی درجہ میں تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے جس سے کوئی باشعور شخص انکار نہیں کر سکتا۔

محترم قارئین ! اب آپ پاکستانی آئین کو بھی ملاحظہ فرمائیں کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں کیا کہتا ہے اور پاکستانی آئین و قانون قادیانیوں پر کون کونسی پابندیاں عائد کرتا ہے۔ چنانچہ پاکستانی آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۶۰ میں لکھا ہے کہ

آرٹیکل نمبر ۲۶۰

جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا یا حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان لاتا ہے وہ ازروئے آئین و قانون مسلمان نہیں ہے۔

آرٹیکل نمبر ۱۰۶ کلاز نمبر ۳

صوبائی اسمبلیوں میں بلوچستان، پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کی کلاز نمبر ا میں دی گئی نشستوں کے علاوہ ان اسمبلیوں میں عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں، بدھوں، پارسیوں اور قادیانیوں یا شیڈول کاسٹس کے لئے اضافی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نشستیں ہونگی۔

اس ترمیم کے بعد بھی توہین آمیز قادیانی سرگرمیوں کی روک تھام نہ ہوسکی، جذبات کی آگ پھر بھڑکنے والی تھی کہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء مندرجہ ذیل آرڈی ننس جاری کیا گیا۔

آرڈی ننس

قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کرنے کا آرڈی ننس

ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے۔ ہرگاہ کہ صدر پاکستان کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جو فوری کاروائی کے متقاضی ہیں لہٰذا پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کی تعمیل میں اور ان تمام اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے جو اس سلسلے میں انہیں حاصل ہیں صدر پاکستان حسب ذیل آرڈیننس وضع اور نافذ کرتے ہیں۔

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز

(ا) اس آرڈی ننس کا نام قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کا خلاف اسلام سرگرمیوں کا ارتکاب (ممانعت وسزا) آرڈی ننس ۱۹۸۴ء ہوگا۔

(ب) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے استرداد کا آرڈی ننس

اس آرڈی ننس کی دفعات عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے علی الرّغم نافذ ہونگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم:

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰)

۳۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰) میں نئی دفعات

۲۹۸ ب

اور ۲۹۸ ج کا اضافہ

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰) کے باب پندرہ میں دفعہ ۲۹۸ (ا) کے بعد حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔

۲۹۸ ب بعض مقدس ہستیوں اور متبرک مقامات کے لئے

مخصوص القاب و آداب

صفات وغیرہ کا غلط استعمال

ا۔ قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص کسی تقریر، تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے ا۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے کسی خلیفہ یا صحابی کے سوا کسی اور شخص کو ''امیر المومنین'' ''خلیفۃ المومنین'' ''صحابی'' ''رضی اللہ عنہ''

ب۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے افراد خاندان (اہل بیت) کے سوا کسی اور کو ''اہل بیت'' یا

ج۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے نام سے پکارے گا، یا اس کا حوالہ دے گا وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

۲۔ قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں) کا جو شخص کسی تقریر، تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کے لئے بلانے کے طریقے یا شکل کو ''اذان'' سے موسوم کرے گا یا مسلمانوں کے طریقے کے مطابق اذان کہے گا وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا، نیز جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

۲۹۸ ج ۔ قادیانی گروہ وغیرہ کا اپنے آپ کو مسلم کہلانے ، اپنے عقیدے کی تبلیغ کرنے یا نشر و اشاعت کرنے والا شخص

قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص اپنے آپ کو بلا واسطہ یا بالواسطہ ''مسلم'' کہلاتا ہے، یا اپنے عقیدے کو اسلام کہتا یا ظاہر کرتا ہے ، یا دوسروں کو تقریر، تحریر یا واضح علامت یا کسی بھی طریقے سے دعوت دیتا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا یا جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

قارئین محترم ! یہ تمام دلائل اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے خود اپنےآپ کو اور اپنی جماعت کو امت مسلمہ سے باہر نکالا ہے نہ کہ پاکستانی پارلیمنٹ نے ۔ پاکستانی پارلیمنٹ نے تو متفقہ طور پر مرزا قادیانی کے فیصلے کی توثیق کی ہے اور قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے اور کچھ نہیں ۔ جب قادیانی جماعت نے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا شروع کیا اور برملا تمام اسلامی اصطلاحات کو مرزا قادیانی اور اس کے خاندان اور ساتھیوں کے لئے استعمال کرنا شروع کیا تو اس پر پاکستانی پارلیمنٹ نے قانون سازی کی یہی وجہ ہے کہ آئین پاکستان کی رو سے قادیانی جماعت ہو یا ان کا لاہوری گروپ یہ دونوں پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کسی بھی قادیانی کو شعائر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں یہاں تک کہ اگر کوئی قادیانی یا لاہوری ایک مرتبہ شعائر اسلام کو اپنے یا اپنی جماعت کے لیے استعمال کرے گا تو اسے کم از کم تین سال قید بامشقت گزارنا ہوگی۔

قارئین کرام! اللہ تعالی کے فضل و کرم سے آپ کے سامنے دلائل بینہ کے ساتھ واضح کیا کہ ۷ستمبر۱۹۷۴ کو قادیانیوں پر کسی بھی قسم کا کوئی ظلم نہیں ہوا بلکہ قادیانیوں کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا کیا گیا اور ۱۹۷۴ میں پارلیمنٹ پاکستانی قوم کو قادیانیوں کی ریشہ دیوانیوں، سازشوں اور دھوکہ دہی سے بچانے کے لیے اپنا فرض ادا کیا تھا۔اللہ تعالیٰ اب بھی وطن عزیز کو قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کی سازشوں وطن عزیز اور ساری امت مسلمہ کو محفوظ رکھے آمین

☆......☆......☆

منصف مزاج قادیانیوں سے ایک سوال

قادیانی حضرات! مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ میں لکھتا ہے کہ

''جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں **تمام کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ** کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

قادیانی حضرات! یقیناً آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ نبوت محمدیہ کا ایک کمال شرعی ہونا بھی ہے اگر نبوت محمدیہ سمیت تمام کمالات محمدی مرزا قادیانی میں منعکس تھے تو پھر اسے شرعی نبی ہونا چاہئے تھا جبکہ اس کا دعوی تو غیر شرعی نبی ہونے کا ہے اب آپ نبوت محمدیہ سمیت تمام کمالات محمدیہ کو اس کے آئینہ ظلیت میں منعکس ہونے کے دعوے کو باطل سمجھتے ہیں یا غیر شرعی نبی ہونے کے دعوے کو باطل جانتے ہیں ہمارے نزدیک تو اس کی دونوں باتیں غلط ہیں لیکن آپ کس بات کو غلط سمجھتے ہیں؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اسلام اور پاکستان کے مجرم

تحریر: الشیخ ابو عمیر حزب اللہ بلوچ حفظہ اللہ
اردو ترجمہ: حافظ محسن انصاری حفظہ اللہ

کچھ دنوں سے ملکی میڈیا میں ایک خاص واقعہ کے تناظر میں مرزا غلام قادیانی اور اس کے قادیانی اور مرزائی پیروکاروں کے بارے میں بحث و مباحثہ عروج پر ہے، مرزائی قادیانی اللہ تعالی کے پسندیدہ دین اسلام اور ہمارے پیارے وطن پاکستان کے بدترین مجرم ہیں، یہ صرف دعوی ہی نہیں بلکہ روز روشن کی طرح واضح حقیقت ہے۔

قادیانی مرزا غلام قادیانی کو اپنے نزدیک "ظلی" "بروزی" یا کسی بھی حیثیت میں نبی، رسول اور اپنا رہبر، رہنما ایک اچھا انسان تسلیم کرتے ہیں اور اس کے گن گاتے نہیں تھکتے۔

جبکہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے اتنا اہم ترین عقیدہ ہے کہ اس کے دفاع کے لیے مسیلمہ کذاب (نبوت کے دعویدار) کے خلاف جنگ یمامہ کے دن ستر (70) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی قیمتی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔

(صحیح بخاری : 4078)

یہاں ختم نبوت کے چند دلائل ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے اس لیے بھی کہ قادیانی مرزائی لوگ اس عقیدہ کے منکر ہیں۔

ختم نبوت کے چند دلائل

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ (الاحزاب : 40)

"محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن وہ تو اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ: 3)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔''

اسلام کی تکمیل کا معنی یہی ہے کہ یہ دین اسلام یعنی نبوت محمدیہ ﷺ قیامت تک کے لیے ہے اس لیے آپ کے بعد کوئی نبوت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی نبی آنے والا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی بعثت تمام جن وانس کے لیے ہے اس سے بھی آپ کا آخری نبی ہونا ثابت ہوتا ہے:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾

(الأعراف: 158)

وغیرھا من الآیات۔

((وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.)) (صحیح بخاری: 335) وغیرھا من الاحادیث۔

ختم نبوت کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے چند فرامین درج ذیل ہیں:

((لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي)) (صحیح مسلم: 2404)

''میرے بعد کوئی بھی نبوت نہیں ہے۔''

((وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ)) (جامع ترمذی: 2840)

''میں سب سے آخر میں والا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) (صحیح بخاری: 3455)

''بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے، جب بھی ان کا کوئی نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ آ جاتا تھا، لیکن یاد رکھو بیشک میرے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

((فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ، وأنا العاقِبُ، وأنا الْمُقَفِّي.))

(صحیح ابن حبان : 7162)

''اللہ کی قسم میں تمام انبیاء کے آخر میں آنے والا یعنی آخری نبی ہوں۔''

((وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ،وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ))

(سنن ابن ماجة : 4077۔ صحیح مسلم : 1394)

''میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔''

((... فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ)) (صحیح بخاری : 3535)

''میں نبوت و رسالت کی آخری اینٹ ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں۔''

((لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ))

(جامع ترمذی : 3686)

''اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوتے۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

((وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ))

(صحیح مسلم : 52)

''مجھے پوری مخلوقات یعنی تمام جن وانس کے لیے نبی اور رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔''

((ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.)) (سنن ابن ماجه : 3896)

''نبوت اب ختم ہو چکی ہے البتہ (الہام یا خواب کے ذریعے) خوشخبریاں باقی ہیں۔''

((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ.))

(جامع ترمذی: 2272)

''بلاشبہ اب رسالت و نبوت کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے تو میرے بعد کوئی رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نبی نہیں ہے۔''

((فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ.))

(صحیح مسلم: 2287)

''میں سلسلہ نبوت کی وہ آخری اینٹ ہوں جسے اللہ تعالی نے نصب فرمادیا ہے لہٰذا میں نے آکر انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا ہے۔''

((فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.))

(صحیح مسلم: 1394)

''تو بے شک میں آخری نبی ہوں اور میری یہ مسجد یعنی مسجد نبوی کسی نبی کے ہاتھوں تعمیر ہونے والی آخری مسجد ہے۔''

((وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.)) (جامع ترمذی: 2219)

''بے شک میری امت میں تیس ایسے کذاب پیدا ہوں گے ان میں ہر ایک یہ دعوی کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

(صحیح بخاری:896)

''میں اور میری امت دنیا میں تو سب سے آخر میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔''

((إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ.)) (مسند احمد: 17163۔ صحیح ابن حبان: 6404۔ صححہ الالبانی مشکاۃ: 5759)

''بے شک میں اللہ تعالی کے پاس ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں خاتم النّبیین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں جبکہ آدم علیہ السلام کی تخلیق بھی مکمل نہ ہوئی تھی یعنی میری ختم نبوت کا فیصلہ تخلیق آدم سے قبل ہی ہو چکا تھا۔"

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہم اس بات پر رونے لگے کہ:

((أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ.)) (صحیح مسلم : 2454)

"اب آسمان سے وحی آنے کا سلسلہ بند ہو گیا۔"

مرزا قادیانی کی طرف سے دعوائے نبوت ورسالت :

معزز قارئین اوپر ذکر کیے قرآن و حدیث کے دلائل کے بالکل برعکس مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعوی کیا اور اس کے ماننے والے بھی اسے نبی تسلیم کرتے ہیں۔ یہاں ذیل میں اس سلسلہ کے چند حوالوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے:

مرزا لکھتا ہے:

☆ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، ص: 11)

☆ کہتا ہے کہ: نبی کا نام لینے کا مجھے خصوصی حکم دیا گیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی، ص: 39)

☆ میں رسول اور نبی بھی ہوں، مجھے بھیجا گیا ہے، خدا کی طرف سے غیب کی خبریں مجھے دی جاتی ہیں۔ (روحانی خزائن: ج 18 ص 211، غلطی کا ازالہ ص 7)

اس بارے میں اور بھی بہت سے حوالے ہیں لیکن بغرض اختصار یہاں ذکر نہیں گئے۔

اس لیے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کر کے خود مرزا غلام اور اس کے ماننے والے بھی اسلام کے مجرم ہیں کیونکہ وہ ختم نبوت جیسے بنیادی اور اساسی عقیدے کے منکر ہیں۔

مرزا غلام قادیانی ایک گستاخ شخص

اس کے علاوہ یہ عقل سے نابلد شخص اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخیاں کرتا رہتا تھا اور مسلمان علماء یا عام مسلمانوں کو گالیاں بھی دیتا اور لعنتیں کرتا۔ ذیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس کا مختصر سا خاکہ ذکر کیا جاتا ہے:

اللہ تعالیٰ کے بارے میں لکھتا ہے:

☆ ہاتھی دانت، بجلی، خدا جاگتا ہے، سوتا ہے، نماز پڑھتا اور روزے رکھتا ہے، غلطی کرتا ہے، خدا قادیان میں نازل ہوگا۔ (براہین احمدیہ ج2 ص 555۔ البشریٰ 2/79)

☆ خدا مرزا کا نام لیتے ہوئے شرماتا ہے۔ مرزا خود کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھتا ہے۔ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی صفات: فعال لما یرید، کن فیکون لکھتا ہے۔

☆ اور مرزا خود کو تمام نبیوں سے افضل قرار دیتا ہے، سیدنا آدم، نوح، موسیٰ اور یوسف علیہم السلام کے نام لے کر خود کو ان سے افضل سمجھتا ہے۔ کہتا ہے کہ نبی ﷺ تو کو تین ہزار معجزے دیے گئے جبکہ مجھے تین لاکھ بلکہ چھ لاکھ سے بھی زیادہ معجزے دیے گئے۔ (حقیقۃ الوحی ص 67۔ 89۔ 107۔ 356۔ براہین احمدیہ 5/ 76۔ 82)

☆ سیدہ مریم سلام اللہ علیہا کی عفت اور پاکدامنی پر نا قابل بیان حملہ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کرتے ہوئے خود کو ان سے افضل قرار دیا ہے۔

☆ سیدنا عیسی علیہ السلام کو سب سے زیادہ تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ (ایام صلح ص 65۔ چشمہ مسیحی ص 49 دافع البلاء ص 10 ازالہ اوہام ص 69۔ 158)

سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کی شان میں بھی گستاخیاں کی ہیں۔ (نعوذباللہ من ذالك)

معزز قارئین! مرزا غلام اور اس کے فکری غلاموں کی ابھی اور بھی بہت سی ایسی عبارتیں ہیں جنہیں یہاں تحریر کرنے سے تہذیب، شرم اور حیاء آڑے ہے۔ مزید تفصیل اور حوالوں کے لیے دیکھیے: (قادیانیت اپنے آئینے میں از علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ)

قادیانی ٹولہ پاکستان کا مجرم

مرزائی، قادیانی ٹولہ نہ صرف اسلام بلکہ اسلام کے نام پر حاصل کردہ پیارے وطن پاکستان کے بھی مجرم اور غدار ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ چونکہ آئین پاکستان کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں۔ ☆ یہ خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتے۔ ☆ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد نہیں رکھ سکتے۔ ☆ اپنی صدا کو اذان اور عبادت کو نماز، روزہ وغیرہ کا نام نہیں دے سکتے۔ ☆ اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے وغیرہ،

☆ اس پاکستانی عدالتی فیصلے کو باقی اسلامی دنیا نے بھی قبول کیا اس طرح قادیانیوں کے کفر پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہوگیا، لیکن قادیانی پاکستان کے اس آئین اور قانون کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔

☆ مذکورہ آئین و قانون کا کھلا انکار کرتے ہیں، خود کو مسلمان کہلوانے پر اصرار کرتے ہیں، بلکہ اس کے برعکس صرف خود کو ہی مسلمان سمجھتے ہیں اور اپنے سوا باقی سب مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔

☆ جناب قائدِ پاکستان محمد علی جناح کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ''سر'' چوہدری ظفر اللہ خان نے آپ کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی اس لیے کہ ظفر اللہ خود پکا قادیانی تھا۔

1974ء میں جب پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے بارے بحث و مباحثہ جاری تھا تو اس موقع پر قادیانی ''خلیفہ'' مرزا ناصر نے کہا تھا کہ: ان کے نزدیک یہاں موجود اسمبلی کے تمام ممبرز اور قادیانیوں کے سوا ملک کی باقی تمام عوام بھی کافر ہے۔

ستمبر 1974ء میں پاکستانی اسمبلی کی طرف سے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے والے تاریخی فیصلے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فزکس میں نوبل ایوارڈ حاصل کرنے والے اس وقت کے وزیر اعظم پاکستان کے سائنسی مشیر قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے اس فیصلہ پر احتجاجاً اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور ملک چھوڑ کر چلا گیا۔

تاریخ گواہ ہے کہ قادیانی ہمیشہ مسلمانوں اور پاکستان کے دشمن امریکہ، بھارت اور خاص طور پر اسرائیل سے گلے ملتے ہوئے نظر آتے ہیں، سوشل میڈیا، یوٹیوب، فیس بک وغیرہ پر قادیانیوں رہنماؤں کی ایسی ویڈیوز اور بیانات موجود ہیں۔

اسلام اور پاکستان سے اتنی زیادہ مخالفت وعداوت کے بعد بھی قادیانیوں کو اسلام اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستان کا خیرخواہ کیسے قرار دیا جاسکتا ہے!!!

لیکن زیادہ افسوس تو ملک کے لبرل طبقے اور اپنے آپ کو روشن خیال کہلوانے والوں پر ہے جو اتنی واضح حقیقتوں کے باوجود قادیانیوں کی حمایت کے لیے کمربستہ ہیں۔

ٹی وی اسکالر جاوید احمد غامدی کا کہنا ہے کہ: جو شخص اپنی زبان سے کہے کہ میں مسلمان ہوں تو مجھے کوئی حق نہیں کہ میں اسے کافر کہوں !! اور اس کے حواری خوش ہو کر تالیاں بجاتے ہیں۔(یہ قادیانیوں سے بے جا ہمدردی ہے)۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر مسیلمہ کذاب کا کیا گناہ تھا جو اس کے خلاف جنگ کی گئی اور ستر صحابہ کرام شہید ہوئے۔ جبکہ مسیلمہ نے نہ تو اسلام کا انکار کیا تھا اور نہ ہی وہ نبی کریم ﷺ کی نبوت اور رسالت کا منکر تھا، بلکہ اس کا صرف یہی دعوی تھا کہ وہ صرف نبی کریم ﷺ کا شریک نبی ہے، جبکہ مرزا غلام تو مسیلمہ سے بھی بڑا مجرم ہے کیونکہ غلام نے ڈائریکٹ دعوائے نبوت و رسالت کر رکھا۔

غامدی صاحب اگر مسیلمہ کذاب کے دور میں ہوتے تو اسے بچانے کی کوئی راہ ضرور تلاش کر لیتے !!

اسی طرح کا نظریہ صحابہ کرام کے دشمن اور گستاخ سوشل میڈیا کے نام نہاد اسکالر انجینئر مرزا محمد علی کا بھی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق ہم قادیانیوں کو صرف اس لیے کافر کہتے ہیں کہ وہ ہمیں کافر سمجھتے ہیں، مطلب اگر وہ ہمیں کافر نہیں کہیں گے تو ہم بھی انہیں کافر نہیں کہیں گے!! انا للہ وانا الیہ راجعون .

معزز قارئین! آپ اوپر ذکر کردہ قادیانی ٹولے کا کردار پھر سے ملاحظہ کریں اور پھر قادیانیوں کے ان نام نہاد اور ناکام وکیلوں کی صورتحال بھی ملاحظہ کریں۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنہ قادیانیت کی رسوائی پارلیمنٹ کا تاریخ ساز فیصلہ!!

تحریر: حمید اللہ خان عزیز (احمد پور شرقیہ، ضلع بہاول پور)

مرزا غلام احمد قادیانی ان طالع آزما کا سرغنہ تھا، جنہوں نے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے تاج وتخت ختم نبوت کو انگریز سرکار کی کاسہ لیسی میں خود ساختہ جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچا کر پامال کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اپنی جھوٹی انا کی تسکین کے لیے مسلمانوں کے مسلمہ عقائد کو روندا اور سلطنت برطانیہ کی خوشامد کی انتہاء کر دی۔

اللہ تعالیٰ اس دین متین کا خود ہی محافظ ہے، یہ اس کا وعدہ ہے کہ آخر غلبہ اس کے دین کو ہی ہو گا۔ دین کے دشمن، کفار کے پیروکار، یہود ونصاریٰ کے کاسہ لیس ہمیشہ ذلت کی موت مریں گے۔

مرزا غلام قادیانی مئی ۱۹۰۸ء میں دستوں اور پیچش کی ایک گندی بیماری میں مبتلا ہو کر لاہور میں اپنے ایک مرید کے بیت الخلاء میں مر گیا، لیکن اس کی ذریت آج بھی اس کے قدموں پر چل کر رسوائی کا طوق پہنے اپنے ''آقا'' کی تعلیم کے مطابق کل پرزے نکالے اسلام اور اسلامی حکومتوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔

ہر دور میں یہ فتنہ، جسے ''فتنہ مرزائیت'' یا ''قادیانیت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے، بڑھتا ہی رہا کیوں کہ بدقسمتی سے مسلمان حکومتیں اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے ہمیشہ اغیار کی مدد کے خواہاں رہے اور وہ بدلے میں قادیانیوں کا تحفظ اور انہیں وسائل کے ساتھ اپنے گمراہ کن عقاید کی ترویج بطور ضمانت کے مانگتے رہے ہیں۔

اس فتنے کو اول روز سے یہود ونصاریٰ کی سرپرستی حاصل رہی۔ قیام پاکستان کے وقت اور بعدہ اس شجر خبیثہ کا گھناونا کردار تاریخ کے صفحات پر موجود ہے۔ امریکہ، اسرائیل اور برطانیہ ہمیشہ اس فتنے کی بقا کے لیے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالتے آ رہے ہیں۔ ان غیر ملکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آقاؤں کی آشیر باد سے قادیانیوں نے سرکاری مناصب اور کلیدی عہدے حاصل کیے اور ان کے توسط سے کئی ملکی راز افشاء کیے اور مملکت اسلامیہ پاکستان کو اس کے اصل مقصد قرآن وسنت کے نفاذ سے دور رکھنے کی سعی نامشکور برابر جاری رکھی۔ پاکستان کا دفاع جب بھی کمزور ہوا، اس کے پیچھے قادیانی سازش ہی نکلی۔

ان کے گھناؤنے اور مکروہ عزائم کی ایک جھلک سطور ذیل کی اس حقیقت افروز اقتباس سے لگائیں:

''قادیانی منتخب ارکان نے اقتدار میں آنے کے بعد پاکستان اور عوام کو نقصان پہنچانے کی کوششیں شروع کر دیں، وزیر خارجہ ظفراللہ قادیانی نے سات سال کے عرصہ وزارت میں پاکستان کے اندر اور باہر قادیانیوں کی جڑوں کو خوب مضبوط کیا، پاکستان کے بیرون ملک سفارت خانوں میں چن چن کر قادیانی بھیجے گئے۔ پاکستان میں ایک ''نیا قادیان'' بسانے کے لیے ایک علیحدہ خطہ ''ربوہ'' کے نام سے الاٹ کیا گیا۔

یوں پاکستان کے قلب میں ایک وسیع خطہ قادیانی ریاست کے لئے مخصوص ہو گیا۔مشرقی وافریقی ممالک میں وسیع پیمانے پر مرزائی مبلغ بھیجے گئے اور باوجود اس کے کہ اسرائیل کی یہودی حکومت سے حکومت پاکستان کا کوئی تعلق اور رابطہ نہیں تھا، مگر تل ابیب اور حیفہ میں مرزائیوں کے مراکز قائم کیے گئے، یوں برطانیہ کا خود کاشتہ پودا نہ صرف پاکستان بلکہ تمام ممالک میں ایک تن آور درخت بنتا جا رہا تھا۔سکندر مرزا اور ایوب خان کی غفلتوں اور چشم پوشی کی وجہ سے پاکستان کے کلیدی مناصب پر مرزائی چھائے ہوئے تھے۔حکومت نے محکمہ اوقاف کے ذریعے مسلمانوں کی تمام املاک ''وقف ایکٹ'' کے تحت قبضے میں لے رکھی تھی اور قادیانی معاشی طور پر پاکستان میں مضبوط ہی نہیں ہو رہے تھے، بلکہ مٹھی بھر مرزائی، پاکستان پر حکومت کرنے کے خواب دیکھنے لگے تھے، ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی مسلم اکثریت کیخلاف سازشوں اور بدمعاشیوں کا سلسلہ بھی جاری تھا۔''

(دیکھئے: قادیانی عزائم)

علمائے اہلِ حدیث ودیگر کی منظّم جدوجہد:

اگر ہم برصغیر پاک وہند میں اس فتنے کی سرکوبی کے لیے علمائے اسلام بالخصوص علمائے اہل حدیث کے تاریخی کردار کا ذکر کریں تو ایک شاندار مربوط تاریخ سامنے آتی ہے۔

آغا شورش کاشمیری مرحوم اپنی زندگی کی آخری تصنیف ''تحریک ختم نبوت'' میں لکھتے ہیں:

> ''مرزا قادیانی کی سب سے پہلے سرکوبی کرنے والے مولانا محمد حسین بٹالوی a تھے، جنھوں نے جگہ جگہ مرزا کا پیچھا کر کے اس کے مذموم عقاید اور دعاوی کو باطل ثابت کیا۔انہوں نے اپنے استاذ گرامی میاں نذیر حسین محدث دہلوی a کی خدمت میں حاضر ہوکر ایسے غلط عقائد اور دعوے کرنے والے شخص کے بارے میں کفر کا فتوی حاصل کیا، جب کہ دیگر مکاتب فکر ابھی سوچ بچار کر رہے اور مرزا کے گمراہ کن عقائد کے صغرے کبرے بنانے میں مصروف تھے۔انہی دنوں سردار اہل حدیث حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری a نے تو قادیان جا کر مرزا کو للکارا، لیکن اسے مولانا موصوف کا سامنا کرنے کی جرات نہ ہوسکی۔اس سلسلے میں قاضی محمد سلیمان منصور پوری a اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی a کی تحریری اور تقریری کاوشوں کو کون نظر انداز کرسکتا ہے۔''

ختم نبوت کے منکر، مرزا قادیانی دجال اور اس کی ذریت کی سرکوبی کے لیے اہل حدیث مکتب فکر اور مجلس احرار اسلام ہند کی خدمات بے لوث قربانیوں اور عزم وایثار سے عبارت ہیں۔اہل حدیث علمائے کرام اور مصلحینِ جماعت میں قاطع مرزائیت حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا بشیر سہسوانی، مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، شیخ الاسلام مولانا محمد ابراہیم میر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سیالکوٹی، مولانا شمس الحق ڈیانوی، مولانا اشرف علی ڈیانوی، مولانا نور احمد عظیم آبادی، مولانا غلام حسن سیالکوٹی، مولانا رحیم بخش، مولانا عبدالرحیم غزنوی، مولانا محمد بن عبداللہ غزنوی، مولانا محمد ادریس ڈیانوی، مولانا محمد ابراہیم آروی، مولانا منشی علم دین، مولانا تلطف حسین دہلوی، مولانا عبدالصمد غزنوی، مولانا مولا بخش کشتہ امرتسری، مولانا نیاز اللہ، مولانا محمد سعید بنارسی، مولانا محمد دبکاوی، مولانا عبدالوہاب صدری، مولانا محی الدین عبدالرحمان لکھوی، مولانا حافظ محمد لکھوی، مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی، مولانا محمد عبداللہ پٹنہ، مولانا عبداللہ شاہ جہاں پوری، مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا خدا بخش واعظ، مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی، مولانا محمد جعفر تھانیسری، مولانا حبیب اللہ امرتسری، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا محمد اسماعیل غزنوی، مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی، مولانا حافظ عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا عبدالجبار عمر پوری، مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری، مولانا عبدالحق غزنوی، مولانا عبداللہ معمار، مولانا عبدالواحد الہاشمی، مولانا سید عبدالرحیم شاہ امرتسری، مولانا حافظ محمد یار، مولانا ظفر علی خان، مولانا عبدالمتین جھنگوی، مولانا محمد داؤد غزنوی، سردار تاج محمد خان درانی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا عبدالمجید سوہدروی، مولانا شرف الدین دہلوی، مولانا احمد، مولانا حکیم فیض عالم صدیقی، مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی، مولانا عبدالحق الہاشمی، مولانا محمد ابراہیم کمیر پوری، مولانا احمد الدین گکھڑوی، مولانا عبیداللہ احرار، مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی، مولانا دین محمد وفائی، مولانا حنیف ندوی، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید، مولانا محمد عبداللہ ثانی امرتسری، مولانا محمد ابراہیم خادم، مولانا رفیق خان پسروری، مولانا حافظ محمد ابراہیم باقی پوری، مولانا محمد مشتاق ڈیروی، مولانا ابونعیم عبدالکریم ڈیروی، مولانا محمد اسحاق ڈیروی، مولانا حبیب الرحمان آزاد، مولانا شمس الحق ملتانی، مولانا علی محمد سعیدی، مولانا محمد علی جانباز، مولانا سید حبیب الرحمان شاہ بخاری، مولانا مفتی محمد صدیق خان بلوچ، مولانا محمد صدیق جھنگوی، مولانا محمد یوسف گکھڑوی، مولانا عبدالرزاق سعیدی، مولانا عبدالرزاق فاروقی، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف، مولانا عبدالخالق رحمانی، مولانا محمد شریف اشرف، مولانا حافظ عبدالحق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدیقی، علامہ محمد یوسف کلکتوی، مولانا محمد رفیق مدن پوری، مولانا عبدالستار دہلوی، مولانا محمد اسماعیل ذبیح، مولانا سید ابوبکر غزنوی، مولانا شرف الحق الاثری، مولانا سید اکرم شاہ گیلانی، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری، مولانا محمد اعظم، مولانا محمد سرور سلفی، مولانا مفتی سراج احمد، مولانا محمد حسین محمدی، مولانا محمد ابراہیم سیال، علامہ عبدالعزیز حنیف، مولانا عزیز زبیدی، مولانا حکیم محمد عبداللہ، علامہ محمد مدنی جہلمی، پروفیسر عبدالجبار شاکر، مولانا محمد صدیق اختر سلفی، مولانا صفی الرحمان مبارک پوری، مولانا عبدالغفار حسن، مولانا عبدالسلام رستمی، مولانا محمد یحیٰی گوندلوی، مولانا محمد ابراہیم سلفی شہید، مولانا ابوحفص عثمانی، مولانا عبدالغفار ضامرانی، مولانا محمد یحیٰی عزیز میر محمدی، مولانا زبیر علی زئی، مولانا حافظ محمد بنیامین طور، مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدی، مولانا محمد حسین شیخو پوری، مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری، مولانا حکیم عبدالرحمان آزاد، مولانا عبدالرشید صدیقی، مولانا محمد اسحاق چیمہ، مولانا قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری، پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاول پوری، مولانا علی محمد صمصام، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ، مولانا حکیم فیض اللہ خان، میاں فضل حق، مولانا طیب معاذ، مولانا عبدالرزاق سلفی عنایت پوری، مولانا محی الدین لکھوی، حاجی عبدالرحمان پٹوی، مولانا فاروق شاکر، مولانا محمد اسماعیل چک والے، مولانا محمد اسحاق چک والے، ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر، علامہ مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی خان پوری، مولانا محمد اسحاق بھٹی، مولانا معین الدین لکھوی، مولانا حکیم عبدالخالق خان عزیز، مولانا نعیم الحق نعیم، مولانا اللہ یار خان، مولانا عبدالجبار سلفی، مولانا فاروق اصغر صارم، مولانا محمد ادریس سلفی، مولانا رمضان یوسف سلفی، مولانا محمد یاسین شاد، مولانا محمد بشیر نعیم، مولانا محمد رمضان سلفی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر، مولانا عبدالعلیم یزدانی، مولانا بشیر احمد سیالکوٹی، مولانا محمد بشیر انصاری، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف ﷭۔ ایک طویل لسٹ ہے ان اکابر علمائے اہل حدیث کی، جنہوں نے قادیانیت کے کفر کو آشکار کرنے کے لئے علمی، تحقیقی، تبلیغی اور تنظیمی خدمات سرانجام دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیگر مکاتب فکر کے علمائے کرام و دانشور حضرات:

اسی طرح دیگر مکاتب فکر کے بزرگوں، دانشوروں، ادباء، شعراء اور صحافیوں کی بھی بے شمار خدمات ہیں۔ چند نامی حضرات کا ذکر نہ کرنا نا انصافی ہوگی۔ شاعر مشرق علامہ محمد اقبال، جسٹس محمد اکبر خان، نواب سر صادق محمد خان عباسی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا غلام محمد گھوٹوی، علامہ سید انور شاہ کاشمیری، مولانا حسین احمد مدنی، مفتی کفایت اللہ، پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا عبیداللہ انور، مولانا کوثر نیازی، مولانا مفتی محمود، مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا سید عطاء المنعم بخاری، مولانا سید عطاء المحسن بخاری، مولانا سید عطاء المومن بخاری، نواب زادہ نصر اللہ خان، خواجہ خان محمد، مولانا محمد زکریا کاندھلوی، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبداللہ درخواستی، مولانا سید ابوالحسنات قادری، مولانا لال حسین اختر، مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمد شفیع، شورش کاشمیری، مولانا اعظم طارق، مولانا سید ابو الاعلی مودودی، مولانا تاج محمود، مولانا مفتی زین العابدین، مولانا غلام اللہ خان، مولانا احمد سعید خان ملتانی، سید عنایت اللہ شاہ بخاری، پیر سید نصیر الدین شاہ نصیر، مولانا سرفراز نعیمی، مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا عبدالحمید سواتی، مولانا مفتی احمد محمودی، مولانا سرفراز خان صفدر، صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا سید احمد سعید کاظمی، مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا خلیل احمد قادری، مولانا مجاہد الحسینی، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا خان محمد قادری، علامہ عارف الحسینی، حمید نظامی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، مولانا سمیع الحق شہید، مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہید، مولانا عبدالغفور احمد، میاں طفیل محمد، میاں طفیل احمد ضیاء، مولانا نظام الدین شامزئی، قاضی حسین احمد، سید منور حسن رحمہم اللہ، و دیگر بے شمار ہستیوں کی اس میدان میں خدمات کا ایک جہان گواہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیک اطوار جانشین واخلاف کرام:

آج بھی الحمدللہ اس فتنے کی تردید وتوبیخ میں انہی اسلاف اور بزرگوں کی اولادیں اور خوشہ چیں محاذ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔علامہ ڈاکٹر محمد بہاء الدین،سینیٹر پروفیسر ساجد میر،حضرت الامام مولانا حافظ عبدالرحمان سلفی، شیخ شیر خان جمیل احمد عمری (برطانیہ)، جناب عامر نذیر (اٹلی)، جناب حافظ سعید اطہر (امریکہ) مولانا اللہ وسایا، ڈاکٹر طاہر القادری، پروفیسر حافظ محمد سعید، سینیٹر ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، علامہ حافظ ابتسام الٰہی ظہیر، علامہ حافظ ہشام الٰہی ظہیر، مولانا حافظ عبدالاعلیٰ درانی، مولانا عبدالرزاق مسعود، مولانا شفیق الرحمان شاہین، علامہ حافظ معتصم الٰہی ظہیر، مولانا عبدالرحمان شاہین، مولانا حکیم عبداللطیف ثاقب، مولانا اجمل خان، مولانا عبدالرحمان اشرفی، مولانا اجمل قادری، مولانا فضل الرحمان، مولانا کرم الجلیلی، مولانا محمد عبداللہ مظفر گڑھی، مولانا محمد محمد سعید یوسف زئی شہید، مولانا ابوبکر قدوسی، مولانا عبیداللہ لطیف، مولانا مجیب الرحمان انقلابی، مولانا حافظ احمد شاکر، ابن انیس لدھیانوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا خادم حسین رضوی، مولانا شفاعت رسول نوری، مولانا عبدالروف فاروقی، مولانا عمر فاروق قدوسی، مجیب الرحمان شامی، مولانا سراج الحق، ڈاکٹر حافظ عبدالرحمان مدنی، مولانا حافظ محمد اسلم حنیف، پروفیسر عبدالصمد معاذ، پروفیسر حافظ عبدالرحمان مکی، ڈاکٹر حافظ حسن مدنی، پروفیسر حافظ محمد عامر صدیقی، مولانا ثناء اللہ شاہد قصوری، مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی، مولانا مفتی عبدالوہاب روپڑی، ڈاکٹر حماد لکھوی، مولانا کلیم اللہ خان ملتانی، مولانا عبدالقیوم حقانی مولانا رانا محمد شفیق خاں پسروری، مولانا حافظ ثناء اللہ زاہدی، مولانا عبدالرحمان نواز، مولانا خاور رشید بٹ، مولانا حافظ شاہد رفیق، مولانا حافظ محمد اسلم شاہدروی، ڈاکٹر فضل الٰہی، مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری، مولانا محمد رفیق اثری، مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا مفتی عبیداللہ عفیف، مولانا مبشر احمد ربانی، مولانا عبدالستار الحماد، مولانا حافظ ظہیر احمد سعیدی، ملک سلیمان منگلا، مولانا ابو یحیٰی نور پوری، مولانا عبدالحمید عامر جہلمی، شیخ عارف جاوید محمدی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ عبدالمالک مجاہد، ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد، پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی، مولانا محمد اجمل بھٹی، پروفیسر مولا بخش محمدی، مولانا حافظ ارشد محمود، مولانا عبدالصمد المدنی، مولانا شفیق الرحمان فرخ، مولانا عبدالحمید گوندل، پروفیسر ابراہیم بھٹی، مولانا حافظ خضر حیات، مولانا طارق جاوید عارفی، مولانا عبیدالرحمان محسن، مولانا حافظ مسعود اظہر، شیخ شجاع الدین، پروفیسر مظفر علی ظفر، پروفیسر مطیع اللہ باجوہ، مولانا فیض اللہ ناصر، شیخ عابد الٰہی سیٹھی، مولانا خلیل الرحمان جاوید، مولانا حافظ محمد احسن شفیق صدیقی، شیخ اعجاز حسن، مولانا عبدالواحد (لالہ موسیٰ)، مولانا محمد یوسف انور، مولانا سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا میاں محمد جمیل، مولانا محمد حسن کمیر پوری، مولانا طیب طاہر شیخ پیر، علامہ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، علامہ عبدالوکیل الہاشمی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا حافظ طاہر محمود اشرفی، مولانا ابرار ظہیر، مولانا قاری صہیب میر محمدی، مولانا قاری محمد یعقوب شیخ، مولانا امیر حمزہ، مولانا عطاء محمد جنجوعہ، مولانا عبدالروف مکی، پروفیسر عبدالرحمان شارق، مولانا محمد اشفاق سلفی، مولانا سید طالب الرحمان شاہ زیدی، مولانا قاری اکرم ربانی، مولانا محمد اصغر صارم، مولانا حفیظ اللہ خان عزیز، مولانا عبدالحنان جانباز، مولانا اسعد محمود سلفی، مولانا حافظ ریاض عاقب، مولانا طارق محمود یزدانی، مولانا منظور احمد، مولانا سید محمد سبطین شاہ نقوی، مولانا عبدالستار علی پوری، مولانا عبدالرحیم گجر، مولانا سید خالد محمود ندیم شاہ، مولانا عظیم حاصل پوری، مولانا عبدالرحمان چیمہ، مولانا حافظ محمد عاصم شاہین، مولانا حافظ خواجہ محمد راشد ایوب، پروفیسر ڈاکٹر خالد ظفر اللہ، پروفیسر عبدالعظیم جانباز، پروفیسر ڈاکٹر تنویر قاسم، مولانا نعیم بٹ، پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی، ڈاکٹر لیاقت بلوچ، مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری، مولانا پروفیسر سعید احمد چنیوٹی، مولانا قاری عبدالرحیم کلیم، مولانا عبدالمنان شورش، مولانا عبدالرحیم اظہر ڈیروی، مولانا محمد اصغر سلفی، مولانا ڈاکٹر عبدالحفیظ فاروقی، راقم حمیداللہ خان عزیز، مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا عبدالرحمان گل، سید عمر فاروق شاہ، مولانا محمد عمران عریف، مولانا عبدالحفیظ مظہر، مولانا داود ارشد، پروفیسر نسیم ججہ، مولانا عاشق حسین ابو ہریرہ، مولانا عبدالرشید عراقی، پروفیسر عتیق اللہ عمر، مولانا حافظ مقصود احمد، مولانا احسان الحق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہباز، ڈاکٹر عامر عبداللہ محمدی، مولانا عبدالمنان راسخ، رانا عبدالعلیم، محمد ایوب راجپوت، مولانا عبد الماجد سلفی، مولانا محمد عامر نجیب، مولانا محمد ارشد کمال، مولانا محمد شریف خان چنگوانی، مولانا محمد سلیمان جمالی، جناب عبدالشکور صابر، ڈاکٹر فیض احمد بھٹی، مولانا محمد زبیر خالد مرجالوی، پروفیسر محمد صارم، مولانا حافظ محمود القاسم، مولانا عبدالرشید حجازی، مولانا حکیم مدثر محمد خان، مولانا ضیاء الحق جانباز، مولانا زبیر احمد ظہیر، مولانا محمد سلیم جباری، مولانا حافظ عزیر خان، مولانا محمد سعید فاروقی، مولانا عبدالرحمٰن ثاقب، مولانا محمد سلیم بٹ، مولانا محمد خان المحمدی، ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی، مولانا محمد یوسف نعیم، مولانا محمد یوسف سراج، مولانا محمد ہاشم یزمانی، جناب محمد عاصم حفیظ، مولانا محمد تنزیل صدیقی الحسینی، مولانا پروفیسر سعید کلیروی، مولانا صادق عتیق، پروفیسر محمد یوسف سجاد، مولانا حافظ محمد اسحاق فاروقی، رانا محمد بلال ربانی، مولانا مظہر السّلفی، مولانا لیاقت علی باجوہ فیروز پوری، مولانا حماد الحق نعیم، مولانا محمد سلیم چنیوٹی، مولانا شیخ عبدالغفار، پروفیسر محمد یونس ساجد، پروفیسر منیر احمد، مولانا حافظ محمد عثمان یوسف، چودھری سہیل اظہر گورداس پوری، ڈاکٹر حسن رشید، پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی، ڈاکٹر محمد زاہد اشرف، مولانا قاری محمد حسن سلفی، مولانا عبیداللہ ارشد، ڈاکٹر شاہ فیض الابرار، مولانا فیصل افضل شیخ، مولانا شبیر احمد عثمانی، کامران اعظم سوہدروی، مولانا مفتی عمر صدیق، مولانا محمد خالد اشرف، مولانا محمد انس مدنی، مولانا اشرف جاوید، پروفیسر ضیاء الرحمان، چودھری عبدالسلام، مولانا علی حماد فاروق، مولانا نعمان فاروقی، مولانا وقار اعوان، مولانا خالد مرتضیٰ، جناب صدام حسین، مرزا محمد نواز، مولانا بدیع الزمان، مولانا ریاض احمد، مولانا سید انیس شاہ، جناب سمیر ملک، مولانا عبدالرزاق طاہر، جناب عرفان محمود برق، جناب محمد متین خالد، مولانا عبدالعظیم حسن زئی، جناب محمد زبیر صدیقی دھاریوال، پروفیسر عدیل احمد آزاد، مولانا ابو سیاف سید حسنات الحسن بخاری، مولانا امین انجم، مولانا عثمان لطیف، مولانا ابو عمیر عبدالشکور، مولانا قاری عبداللہ عامر محمدی (اوچ)، مولانا قاری محمد اسحاق شاہد، ایسے ہزاروں خدام ختم نبوت کی ایک طویل لسٹ ہے۔۔جنہیں اللہ تعالی نے ختم نبوت کی چوکھٹ کی چوکیداری کا فریضہ نصیب فرمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک ختم نبوت 1953ء:

قیام پاکستان کے بعد اس فتنے کی سرکوبی کے لیے پہلی باقاعدہ تحریک 1953ء میں چلائی گئی۔ اس سلسلے میں تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علمائے کرام پر مشتمل ''آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' قائم کی گئی، جس نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے اور اس وقت کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان چوہدری کو برطرف کرنے کے لیے زبردست تحریک چلائی۔ اس تحریک کو ناکام بنانے کے لیے حکومتی سرپرستی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا گیا۔ اس زمانے کے چنگیز خان، جنرل اعظم خان نے مارشل لاء نافذ کر کے لاہور کے نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلوا کر ان کا بے دریغ خون بہایا گیا۔

اس سلسلے کی کچھ تفصیل نوجوان نسل کے سامنے رکھنا ضروری ہے تاکہ انہیں اہل اسلام کے اس بنیادی عقیدے کی اہمیت کا اندازہ ہو۔

> ''مارچ ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختم نبوت میں مسجد وزیر خان لاہور کو مرکزی حیثیت حاصل تھی، جہاں پنجاب کے مختلف شہروں سے اور لاہور شہر سے رضا کاروں کے قافلے آتے تھے اور پھر چالیس چالیس کے ٹولوں میں یہ رضا کار لاہور کی بڑی بڑی سڑکوں پر چکر لگاتے، نعرہ ہائے تکبیر اور ختمِ نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد کے نعرے وغیرہ لگاتے۔ ہلہ گُلہ بھی ہو جاتا اور لاٹھی چارج کی نوبت بھی پولیس کی طرف سے ہو جاتی۔ گرفتاریاں بھی ہوتیں۔ فائرنگ سے دو تین مرتبہ شہادتیں بھی ہوئیں۔
>
> ''مرکزی مجلسِ عمل ختم نبوت'' کے صدر مولانا ابوالحسنات قادری خطیب مسجد وزیر خان تھے اور سیکرٹری جنرل مولانا سید محمد داود غزنوی، صدر مرکزی جمعیت اہلِ حدیث پاکستان تھے۔ مسجد وزیر خان میں مولانا غزنوی، مولانا عبدالستار نیازی اور دیگر معروف علما کی تقریریں ہوتی اور بعد میں گرفتاریاں دی جاتیں۔ مولانا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حافظ عبدالقادر روپڑی بھی تقریریں کرتے ہوئے گرفتار ہوئے۔

لاہور سمیت بعض شہروں میں فائرنگ کے نتیجے پر شہادتیں بھی ہوئیں۔ چنانچہ لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔ جنرل اعظم خان مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تھے۔ مارشل لاء کی خلاف ورزی پر مولانا عبدالستار نیازی، مولانا خلیل احمد قادری، میاں طفیل محمد، ملک نصر اللہ خان عزیز اور کوثر نیازی وغیرہم گرفتار کیے گئے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا مودودی بھی گرفتار کیے گئے۔ مولانا ظفر علی خان کے بیٹے اختر علی خان، یہ سب حضرات جیل میں ۵ کلاس میں تھے۔

ایک پمفلٹ ''قادیانی مسئلہ'' لکھنے پر مولانا مودودی کو سزائے موت دی گئی، جو بعد میں عمر قید میں تبدیل کر دی گئی، لیکن پھر چند ماہ قید میں رکھ کر رہا کر دیے گئے۔ مولانا عبدالستار نیازی کو بھی سزائے موت ہوئی، جو عمر قید میں بدل دی گئی۔

لطیفہ یہ ہوا کہ مولانا نیازی ڈاڑھی منڈوا کر ایک دیگر میں بیٹھ کر لاہور بارڈر کراس کرتے ہوئے ریڑھی میں پکڑے گئے۔ مولانا نیازی کی دونوں تصویریں ڈاڑھی کے ساتھ اور بغیر ڈاڑھی کے ساتھ ''پاکستان ٹائمز'' میں خبر کے ساتھ شائع ہوئیں، جو ان سطور کے راقم نے خود دیکھی تھیں میری عمر یا زائد کے لوگوں نے بھی یہ تصویریں دیکھی ہوں گی۔ مولانا نیازی کی اس انتہائی ڈرپوک قسم کی حرکت سے کارکنان و رضا کاران پر بڑی مایوسی طاری ہوئی اور تحریک کی کامیابی ناکامی میں تبدیل ہو جانے کی وجوہ میں سے ایک بڑی وجہ یہ واقعہ بھی بنا تھا، جسے اکثر مورخین فراموش کر دیتے ہیں۔

فیصل آباد میں تحریک کا مرکز جامع مسجد کچہری بازار تھی، جہاں صبح گیارہ بجے سے لے کر نمازِ ظہر تک جلسہ ہوتا۔ لوگوں کی بھاری تعداد شرکت کرتی، نمازِ ظہر کے بعد روزانہ پانچ پانچ رضا کار گرفتاری دیتے۔ علمائے کرام خطاب کرتے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقررین میں مولانا تاج محمود، مولانا عبدالرحیم اشرف، مفتی زین العابدین، مولانا عبیداللہ احرار اور مولانا علی محمد صمصام ہوتے، نیز صاحبزادہ افتخار الحسن بریلوی بھی ہوتے۔

مولانا احمد دین گکھڑوی رحمہ اللہ اس زمانے میں مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار میں خطیب تھے۔ بیماری کے باعث نہیں آرہے تھے، ایک روز وہ آئے اور مرزائیت کی تردید میں دھواں دھار تقریر کی، مولانا مرحوم قادیانیت پر عبور رکھتے تھے اور بہت سے مناظرے بھی مرزائی مبلغین سے کر چکے تھے۔

اسی روز رات کو ہمارے گھر پولیس آکر مولانا گکھڑوی، میرے والد مرحوم حاجی عبدالرحمان پٹوی اور مجھے بھی گرفتار کر کے لے گئی۔ میں آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا، میں نے مولانا گکھڑوی کی تقریر سے قبل مولانا صمصام کی نظم

ع

ویکھو مرزے قادیاں والے کہیاں پایاں بھنڈیاں

کئی قوماں دیاں قوماں کر گیا اے گندیاں

ترنم سے پڑھی، جس پر نوجوانوں میں بڑا جوش وخروش پیدا ہوا اور زوردار نعرے لگے۔ مجھے تو دو ہفتے بعد صغرسنی کی وجہ سے رہا کر دیا گیا، تاہم مولانا گکھڑوی تین ماہ تک جیل میں بند رہے۔

ضلع فیصل آباد میں جڑانوالہ کی جامع مسجد اہلِ حدیث غلہ منڈی مرکز تھی، جہاں مولانا محمد عبداللہ ثانی امرتسری رحمہ اللہ اور دوسرے مکاتبِ فکر کے علما خطاب کرتے، ان کی بھی آگے چل کر گرفتاریاں ہوئیں۔

تاندلیانوالہ اور سمندری میں، جو قریبی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہیں، مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ اور مولانا محمد ابراہیم خادم رحمہ اللہ نے اس تحریک میں بہت کام کیا۔ مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ جامع اہل حدیث غلہ منڈی تاندلیانوالہ میں خطیب تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مولانا خادم رحمہ اللہ بہت بڑے پنجابی شاعر تھے، ان کی نظمیں ان کی شعلہ نوائی کے سبب بہت موثر ہوتیں اور پسند کی جاتی تھیں۔ یہ دونوں حضرات بھی گرفتار ہو کر فیصل آباد ڈسٹرکٹ جیل میں چھے چھے ماہ قید رہے۔

فیصل آباد چنیوٹ بازار میں ''عالم کافی ہاؤس'' کے اوپر مجلسِ احرار کا دفتر تھا۔ یہاں ایک رات بازار میں رضا کاروں کی گھما گھمی پر پولیس کی فائرنگ سے بارہ تیرہ شہادتیں ہوئیں، جس پر تحریک میں مزید گرمی اور ولولہ پیدا ہو گیا۔

ضلع ملتان میں مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری رحمہ اللہ آف بورے والا (جو ان دنوں ضلعی امیرِ جمعیت تھے) گرفتار کیے گئے۔ اسی طرح ناظم ضلع مولانا عبدالرشید صدیقی رحمہ اللہ، جنھوں نے ملتان شہر میں بڑا کام کیا اور بڑے سرگرم اور پر جوش مقرر تھے، گرفتار کیے گئے۔

سیالکوٹ میں مولانا حافظ محمد شریف رحمہ اللہ پُل ایک والے اور مولانا محمد رفیق خان پسروری رحمہ اللہ بہت سی تقریروں کے بعد گرفتار ہوئے۔

حافظ آباد میں مولانا محمد یحییٰ حافظ آبادی رحمہ اللہ خطیب جامع اہل حدیث اور مولانا حکیم محمد ابراہیم رحمہ اللہ اور حافظ محمد ابراہیم باقی پوری رحمہ اللہ بھی گرفتار ہوئے۔

گوجرانوالہ میں مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ (ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان) بے حد سرگرم تھے، وہ بھی گرفتار ہوئے اور ایک سال سے زائد عرصہ جیل میں رہے۔

جھنگ میں مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری رحمہ اللہ، جو جھنگ سے شائع ہونے والے اس دور میں ہفت روزہ ''صنعتی پاکستان'' کے مدیر تھے، گرفتار کیے گئے۔ ان کے ساتھ خطیبِ شہر جھنگ مولانا حافظ محمد یوسف رحمہ اللہ بھی گرفتار ہوئے۔

سرگودھا میں مرکزی جامع مسجد، جس کے خطیب مفتی محمد شفیع تھے، مرکزِ تحریک تھی۔ روزانہ عشا کے بعد جلسہ عام ہوتا۔ مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی جو بلاک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹ جامع مسجد اہلِ حدیث میں خطیب تھے، عین دورانِ جلسہ میں چھپ چھپا کر آتے اور تقریر کرتے ہی رضا کار انھیں پوشیدہ مقام پر لے جاتے۔ پولیس کوشش کے باوجود گرفتار نہ کرسکی، بالآخر چھے ماہ کے لیے ضلع میں ان کا داخلہ بند کر دیا گیا۔ اس دوران میں انھوں نے کچھ خطباتِ جمعہ امین پور بازار فیصل آباد میں پڑھائے۔

کراچی میں علامہ محمد یوسف کلکتوی، مولانا احتشام الحق تھانوی، قاری عبدالخالق رحمانی رحمہم اللہ اور دیگر علما تحریک کے آغاز میں پکڑ لیے گئے، تا کہ تحریک سندھ میں نہ چل سکے، چنانچہ پنجاب ہی میں تحریک کا زور رہا۔

راولپنڈی میں حافظ محمد اسماعیل ذبیح رحمہ اللہ اور مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کو یکبارگی گرفتار کرلیا گیا، جس کی وجہ سے یہاں تحریک کو زیادہ سرگرم نہ کیا جا سکا۔

۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں مجموعی طور پر علمائے اہل حدیث اور کارکنانِ اہل حدیث کی سب سے زیادہ خدمات ہیں۔ اس دور کے ہفت روزہ ''الاعتصام'' میں ایڈیٹر مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ کے اداریے اور خبریں دیکھی جاسکتی ہیں۔

تحریک کے بعض احراری قائدین کے وزیرِ اعلیٰ پنجاب ممتاز دولتانہ سے خفیہ روابط کے سبب مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ ذہنی طور پر پریشان رہے، مگر تحریک میں اہم منصب پر فائز رہتے ہوئے تحریک کو زیادہ سے زیادہ جانی و مالی نقصان سے بچانے کی کوشش کرتے رہے۔

تحریک کے بعد جب گرفتار شدگان پر مقدمات قائم ہوئے تو ہائی کورٹ میں جسٹس منیر کی خصوصی عدالت میں مولانا غزنوی رحمہ اللہ ان مقدمات کی اکیلے پیروی کرتے رہے، جب کہ تحریک کے وکیل مسٹر سہروردی جسٹس منیر کے پیچیدہ سوالات سے عاجز آ کر وکالت چھوڑ گئے۔ اس سلسلے میں شائع شدہ ''منیر انکوائری رپورٹ'' میں تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(دیکھئے: ہمارے اسلاف، ص: ۳۴۳۔۳۴۷)

ریاستی جبر اور تحریک ختم نبوت کا استحکام:

تحریک ختم نبوت 1953ء کو سبوتاژ کرنے کے لیے ریاستی جبر اور مظالم کی انتہاء کر دی گئی۔ پنجاب کے بعض اہم شہروں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ تحریک کے اہم کارکنان کو اغواء کر کے ان پر بدترین تشدد کیا گیا۔ اگرچہ وقتی طور پر اس تحریک کو دبا دیا گیا تھا، لیکن اس قافلے کے علماء اور عشاق ختم نبوت نے واضح کر دیا کہ یہ تحریک کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتی، عقیدہ ختم نبوت پر جان وارنا بہت بڑے درجے کی سعادت ہے۔ اس لیے ریاستی جبر، دھونس اور حکم نامے ختم المرسلین محمد ﷺ کی شان بیان کرنے سے نہیں روک سکتے۔ تمام مکاتبِ فکر کے جید علمائے کرام نے بلاتفریق ومسلک اس عقیدے کو جگہ جگہ بیان کیا، ہر فورم پر اس کو اجاگر کیا۔

اس عقیدے پر پوری قوم کی ایسی ذہن سازی ہوئی کہ تمام اہل اسلام قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر متفق ہو گئے۔ یہ اسی تحریک کا ہی نتیجہ تھا کہ آزاد کشمیر اسمبلی میں میجر محمد ایوب نے 29 اپریل 1973ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی، جسے اسمبلی کے غیور سپوتوں نے مرزائیوں کی ملک وملت کے خلاف گھناونی سازشوں اور باطل عقاید کو مدنظر رکھتے ہوئے اتفاق سے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس وقت سردار عبدالقیوم خان آزاد کشمیر کے صدر تھے۔ ادھر ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے وزیراعظم تھے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء:

22 مئی 1974ء کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا، جس نے تحریک ختم نبوت کو جلا بخشی اور تحریک کامیابی سے ہم کنار ہو گئی۔ قادیانیوں کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے:

22 مئی 1974ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ کا ایک گروپ شمالی علاقہ جات کی سیر وتفریح کی غرض سے ملتان سے پشاور جانے والی ٹرین چناب ایکسپریس کے ذریعے روانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ جب ٹرین موجودہ چناب نگر (اس وقت ربوہ) پہنچی تو مرزائیوں نے مرزا قادیانی کے گمراہ کن اور ملحدانہ لٹریچر کو تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ طلباء نے جب یہ گستاخانہ مواد دیکھا تو ان کا خون کھول اٹھا کہ پیغمبر آخر الزماں ﷺ کے خلاف سرعام دیدہ دہنی کا مظاہرہ؟ طلباء اور قادیانیوں کے مابین جھڑپ ہوتے ہوتے رہ گئی۔ واقعہ یہ ہے کہ ٹرین چل پڑی تھی اور درمیان میں کچھ پولیس کے لوگ بھی آ گئے تھے۔

ایک ہفتے بعد 29 مئی 1974ء کو وہی طلبہ چناب ایکسپریس کے ذریعے سیر و تفریح سے واپس آ رہے تھے۔ ٹرین جیسے ہی ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچی، پہلے سے تیار قادیانی غنڈوں نے مرزے دجال کے لٹریچر کو دھتکارنے کا بدلہ لینے کے لیے نہتے طلباء پر حملہ کر دیا اور اس قدر تشدد کیا کہ وہ خون میں نہا گئے۔ جب گاڑی زخمی طلباء کو لے کر فیصل آباد پہنچی تو پورے شہر میں مرزائیوں کی اس بدمعاشی کے خلاف احتجاج شروع ہو گیا۔ ادھر ملتان میں بھی یہی کیفیت تھی۔ شہر شہر غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورے ملک میں جنگل میں آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی اور مظاہرے شروع ہو گئے۔ اس انسانیت سوز واقعہ پر ہر مسلمان دل پریشان تھا، قادیانی عزائم کھل کر سامنے آ گئے تھے۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو کی تشویش:

قادیانیوں کی اس کھلی دہشت گردی پر وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو سخت تشویش میں مبتلا تھے۔ انھوں نے اس واقعہ کی حساسیت پر اپنا یہ بیان دیا کہ:

''واقعہ ربوہ سنگین قومی مسئلہ ہے۔ یہ واقعہ ملک کی سالمیت سے تعلق رکھتا ہے اور درپردہ مقاصد کے کسی منصوبے کا حصہ نظر آتا ہے۔''

ایک اور مقام پر انہوں نے یہاں تک کہا:

''قادیانی کتنے خطرناک ہیں، اس کا احساس مجھے اِن دنوں میں ہوا، میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ قادیانی اس قدر خوف ناک ارادے رکھتے ہیں۔''

(روزنامہ ''جسارت'' کراچی، 5 جون 1974ء)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تحریک کا ولولہ انگیز خوش کن منطقی انجام:

اس سارے واقعے کا منظر نامہ اور بعد ازاں نتیجہ خیز تحریک کا احوال ممتاز دانشور شخصیت مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ (فیصل آباد) کی زبانی ملاحظہ فرمائیے، وہ خود اس تحریک میں پیش پیش تھے۔ لکھتے ہیں:

''اس وقت ۱۹۷۴ء کی تحریکِ ختمِ نبوت ہمارے پیشِ نظر ہے، جسے ہر سال ہمارے دوست ''یومِ فتح'' کے طور پر مناتے اور زبان وقلم پر بھی زور وشور سے لاتے ہیں، لیکن اسے کم ظرفی، تنگ دلی یا تجاہلِ عارفانہ کہیں کہ تحریک کے آغاز و پس منظر اور محرکین کے نام تک نہیں لیتے، کیوں کہ ان میں اہلِ حدیث علما کا تذکرہ سرِ فہرست ہے۔

بلاشبہہ ۱۹۷۴ء کی تحریکِ ختمِ نبوت ماضی کی تمام تحریکوں کی نسبت سب سے بڑی اور نتیجہ خیز ثابت ہوئی تھی، یعنی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔

یہ تحریک ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء سے شروع ہوئی۔ اس دن قادیانی جماعت ربوہ کی کمانڈو تنظیم ''خدام الاحمدیہ'' کے غنڈوں نے چناب نگر ریلوے اسٹیشن سابقہ ربوہ پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے مسلمان طلبا پر، جو تفریحی ٹور سے چناب ایکسپریس سے واپس آرہے تھے، پر حملہ کر دیا۔ محض اس جرم کی پاداش میں کہ ان طلبا نے ختمِ نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے تھے۔ طلبا کو مار مار کر ادھ موا اور شدید زخمی کر دیا گیا۔ گاڑی جب فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پہنچی تو بے ہوش زخمی طلبا کو گاڑی سے باہر نکالا گیا اور سول ہسپتال داخل کرایا گیا۔

اسی اثنا میں شہر میں خبر پہنچنے پر بہت سے لوگوں کے علاوہ علمائے شہر مفتی زین العابدین، مولانا تاج محمود، مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا محمد صدیق، مولانا محمد اسحاق چیمہ اور راقم الحروف بھی اسٹیشن پر آ گئے۔ چناب ایکسپریس دو گھنٹے رکی رہی۔ ان علما نے بڑی جذباتی تقریریں کیں اور مشتعل ہجوم وطلبہ کو یقین دلایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلبا کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

اس سانحہ پر احتجاج کرتے ہوئے فی الفور پریس کانفرنس کی گئی، جس میں مختلف مکاتبِ فکر نے اس المناک صورتِ حال سے پریس نمایندگان کو آگاہ کیا اور اگلے روز ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ یہ ہڑتال ایسی مکمل تھی کہ شہر کی مضافاتی کالونیوں اور محلوں کی دور دراز گلیوں میں بھی دکانیں بند رہیں۔ جب ملک کے دوسرے حصوں میں طلبا کے ساتھ غنڈہ گردی اور مار پیٹ کی خبریں پہنچیں تو بڑے بڑے شہروں اور قصبات تک علما نے فیصل آباد کی دینی قیادت سے رابطہ کیا۔ چنانچہ مولانا عبدالرحیم اشرف مرحوم کی قیام گاہ جناح کالونی میں ایک مشاورت کے بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق راولپنڈی میں مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کی جامع مسجد راجہ بازار میں نمایندہ اجلاس منعقد کیا گیا۔

اس اجلاس میں شرکت کے لیے فیصل آباد سے علما کا جو وفد بنایا گیا، اس میں مفتی زین العابدین، مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا تاج محمود، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن، مولانا محمد صدیق، مولانا محمد اسحاق چیمہ، مولانا محمد شریف اشرف اور راقم الحروف شامل تھے۔ صاحب زادہ افتخار الحسن بیماری کے باعث نہ جا سکے۔

بنا بریں چناب ایکسپریس سے پنڈی جانے کے لیے سات ٹکٹیں سیکنڈ کلاس کی خریدی گئیں۔ اسٹیشن سے روانگی سے پہلے مولانا محمد اسحاق چیمہ نے فرمایا کہ ہم ساتوں کو بذریعہ ٹرین نہیں جانا چاہیے، کیوں کہ راستے میں سب کو گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے، بہتر ہوگا کہ کچھ حضرات بذریعہ روڈ سفر کریں۔ اس تجویز پر بزرگ علما مفتی زین العابدین، مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا تاج محمود اور مولانا محمد اسحاق چیمہ ٹرین سے اور مولانا محمد صدیق اور مولانا محمد شریف اشرف اور راقم السطور کار سے عازمِ پنڈی ہوئے۔

مولانا چیمہ صاحب رحمہ اللہ کی سیاسی بصیرت اور خدشات صحیح نکلے۔ چاروں بزرگوں کو پولیس نے لالہ موسیٰ اسٹیشن پر اتار کر گرفتار کر لیا، لیکن بذریعہ روڈ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانے والے ہم تینوں رفقاء پنڈی پہنچ گئے۔ کئی شہروں سے آنے والے حضرات کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا، تاہم علما کی اچھی خاصی تعداد اس ہنگامی اجلاس میں موجود تھی۔

اس اجلاس میں ''مجلسِ عمل ختمِ نبوت'' قائم کی گئی، جس کے سربراہ کراچی کے مولانا محمد یوسف بنوری بنائے گئے۔ روپے پیسے کے لیے مرکزی جمعیت اہلِ حدیث کے ناظمِ اعلیٰ میاں فضل حق رحمہ اللہ ناظمِ مالیات مقرر ہوئے۔

فیصل آباد سے شروع ہونے والی یہ تحریک جلد ہی ملک گیر شکل اختیار کر گئی، جس میں اہلِ حدیث علما: علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا حافظ عبدالحق صدیقی، مولانا محمد حسین شیخوپوری اور مولانا محمد رفیق مدنپوری رحمہم اللہ نمایاں تھے۔ ہمارے شہر فیصل آباد میں مجلسِ عمل کے صدر میاں طفیل احمد ضیاء (جماعت اسلامی) اور سیکرٹری جنرل راقم السطور تھا۔

تمام مکاتبِ فکر پر مشتمل مرکزی مجلسِ عمل ختمِ نبوت کے قائدین اور علمائے امت نے یہ تحریک ایسی منصوبہ بندی اور حکمتِ عملی سے چلائی کہ سارا ملک سراپائے احتجاج بن گیا۔

تحریک کے دوران میں حکومت نے صمدانی کمیشن قائم کیا، جس نے ربوہ اسٹیشن کے سانحہ اور دیگر پیش آمدہ واقعات کی تحقیقات کیں، لیکن حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ قومی اسمبلی کو انکوائری کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا اور مرزائی و لاہوری پارٹی کے سربراہ پر جرح کی گئی، اس کے بعد قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر سات روز تک جرح ہوتی رہی۔ قومی اسمبلی میں صرف ارکانِ اسمبلی ہی بحث میں حصہ لے سکتے تھے اور وہی سوال و جواب وغیرہ بھی کر سکتے تھے۔

اس اسمبلی کے ممبران مفتی محمود احمد اور مولانا شاہ احمد نورانی خاص طور پر گفتگو میں پیش پیش تھے، جنھیں راولپنڈی میں ہمارے علمائے اہلِ حدیث حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری اور مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح تیاری کرواتے اور مرزا قادیانی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل تصانیف مہیا کرتے، جنھیں اگلے روز یہ ممبران اسمبلی میں حوالے کے طور پر دکھاتے۔ ایک دن مفتی محمود صاحب نے مرزا ناصر احمد کو مخاطب کر کے کہا کہ قادیان میں مرزا غلام احمد کے سامنے ایک شاعر نے ان کی تعریف کرتے ہوئے یہاں تک کہا۔ نعوذ باللہ!

محمدؐ پھر اتر آئے ہیں قادیاں میں
اور پہلے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں

مرزا ناصر نے حوالہ طلب کیا تو مفتی صاحب نے دوسرے روز تک کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس حوالے کے لیے سوائے حافظ کمیر پوری صاحب رحمہ اللہ کے اور کسی کے پاس اصل رسالہ نہ تھا۔ تقسیمِ ملک سے قبل ہفتہ وار ''البدر'' قادیاں سے شائع ہوتا تھا، جس کے صفحہ اول پر یہ قصیدہ شائع ہوا تھا، جو مفتی صاحب کو دیا گیا اور انھوں نے اسمبلی میں اسے پڑھ کر سنایا، جس پر مرزا ناصر اور ان کی ذریت کو بڑی ذلت اٹھانا پڑی، کیوں کہ حوالہ دیکھنے سے پہلے وہ اسے جھوٹ اور کذب بیانی قرار دے رہے تھے۔

آخر میں ایک سوال پر مرزا ناصر احمد نے کہا کہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔ اس کے بعد قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد پاس کی، جس پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اس وقت کے وزیرِ اعظم مسٹر بھٹو نے آئین میں ترمیم کر کے قادیانیوں، مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور ربوہ کو کھلا شہر بنا دیا گیا۔ اس طرح ۹۰ سال بعد قادیانی فتنہ اپنے انجام کو پہنچا، مگر اس آئینی ترمیم پر قانون سازی نہ ہوئی، جب کہ ختمِ نبوت کی تحریک اس قدر منظّم اور پرامن تھی کہ صرف تین ماہ دس دن کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے اسے کامیابی سے ہمکنار کیا۔''

(ہمارے اسلاف، ص: ۳۴۹۔۳۵۳)

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر محرم عورتیں اور مرزا قادیانی

ابوضرار سلفی:

محترم قارئین! اللہ رب العزت قرآن مقدس میں پردے کے احکام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ o وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o (سورۃ النور آیت نمبر:۳۰،۳۱)

ترجمہ از تفسیر صغیر: تو مومنوں سے کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لئے بہت پاکیزگی کا موجب ہوگا جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے اچھی طرح خبردار ہے o اور مومن عورتوں سے کہہ دے کے وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گذار کر اور اس کو ڈھانپ کر پہنا کریں اور وہپ صرف اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں، یا اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی (ہم کفو) عورتوں یا جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے ہیں یا ایسے ماتحت مردوں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے یا ایسے بچوں پر جن کو ابھی عورتوں کے خاص تعلقات کا علم حاصل نہیں ہوا، اپنی زینت ظاہر کریں ان کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں اور اپنے پاؤں (زور سے زمین پر) اس لئے نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کو وہ اپنی زینت سے چھپا رہی ہیں، اور اے مومنو! سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤo

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ایک اور مقام فرماتا ہے کہ

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (سورۃ الانعام آیت نمبر: 151)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور بدیوں کے (بالکل) قریب نہ جاؤ نہ ان میں سے ظاہر (بدیوں) کے نہ چھپی (بدیوں) کے۔

محترم قارئین! یہ تو تھے قرآنی احکامات اب ہم جائزہ لیتے ہیں کہ کیا متنبّی قادیاں مرزا غلام احمد نے ان احکامات کی پیروی کی؟ مفتی صادق نامی شخص مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید خاص تھا۔ اس کے مرزا قادیانی کے ساتھ تعلقات اور قربت کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اصحاب بدر کے مقابل اپنی جماعت کے 313 لوگوں کی ایک فہرست مرتب کی جس میں چونسٹھویں نمبر پر مفتی صادق کا نام موجود ہے اور اس مفتی صادق کو مرزا قادیانی نے قادیانی مذہب کا مفتی مقرر کیا ہوا تھا۔ مفتی صادق قادیانی نے مرزا قادیانی کے حالات پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا نام اس نے ''ذکر حبیب'' رکھا۔ اس میں مفتی صادق اپنے اور مرزا قادیانی کے تھیٹر یعنی سینما جانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امرتسر جانے کی خبر سے بعض احباب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی مختلف شہروں سے وہاں آ گئے۔ چنانچہ کپورتھلہ محمد خان صاحب مرحوم اور منشی ظفر احمد صاحب بہت دنوں وہاں ٹھہرے رہے۔ گرمی کا موسم تھا۔ منشی صاحب اور میں ہر دو نحیف البدن اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چار پائی پر دونوں لیٹ جاتے تھے۔ ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا، جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر صاحب نے میری عدم موجودگی کی حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔''

(بحوالہ ذکر حبیب از مفتی صادق صفحہ 18)

محترم قارئین ! کیا کوئی شریف آدمی یہ پسند کرے گا کہ اس کے کمرے میں اور اس کی موجودگی میں کوئی غیر عورت کپڑے اتار کر غسل کرنا شروع کر دے اور وہ نہ تو اسے اس قبیح حرکت پر روکے اور نہ ہی خود وہاں سے ہٹے۔ بلکہ اس کمرے میں ہی بیٹھا رہے اور اسوقت کوئی تیسرا فرد بھی وہاں موجود نہ ہو۔ یقیناً ایسی بات کو کوئی شریف آدمی پسند نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نبی کریم علیہ السلام نے غیر محرم عورت اور مرد کو ایک چار پائی پر اکٹھے بیٹھنے سے بھی منع فرما دیا اور کسی بھی غیر محرم مرد اور عورت کو خلوت میں اکیلے رہنے سے بھی منع فرمایا ہے، بلکہ فرمایا کہ اگر دو غیر محرم مرد و عورت اکٹھے ہوں تو تیسرا وہاں ان میں شیطان ہوتا ہے۔ آیئے ذرا مفتی صادق صاحب ہی کی زبانی مرزا قادیانی کے کردار کو ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص شریف انسان کہلانے کا بھی حق دار ہے؟ چنانچہ مفتی صادق لکھتا ہے کہ

''حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں کُھرا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹھ کر نہانے لگی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔ جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آ نکلی اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی تو اس نے ہنس کر جواب دیا: ''انھوں کجھ دیدا ہے'' یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے۔''

(بحوالہ ذکر حبیب از مفتی صادق صفحہ 38)

محترم قارئین! اب آپ مرزا قادیانی کا یہ دعوی بھی ساتھ ملائیں اور نتیجہ خود اخذ کریں کہ مرزا قادیانی کا کردار کیسا تھا چنانچہ مرزا قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب میں مرزا قادیانی کا ایک ملفوظ اس طرح ہے کہ

''خود ہم نے کئی دفعہ اس طرح دیکھا ہے کہ تین دیواریں درمیان میں حائل ہیں مگر ہم نے وہ شے دیکھ لی خبر نہیں کہ اس وقت کیا ہوتا ہے دیوار مطلق رہتی ہی نہیں اور آنکھوں سے اس وقت سب کچھ نظر آتا ہے۔

اس مقام پر حضرت اقدس نے ایک واقعہ سنایا کہ

ایک دفعہ ایک خاکروبہ نے ایک جگہ سے میلا اٹھایا اور اس کا ایک حصہ چھوڑ دیا۔ میں جو مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا مجھے نظر آیا کہ اس نے ایک حصہ چھوڑ دیا ہے تو میں نے اس خاکروبہ سے کہا وہ سن کر حیران ہوئی کہ اس نے اندر بیٹھے کیسے دیکھ لیا میں نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا کہ یہ باوجود میلے کے سر پر موجود ہونے کے نہیں دیکھ سکتی حالانکہ مجھے اس قدر دور دراز فاصلہ سے دکھا دیا۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 622 طبع چہارم)

محترم قارئین! نبی کریم علیہ السلام جب عورتوں سے بیعت لیا کرتے تھے تو وہ بھی پردے کے پیچھے سے لیکن نبی آخر الزمان کا ظل و بروز ہونے کا دعوے دار اس کے برعکس غیر محرم عورتوں سے ٹانگیں دبوایا کرتا تھا۔ جس کا تذکرہ مرزا قادیانی کے فرزند مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''سیرۃ المہدی'' میں جو اس نے مرزا کے حالات زندگی پر حدیث کی طرز میں لکھی ہے، میں تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد اپنے باپ کے حالات زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہے:

''ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی، بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقعہ ہاتھ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ پھر بھی اسی حالت میں مجھ کو نہ نیند، نہ غنودگی اور نہ تھکان و تکلیف محسوس ہوئی، بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ (موقعہ جو ایسا تھا) اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کے لیے بھی اسی طرح راتیں گزارنی پڑیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے (آخر کیوں؟) اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 789 روایت نمبر 910 طبع چہارم)

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لیے اسے یہ پتا نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی: ''ہاں جی تدے تے تہاڈی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں۔'' یعنی جی ہاں جبھی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔''

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی غالبًا یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمھاری حس کمزور ہو رہی ہے اور تمھیں پتا نہیں لگا کہ کس چیز کو دبا رہی ہوں۔ مگر اس نے سامنے سے اور ہی لطیفہ کر دیا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ بھانو مذکورہ قادیان کے ایک قریب کے گاؤں بسرا کی رہنے والی تھی اور اپنے ماحول کے لحاظ سے اچھی مخلصہ اور دیندار تھی۔''

(سیرت المہدی از مرزا بشیر احمد جلد اول صفحہ 722 روایت نمبر 780 طبع چہارم)

''برکت بی بی صاحب اہلیہ حکیم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکنہ تلونڈی نے بواسطہ لجنۃ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ ایک دن آپ لیٹے ہوئے تھے اور میں پیر دبا رہی تھی۔ کئی طرح کے پھل لیچیاں، کیلے، انجیر اور خربوزوں میں سے آپ نے مجھے بہت سے دیے۔ میں نے ان کو بہت سنبھال کر رکھا کہ یہ بابرکت پھل ہیں، ان کو میں گھر لے جاؤں گی تا کہ سب کو تھوڑا تھوڑا بطور تبرک کے دوں۔ جب میں جانے لگی تو حضور نے امان جان کر فرمایا کہ برکت کو وائی برنم دے دو۔ اس کے رحم میں درد ہے۔ (ایکسٹریکٹ وائی برنم لیکوئڈ ایک دوا رحم کی اصلاح کے واسطے ہوتی ہے) یہ مجھے یاد نہیں کہ کس نے دوا لا کر دی۔ حضور نے دس قطرے ڈال کر بتایا کہ دس قطرے روز صبح پیا کرو۔ میں گھر جا کر پیتی رہی۔''

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 214 روایت نمبر 1350 طبع چہارم)

'' برکت بی بی صاحب اہلیہ حکیم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکن تلونڈی نے بواسطہ لجنۃ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ ''میں تیسری بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں آئی تو میرے پاس ایک کتاب رابعہ بی بی کے قصے کی تھی جسے میں شوق سے پڑھا کرتی تھی ۔ آپ نے فرمایا کہ برکت بی بی ! لو یہ درثمین پڑھا کرو۔''

دوا پینے کے بعد مجھے حمل ہو گیا تھا جس کا مجھے علم نہ تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور دو عورتیں بیٹھی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا ہے ۔ میں گھبرائی اور تعبیر نامہ دیکھا۔اس میں یہ تعبیر لکھی تھی کہ جو عورت اپنے آپ کو حائضہ دیکھے وہ کوئی گناہ کرتی ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر سخت رنج ہوا، میں نفل پڑھتی اور توبہ استغفار کرتی اور خدا سے عرض کرتی : یا اللہ! مجھ سے کون سا گناہ ہوا ہے یا ہونے والا ہے؟ تو مجھے اپنے فضل سے بچا اور قادیان آئی۔حضور کے پاؤں دبا رہی تھی کہ میں نے عرض کی: حضور مجھے ایک ایسی خواب آئی ہے جس کو میں حضور کی خدمت میں پیش کرنے سے شرم محسوس کرتی ہوں حالانکہ نہیں آنی چاہیے، کیونکہ حضور تو خدا کے بھیجے ہوئے ہیں۔آپ سے عرض نہ کروں گی تو کس کے آگے بیان کروں گی ۔'' پھر میں نے حضور کی خدمت میں وہ خواب بیان کی ۔حضور نے فرمایا:''کتاب جو سامنے رکھی ہے وہ اٹھا لاؤ۔'' میں لے آئی ،آپ نے کتاب کھول کر دیکھا اور بتایا کہ''وہ جو عورت ایسا خواب دیکھے تو اگر حاملہ ہے تو لڑکا پیدا ہوگا اور اگر حاملہ نہیں تو حمل ہو جائے گا۔'' میں نے عرض کی کہ مجھے حضور علیہ السلام کی دوا اور دعا سے حمل ہے۔آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔''

(سیرت المھدی جلد دوم ،صفحہ 214 روایت نمبر 51 طبع چہارم)

''محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ حافظ حامد علی صاحب ۔۔۔۔۔۔۔نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت سونے کا زیور پہن کر آئی تو جس پلنگ پر حضرت ام المومنین اور حضور بیٹھے تھے آ کر بیٹھ گئی ۔ہم لڑکیاں دیکھ کر ہنسنے لگیں۔ہم نے کہا کہ اگر ہمیں بھی سونے کی بالیاں اور کڑے وغیرہ ملتے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم بھی حضور کے پلنگ پر بیٹھتیں۔حضرت ام المومنین نے حضور کو بتادیا کہ یہ لڑکیاں ایسا کہ رہی ہیں۔حضور ہنس پڑے اور فرمایا کہ ''آجاؤ لڑکیو! تم بھی بیٹھ جاؤ۔''

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 292 روایت نمبر 1524 طبع چہارم)

''محترمہ عصمت بیگم صاحبہ عرف زمانی اہلیہ حکیم محمد زماں صاحب نے بواسطہ مکرمہ محترمہ مراد خاتون صاحبہ والدہ خلیفہ صلاح الدین صاحب بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک روز حضور علیہ السلام سوئے ہوئے تھے اور میں پیر کی طرف فرش پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ پیر دبا رہی تھی ۔حضور کے پیر مبارک کا انگوٹھا ہل رہا تھا۔اتنے میں اماں جان آئیں اور حضور کو آواز دی کہ سنتے ہو سنتے ہو۔حضور کی آنکھ کھل گئی ۔حضور نے فرمایا کہ ''تم نے مجھ کو جگادیا الہام ہورہا تھا۔کیا پتہ کہ زمانی کے لیے ہورہا تھا اس کا بھلا ہوجاتا۔''

میں روز حضور کے پاس دعا کے لیے جاتی تھی ۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اب میری چار لڑکیاں اور ایک لڑکا سلامت ہے۔''

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 285 روایت نمبر 1508 طبع چہارم)

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمھارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کردیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمھارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہوجائیں ۔اس لیے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنری کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہوگئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین ادھر ادھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلے پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا ہمارے مخالف یہی کہتے رہے کہ ان کا ایک چچا زاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت 1864ء 1868 کا واقعہ ہے۔

(سیرت المہدی روایت نمبر 49 جلد اول صفحہ 38 طبع چہارم)

”بیان کیا حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کسی سفر میں تھے، سٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی کے ساتھ ٹہلنے لگے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر، ادھر ادھر پھرتے ہیں آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جاوے۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کہا میں تو نہیں کہتا، آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبدالکریم صاحب خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں، بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا: جاؤ جی، میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم سر نیچے ڈالے میری طرف آئے، میں نے کہا: مولوی صاحب! جواب لے آئے۔“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 56 روایت نمبر 77 طبع چہارم)

محترم قارئین! آپ نے کذاب داعی نبوت مرزا قادیانی کے کردار کی جھلکیاں قادیانیوں کی اصل کتب کے حوالے سے ملاحظہ کر لیں کہ کس طرح ساری ساری رات غیر محرم عورتوں سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ٹانگیں دبوانا اور تبرک دینا، لوگوں کو بلیک میل کر کے ان کی بچیوں سے نکاح کی ناکام کوشش کرنا اور کمرے میں غیر محرم عورت کے برہنہ ہو کر غسل کرتے وقت اسے اس بے غیرتی سے منع کرنے کی بجائے خود وہیں بیٹھے رہنا، کس چیز کی عکاسی کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر اپنی بیوی کو ریلوے اسٹیشن پر لے کر بے پردہ ٹہلتے رہنا اور بیوی بھی وہ جسے قادیانی ذریت امالمومنین کہتی ہے، کے ساتھ دیوثیت کا بھرپور مظاہرہ کرنے والا بے غیرت شخص نبی یا ولی تو دور کی بات ہے شریف انسان کہلانے کا بھی حق دار ہو سکتا ہے؟ محترم قارئین! قادیانی کذاب پرلے درجے کا بے غیرت ہی نہیں بلکہ شرابی بھی تھا اور شراب بھی اعلیٰ درجے کی ولایتی پیا کرتا تھا، جسے ٹانک وائن کہتے ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی کا مرید خاص حکیم محمد حسین قریشی اپنی کتاب ''خطوط امام بنام غلام'' میں مرزا قادیانی کا ایک خط تحریر کرتا ہے جو درج ذیل ہے:

''مجی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
میں اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلوجہ کی دکان سے خرید دیں۔ گھر ٹانک وائن چاہیے۔ اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد

(خطوط امام بنام غلام ص 5 مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیانی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی کی ذہنی آوارگی کا اس بات سے بھی اندازہ لگائیں کہ نماز میں خشوع وخضوع کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''یاد رکھنا چاہیے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جو کبھی انسان کو حالت خشوع میسر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا لذت محسوس ہوتی ہے یہ اس بات کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دلیل نہیں ہے کہ اس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے، بلکہ تعلق کے لیے علیحدہ آ ثار اور علامات ہیں۔ پس یاد الٰہی میں ذوق وشوق جس کو دوسرے لفظوں میں حالت خشوع کہتے ہیں نطفہ کی اسی حالت سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورت انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 192 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 192)

''جیسا کہ نطفہ کبھی حرام کاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس سے بھی وہی لذت، نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ۔ ایسا ہی بت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا خشوع وخضوع اور حالت ذوق وشوق، رنڈی بازوں سے مشابہ ہے۔ یعنی خشوع اور خضوع مشرکوں اور ان لوگوں کو جو محض اغراض دنیویہ کی بنا پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو حرامکار عورتوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذت ہوتا ہے۔ بہر حال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی استعداد ہے مگر صرف حالت خشوع اور رقت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ وہ تعلق بھی ہو گیا ہے جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر ہی مشاہدہ ظاہر کر رہا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی عورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو اس فعل سے کمال لذت حاصل ہو تو یہ لذت اس بات پر دلالت نہیں کرے گی کہ حمل ضرور ہو گیا ہے۔ پس ایسا خشوع اور سوز وگداز کی حالت گو وہ کیسی ہی لذت اور سرور کے ساتھ ہو خدا سے تعلق پکڑنے کے لیے لازمی علامت نہیں ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 193)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور پھر ایک مشابہت خشوع اور نطفہ میں ہے اور وہ یہ کہ جب ایک شخص کا نطفہ اس کی بیوی یا کسی اور عورت کے اندر داخل ہوتا ہے تو اس نطفہ کا اندام نہانی کے اندر داخل ہونا اور انزال کی صورت پکڑ کر رواں ہو جانا بعینہ رونے کی صورت پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ خشوع کی حالت کا نتیجہ بھی رونا ہی ہوتا ہے اور جیسے بے اختیار نطفہ اچھل کر صورت انزال اختیار کرتا ہے۔ یہی صورت کمال خشوع کے وقت رونے سے ہوتی ہے کہ رونا آنکھوں سے اچھلتا ہے اور جیسی انزال کی لذت کبھی حلال طور پر ہوتی ہے جب کہ اپنی بیوی سے انسان صحبت کرتا ہے۔ یہی صورت خشوع اور سوز وگداز اور گریہ زاری کی ہے یعنی کبھی خشوع اور سوز وگداز محض خدائے واحد ولاشریک کے لیے ہوتا ہے، جس کے ساتھ کسی بدعت اور شرک کا رنگ نہیں ہوتا۔ یہی وہ لذت سوز وگداز کی ایک لذت حلال ہوتی ہے مگر کبھی خشوع اور سوز وگداز اور اس کی لذت بدعات کی آمیزش سے یا مخلوق کی پرستش اور بتوں اور دیویوں کی پوجا میں بھی حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ حرام کاری میں جماع سے مشابہ ہوتی ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم صفحہ 196 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 196)

اپنی تحریروں کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''اور میرے مضامین نازک اندام عورتوں کی طرح تھے، پس حسن کے ساتھ، پھر اس آواز کے ساتھ جو بطور قبا کے تھی، دل اس کی طرف جھک گئے، اور میرے کلمے آئینہ کی طرح صاف کیے گئے ہیں۔ پس تعجب کرنے والے کی نظر اس کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ نرم اندام عورتیں اسراء کی ہمارے لیے ننگی ہو گئیں اور غیروں سے وہ چھپنے والیوں کی طرح دور ہو گئیں۔ اور جب کہ وہ ہودہ سے زینت کے ساتھ نکلیں۔ پس ان کا حسن اندام دیکھنے والوں کا دل لے گیا۔ اور جب ان کا حسن اپنے نور کے ساتھ چمکا پس اندھیرا یوں چلا گیا جیسا کہ وہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لوگ جو اپنے گھروں سے آوارہ پھرتے ہیں اور معشوقوں میں سے بہت کم ہوگا جس کا حسن ہمارے ان باکرہ مضامین کی طرح ہوگا اور رخسار روشن ہوں گے اور جب میں نے خدا سے کلمات فصاحت طلب کیے پس میں اپنے رب سے گونا گوں فصاحت کلام دیا گیا۔''

(حجۃ اللہ صفحہ 99,90 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 247,238)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی کو خوابوں میں بھی نہ صرف ننگے مرد نظر آتے تھے بلکہ غیر محرم عورتیں بھی برہنہ نظر آیا کرتی تھیں اور قادیانی حضرات ان غلیظ خوابوں کو وحی و الہام کا نام دے کر اپنی مقدس کتاب تذکرہ میں بھی درج کی ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

اور ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا محمد حسین (مولانا محمد حسین بٹالوی) کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہم نے وہیں نماز پڑھی اور میں نے امامت کروائی اور مجھے خیال گزرا کہ مجھ سے نماز میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ میں نے ظہر یا عصر میں سورہ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ میں نے سورہ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی۔ پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اس وقت مجھے اس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے۔ پس مجھے شرم آئی کہ میں اس کی طرف نظر کروں۔ پس اس حال میں وہ میرے پاس آ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ وقت نہیں آیا کہ صلح کرے اور کیا تو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کی جائے۔ اس نے کہاں ہاں۔ پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغلگیر ہوا۔''

(سراج منیر صفحہ 78 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 80)

''25 جولائی 1892ء مطابق 20 ذی الحجہ 1309ھ روز دوشنبہ'' آج میں نے بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے۔تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں۔ اور وہ پانی لا کر اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے ۔شاید جالی کا کپڑا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ وہی عورت ہے جس کے لیے اشتہار دیے تھے۔لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت میں معلوم ہوئی۔گویا اس نے دل میں کہا کہ میں آ گئی ہوں۔ میں نے کہا: یااللہ آ جاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی ۔اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ.

اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازے پر آ کھڑی ہوئی ہے اور میں دالان کے اندر بیٹھا ہوا ہوں۔تب میں نے کہا: آ روشن بی بی اندر آ جا۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں حضرت مسیح موعود صفحہ 33 مندرجہ تذکرہ صفحہ 159 طبع چہارم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنۂ مرزائیت اور اہل حدیث کی اولیات

تحریر: محمد رمضان یوسف سلفی رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد

انگریزوں نے برصغیر پر غاصبانہ قبضے کے بعد مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور ان کے درمیان مذہبی منافرت پیدا کرنے اور انہیں دعوت و جہاد کے پاکیزہ مشن سے دور رکھنے کے لیے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کے روپ میں جھوٹی نبوت کا دعویدار کھڑا کیا۔ انیسویں صدی کے آخری عشروں میں غلام احمد قادیانی نے یکے بعد دیگرے مجدد، مامور من اللہ، مثیل مسیح، مسیح موعود اور بالآخر نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کر کے اپنے آقا انگریزوں کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کی۔ انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے جب ماحول کو اپنے زہریلے اثرات سے آلودہ کرنا چاہا تو علمائے اہل حدیث نے فوراً اس کی خبر لی اور اس کے دعوؤں کی تمام تر حقیقت کو طشت از بام کیا۔ معروف مصنف، مترجم اور کئی تحقیقی و عملی کتابوں کے مؤلف مولانا خالد سیف صاحب، متکلم سلام مولانا حنیف ندوی رحمہ اللہ کی کتاب ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' (طبع طارق اکیڈمی فیصل آباد ۲۰۰۱ء) کے حرف آغاز ص:۱۰ پر لکھتے ہیں

......''مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ اگرچہ ان علمائے کرام میں سے تھے جو اس دور میں مرزا قادیانی کے بارے میں حسنِ ظن رکھتے تھے، لیکن جوں ہی مرزا قادیانی نے کھل کر اپنی اصلیت کا اظہار کیا، تو سب سے پہلے مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے ہی مرزا قادیانی کو کافر قرار دیا۔ اور یہ اعزاز بھی مولانا بٹالوی رحمہ اللہ کو ہی حاصل ہے کہ اسلام اور قادیانت کے مابین جو سب سے پہلا مناظرہ لاہور میں ہوا تھا، اس میں مسلمانوں کی طرف سے مناظر مولانا بٹالوی تھے اور قادیانیوں کی طرف سے حکیم نور الدین۔ مولانا بٹالوی نے اس مناظرہ میں حکیم نور الدین کو ناکوں چنے چبوائے اور دلائل و براہین کی طاقت سے اس طرح لاجواب کر دیا کہ حکیم نور الدین مناظرہ اور درمیان میں ہی چھوڑ کر لدھیانہ فرار ہو گیا، جہاں ان دنوں مرزا غلام احمد

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قیام پذیر تھا۔ بہر حال مولانا بٹالوی نے ۱۵/اپریل ۱۸۹۱ء کو لدھیانہ میں مرزا قادیانی کو تار ارسال کیا، جس میں تحریر تھا کہ ''آپ کا مرید خاص مناظرہ سے راہِ فرار اختیار کر کے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے، اسے مناظرے پر آمادہ کریں یا پھر خود مناظرہ کے لیے تیار ہو جائیں۔''

مؤرخ اہل حدیث ذہبیٔ دوراں محترم مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب لکھتے ہیں......

''مرزا قادیانی پر کفر کا سب سے پہلا متفقہ فتویٰ مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے تیار کیا تھا اور اسے اپنے استاد عالی مرتبت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کر کے اس پر ان کے دستخط کرائے تھے، مرزا قادیانی اور ان کے ساتھی اس سے نہایت پریشان ہوئے تھے۔ اس لیے مولانا بٹالوی نے ہندوستان کے دور دراز مقامات میں رہنے والے دو سو معروف و ممتاز علمائے عظام سے خود مل کر یا اپنے نمائندے بھیج کر اس فتوے پر ان کے تائیدی دستخط کرائے تھے اور اس پر انہوں نے اپنی مہریں ثبت فرمائی تھیں۔ مرزا قادیانی اور ان کے ساتھی اس فتوائے تکفیر سے نہایت پریشان ہوئے، چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''علمائے پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنہ تکفیر و تکذیب حد سے گزر گیا ہے اور نہ صرف علماء بلکہ فقراء اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کو کافر اور کاذب ٹھہرانے میں مولویوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں، ان لوگوں کے اغواء سے ہزاروں لوگ ایسے پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصاریٰ اور ہنود سے بھی اکفر سمجھتے ہیں۔ اگرچہ تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انہوں نے اس نازک امر تکفیر میں اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہیں لیا بلکہ نذیر حسین کے دجالانہ فتوے کو دیکھ کر جو محمد حسین بٹالوی نے تیار کیا تھا، بغیر تحقیق کے ایمان لے آئے۔''

(انجام آتھم از مرزا غلام احمد قادیانی، صفحہ: ۴۵، مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مولانا بھٹی صاحب لکھتے ہیں......

''فتوائے تکفیر کے بارے میں مرزا قادیانی کی یہ عبارت بالکل واضح ہے اور انہوں نے صاف لفظوں میں تحریر کیا ہے کہ ان کو کافر قرار دینے کا فتویٰ سب سے پہلے مولانا محمد حسین بٹالوی نے لکھا اور سب سے پہلے اس فتویٰ پر میاں سید نذیر حسین نے دستخط کیے اور ان کے دستخط دیکھ کر پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے علماء اور سجادہ نشینوں نے بلکہ بقول مرزا قادیانی کے وہ علماء وسجادہ نشین ''اس فتوے کو دیکھ کر'' اس پر ''ایمان لے آئے ہیں''۔ اس فتوے کے سلسلے میں دوسری جگہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''مولوی محمد حسین نے یہ فتویٰ لکھا اور میاں نذیر حسین دہلوی سے کہا کہ سب سے پہلے اس پر مہر لگا دے اور میرے کفر کی بابت فتویٰ دے دے اور تمام مسلمانوں میں کافر ہونا شائع کر دے۔ سو اس فتوے اور میاں صاحب مذکور کو مہر سے بارہ برس پہلے یہ کتاب (براہین احمدیہ) تمام پنجاب اور ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی اور مولوی محمد حسین جو بارہ برس بعد اول المکفرین بنے، بانی تکفیر کے وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین دہلوی تھے۔''

(تحفہ گولڑویہ از مرزا قادیانی، ص: ۱۲۱، مطبوعہ قادیان: ۱۹۱۴ء)

(ماخوذ: مرزائیت نئے زاویوں سے از مولانا حنیف ندوی طبع ۲۰۰۱ء طارق اکیڈمی فیصل آباد، حرفے چند مولانا اسحاق بھٹی، ص: ۲۰-۲۱)

مرزا قادیانی کے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ ان کی ''تکفیر'' کے بانی مولانا محمد حسین بٹالوی تھے اور میاں نذیر حسین محدث دہلوی اس تکفیر کی ''آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے تھے۔''

مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے جو فتویٰ تکفیر مرتب کیا تھا وہ انہوں نے اپنے ماہنامہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسالے ''اشاعۃ السنہ'' کی ایک ضخیم اشاعت خاص میں شائع کر دیا تھا۔نومبر ۱۹۸۶ء میں اس فتویٰ تکفیر کا نقشِ ثانی دار الدعوۃ السّلفیہ شیش محل روڈ لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا۔مولانا بٹالوی رحمہ اللہ کی یہ بہت بڑی خدمت ہے جو انہوں نے مرزا غلام احمد کے خلاف فتویٰ تکفیر مرتب کر کے انجام دی۔ پھر جس اہل حدیث عالم دین نے مرزا قادیانی کا ناطقہ بند کیے رکھا اور آخر دم تک تحریک ختم نبوت کے لیے سرگرم عمل رہے انہیں دنیا فاتح قادیاں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے نام سے جانتی ہے۔قادیانیت کے خلاف ان کی مکمل خدمات کو مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ نے ''فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری'' میں بڑی وضاحت اور تفصیل سے بیان کیا ہے، یہ کتاب راقم کی تقدیم کے ساتھ اگست ۲۰۰۷ء میں مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے کی بات سب سے پہلے اہل حدیث عالم دین مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ (وفات ۱۳ جولائی ۱۹۸۷ء) نے کی تھی اور اس سلسلے میں انہوں نے ۱۹۵۰ء کے گردوبیش مرزائیت سے متعلق نہایت اچھوتے انداز میں مضامین ہفت روزہ ''الاعتصام'' میں لکھے اور مرزائیت کا رد کیا۔ان کے یہ مضامین بعد میں ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' کے نام کتابی صورت میں شائع ہوئے تھے۔ بلاشبہ علمائے اہل حدیث نے قادیانی تحریک کے خلاف بحث و مباحثے، مناظروں، مجادلوں اور تقریر و تحریر سے گراں قدر خدمات سر انجام دی ہے۔تاریخ کا یہ ایک روشن باب ہے اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ افسوس کہ ''بعض الناس'' ان حقائق سے باخبر ہونے کے باوجود ''سہرا'' اپنے بزرگوں کے سر باندھنے کی کوشش کرتے ہیں اور علمائے اہل حدیث کی رد قادیانیت کے سلسلے کی خدمات سے پہلوتہی اختیار کرتے ہیں۔مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں تحریک ختم نبوت یا رد قادیانیت کے سلسلے میں اہل حدیث کی اولیات کا تذکرہ کر دیا جائے۔مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مرزائیت نئے زاویوں سے'' کے مقدمہ میں ڈاکٹر بہاء الدین کی ''تحریک ختم نبوت'' کی جلد اول کے حرفے چند میں اور اپنی تصنیف ''تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری'' میں اہل حدیث کی اولیات کا ذکر کیا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

(۱) مرزا غلام احمد پر تکفیر کا فتویٰ سب سے پہلے مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے تیار کیا اور اس پر اپنے استاد عالی قدر میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ کے دستخط کرائے اور پھر پنجاب و ہندوستان کے تقریباً دو سو مشاہیر علماء کرام کی خدمت میں اس فتوے کا مضمون پیش کیا اور ان سے اس طرح اس کی تصویب و تصدیق کرائی کہ انہوں نے اس پر دستخط ثبت فرمائے یا اپنی مہریں لگائیں۔

(۲) مرزا قادیانی سے مقابلے کے لیے سب سے پہلے عالم جو قادیان گئے، وہ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ تھے۔ یہ جنوری ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے، انہوں نے مرزا قادیانی کے گھر جا کر انہیں للکارا، لیکن مرزا قادیانی مقابلے کے لیے نہیں نکلا۔

(۳) مرزائیوں سے مباحثوں اور مناظروں کا سلسلہ سب سے پہلے مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ اور مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے شروع کیا۔

(۴) جس تعداد میں مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب نے مرزائیوں سے مناظرے کیے اس تعداد میں کسی نے نہیں کیے۔

(۵) مرزا قادیانی کو مباہلے کا چیلنج، سب سے پہلے اہل حدیث علمائے کرام نے دیا۔

(۶) مسلمانانِ برصغیر کی طرف سے ''فاتح قادیان'' کا لقب مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ ہی کو دیا گیا۔

(۷) مرزائیت کے خلاف سب سے زیادہ کتابیں اہل حدیث مصنفین نے لکھیں۔

(۸) قیام پاکستان کے بعد ملک کے دستور میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ تحریری صورت میں سب سے پہلے اہل حدیث عالم مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ نے کیا، بلکہ مرزائیوں کو توجہ دلائی کہ وہ خود حکومت سے مطالبہ کریں کہ انہیں ملک کے دستور میں اقلیت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقام دیا جائے تا کہ ان کی مخالفت میں روز بروز کا سلسلہ ختم ہو جائے۔

(۹) مرزائیت کے خلاف جتنی تحریکیں چلیں، ان میں سب سے زیادہ اہل حدیث علماء اورعوام نے حصہ لیا اوراس کے نتیجے میں حکومت نے انہیں گرفتار کیا۔

(۱۰) مرزا غلام احمد کی تکذیب میں سب سے پہلے ۴۴ صفحات کا رسالہ مولانا اسماعیل علی گڑھی نے ۱۸۹۲ء میں لکھا۔

(۱۱) مرزا قادیان کی تردید وتکفیر میں اولین تفصیلی کتاب ۱۸۹۲ء میں قاضی سلیمان منصور پوری نے ''غایت المرام'' کے نام سے لکھی۔ اس وقت قاضی صاحب کی عمر ۲۵ سال تھی اس لحاظ سے وہ سب سے کم عمر مصنف تھے جنہوں نے شروع میں مرزا کے خلاف لکھا۔

(۱۲) قادیانی کی تکفیر وتکذیب کے متعلق اولین الہامی فتویٰ مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی نے لگایا۔

(۱۳) اہل حدیث عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے مرزا قادیانی کا اس پامردی اور تسلسل کے ساتھ مقابلہ کیا کہ وہ شدید گھبراہٹ میں مبتلا ہو گیا اور پکار اُٹھا کہ ''جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے۔'' چنانچہ ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء کو اس نے ''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ'' کے عنوان سے اشتہار شائع کیا اور اس سے گیارہ مہینے بعد وہ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کو احمد بلڈنگ لاہور میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کے مکان پر ہیضے کی بیماری سے مرگیا۔ یہ اس کی واحد دعا یا بددعا تھی جو قبول ہوئی۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس سے چالیس برس بعد ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں وفات پائی۔

(۱۴) مرزائیت کے خلاف اہل حدیث کی اولیات میں یہ بھی ہے کہ مرزا قادیانی کے دعویٔ نبوت کرنے سے پہلے ان کے عقائد وافکار سے مطلع ہو کر مولوی عبدالحق غزنوی سے اس کا مباہلہ ہوا تھا، جس کا نتیجہ مرزا قادیانی کے خلاف نکلا۔

ان تاریخی حقائق وواقعات سے واضح ہوتا ہے کہ علمائے اہل حدیث ہی تھے جنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کے مبلغوں کو ہر محاذ پر شکستِ فاش دی اور انہیں آڑے ہاتھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیا۔

فتنۂ قادیانیت کے خلاف علمائے اہل حدیث کی مساعی جاننے کے لیے محترم ڈاکٹر بہاء الدین صاحب لندنی کی کتاب ’’تحریک ختم نبوت‘‘ کا مطالعہ بڑا مفید ہے۔ اس کتاب کی چھ ضخیم جلدیں ہندوستان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے تحت مکتبہ ترجمان دہلی کی طرف سے شائع ہوئی ہیں اور پاکستان میں یہ کتاب مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں میں مکمل ہوگی۔ اس علمی و تحقیقی کتاب میں محترم ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے فتنہ قادیانیت کی تردید اور اس کی بیخ کنی کے آغاز کی تاریخ مرزا قادیانی کی راہ میں حائل شخصیات کا تذکرہ، سب سے پہلے مرزا قادیانی کی خلاف متفقہ فتویٰ تکفیر کی داستان اور تحریک ختم نبوت کے حقیقی اولین بانی اور قائدین کے حالات و خدمات کو نہایت تحقیق اور ریسرچ کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ محترم ڈاکٹر صاحب نے فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تحریریں اور مکتوبات بھی دلیل کے طور پر پیش کیے ہیں، اس لحاظ سے یہ کتاب تحریک تحفظ ختم نبوت پر ایک مستند، مدلل اور تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے جہاں فتنۂ مرزائیت کے خلاف علمائے اہل حدیث کے کارناموں سے آگاہی ملتی ہے وہیں ’’بعض الناس‘‘ کی طرف سے مسخ کردہ تاریخی حقائق کی قلعی بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ ہم ان حضرات کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ دل چھوٹا نہ کریں اور جو حقیقت ہے اسے تسلیم کرتے ہوئے تاریخ کا حلیہ بگاڑنے سے گریز کریں۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نگری والے ہوں بیدار

سید امین گیلانی

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے
جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے
ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے
نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے
اس نگری کا میں بھی ہوں اِک پہرے دار
اس لئے میری چیخ پکار ضروری ہے
وہ نہیں مومن جس کو ہو اصحابؓ سے بیر
مومن ہے تو ان سے پیار ضروری ہے
لازم ہے اللہ کی رحمت سچّوں پر
جھوٹوں پر اس کی پھٹکار ضروری ہے
الجھے جب اسلام سے کفر ، ایمان والو!
کفر پہ ہو کر ایک یلغار ضروری ہے
کمزوروں سے کہتے ہیں طاقت والے
چور کو کہنا چوکیدار ضروری ہے
گیلانی کو تم بے شک پاگل کہہ لو
بات کھری کہنا اے یار ضروری ہے

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کو دعوت فکر

قادیانی حضرات ! ہم آپ کے دشمن نہیں ہیں بلکہ دوست اور سچے ہمدرد ہیں اسی لیے آپ کو جہنم کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لیے دن رات کوشاں ہیں جب ہم مرزا غلام احمد قادیانی پر آپ ہی کے لٹریچر سے کوئی اعتراض کرتے ہیں تو بجائے اس بات کے کہ آپ اس اعتراض کو رفع کریں یا غور وفکر اور تدبر کریں کہ ایسے غلط افعال واعمال والا شخص نبی، رسول، امام مہدی یا مسیح موعود کیونکر ہوسکتا ہے آپ لوگ وہی اعتراض سچے انبیاء خصوصًا آقا دو جہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر کر دیتے ہیں یعنی اگر مرزا صاحب کو تم غلط قرار دو گے تو ہم دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی غلط قرار دیں گے جبکہ ایک طرف آپ خود بھی ان انبیاء علیہم السلام کی سچائی پر ایمان کے دعویدار ہوتے ہیں۔آپ لوگ یہ نہیں سوچتے کہ مرزا صاحب امتی نبی ہونے اور کامل اطاعت کی بنا پر نبوت ملنے کے مدعی ہیں اور مسلمان ان کے اسی دعوے کی بنیاد پر ان کے غیر شرعی افعال واعمال پر اعتراض کرتے ہیں ۔اب چاہیے تو یہ تھا کہ آپ لوگ مرزا صاحب کے اس عمل کو شرعی ثابت کرتے یا مرزا صاحب کے باطل دعووں اور غیر شرعی اعمال کو دیکھ کر حق بات کو قبول کرتے ہوئے دین اسلام میں داخل ہوجاتے۔لیکن آپ کا طرز عمل اس کے برعکس نظر آتا ہے۔

میں اب بھی آپ کو درد دل سے دعوت فکر دیتا ہوں تا کہ آپ اصل حقائق کو جان کر دنیا اور آخرت دونوں کو محفوظ کرسکیں،تعصب اور اندھی عقیدت سے بالاتر اور غیر جانبدار ہوکر ہمارے اس میگزین میں موجود تمام مضامین کا مطالعہ کیجئے اور اصل حوالہ جات چیک کیجئے اگر کہیں پر کوئی حوالہ آپ کو نہ ملے تو میرے ساتھ وٹس ایپ پر رابطہ کیجئے ان شاء اللہ میں وہ حوالہ پیش کروں گا۔ خدارا اپنا دنیا اور آخرت دونوں بچایئے۔اور حق بات کو قبول کرتے ہوئے دین اسلام میں داخل ہوجایئے۔

آپ کا سچا ہمدرد
عبیداللہ لطیف مدیر مجلّہ پیغام خاتم النبیین فیصل آباد
03046265209/03136265209

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی اساس ہے اس وقت تک کوئی بھی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا جب تک وہ اس بات کو قبول نہ کر لے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ورسول ہیں اب نہ کوئی شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے نہ غیر شرعی نبی کا، نہ کوئی ظلی بروزی نبی کا دعویٰ کر سکتا ہے اور نہ ہی امتی نبی کا اگر کوئی بھی شخص ایسا دعویٰ کرے گا تو وہ مفتری علی اللہ اور کذاب ودجال قرار پائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اسود عنسی سے لے کر آج تک جب بھی کسی نے رسول اللہ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کیا تو امت مسلمہ نے اس کو نہ صرف کلی طور پر ریجیکٹ کیا بلکہ اس کا قلع قمع کرنے کی کوشش کی یہاں تک کے اس کے خلاف تلوار سے لے کر زبان وقلم تک ہر طریقہ استعمال کیا۔ اسی لیے عقیدہ ختم نبوت کو وحدت امت کی اساس کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

یاد رہے کہ جب بھی منکرین ختم نبوت کے خلاف عملی فریضہ سرانجام دینے کی ضرورت پیش آئی تو تمام دینی وسیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر جماعت اہل حدیث نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا لیکن علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد اہل حدیث اس حد تک غفلت کا شکار ہوئے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کو ہماری تمام اہل حدیث تنظیموں نے اپنی ترجیحات سے نکال باہر کیا اور صرف کانفرنسوں تک ہی محدود ہو گئے حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ

1 ہم تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے کام کو یونین کونسل کی سطح تک منظم کرتے 2 ختم نبوت کے موضوع پر جماعت اہل حدیث کی طرف سے ماہانہ میگزین کا اجراء کرتے۔ 3 رد قادیانیت پر مشتمل اپنے اسلاف کی کتب کی اشاعت کا اہتمام کرتے

4 نومسلمین کے مسائل کے حل اور ان کے لیے باقاعدہ قانونی امداد کے لیے تگ ودو کرتے

5 یونین کونسل کی سطح تک تربیتی نشستوں کا اہتمام کرتے 6 علماء وخطبا اور طلباء کے لیے تربیتی کورسز کا اہتمام کیا جاتا

7 ضلعی سطح پر تحفظ عقیدہ ختم نبوت کانفرنسز کا انعقاد کیا جاتا جن میں روایتی خطیبوں کی بجائے جید علماء وشیوخ الحدیث کے دروس کا اہتمام کیا جاتا۔

افسوس کہ ہم ان میں سے کوئی ایک کام بھی نہ کر سکے اسی خلا کو پر کرنے اور اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لیے بطل حریت علامہ ہشام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ چیئرمین تحریک دفاع اسلام و پاکستان کی طرف سے مناظر اسلام پروفیسر خاور رشید بٹ حفظہ اللہ کی زیر نگرانی شعبہ تحفظ عقیدہ ختم نبوت کی بنیاد رکھی گئی ہے تاکہ ترجیحی بنیادوں پر مذکورہ بالا کام سرانجام دیے جا سکیں اور وطن عزیز وملت اسلامیہ کو منکرین ختم نبوت اور ملحدین کی ریشہ دوانیوں سے بچایا جا سکے۔ آیئے اس مقدس مشن کی تکمیل کے لیے اس تحریک کا حصہ بنتے ہوئے ہمارے ممد ومعاون بنیے۔ اور باقاعدہ تحریک دفاع اسلام و پاکستان کے ممبر بنیے اور اس بات کا عہد کیجیے کہ ناموس رسالت وتحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لیے جان بھی قربان کرنا پڑی تو دریغ نہیں کریں گے۔

علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں آپ سب مسلمانوں کو دعوت عام ہے

تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی خاطر ہمارے ساتھ وہ چلے جو ٹینکوں کے گولوں کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہو سکے۔

منجانب: عبیداللہ لطیف چیف آرگنائزر تحفظ عقیدہ ختم نبوت پنجاب تحریک دفاع اسلام و پاکستان